سلسلہ
کتب دعوت
۴

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین

کسے دیں؟

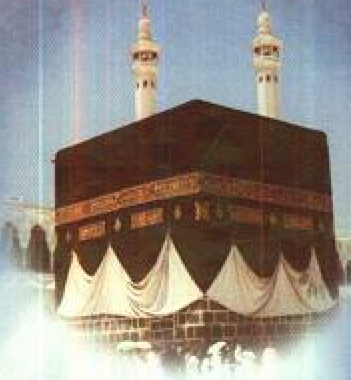

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

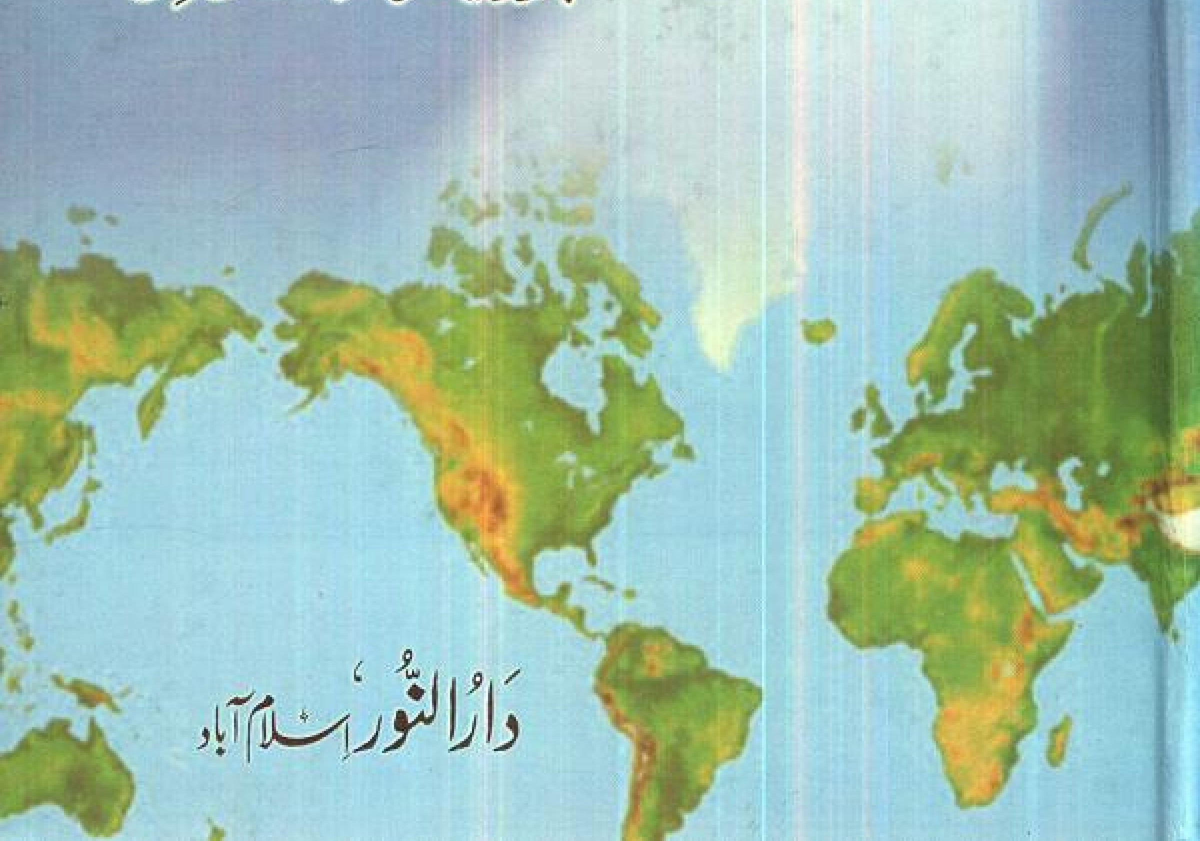

دار النور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین

کیسے دیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوتِ دین

کسے دیں؟

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور۔ اسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ناشر

دار النور۔ اسلام آباد

موبائیلز: 0333 - 5139853
0321 - 5336844

اشاعت ________ فروری 2010

اہتمام ________ قدوسیہ اسلامک پریس

قیمت ________ 225

پاکستان میں ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ

رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Tel # +92-42-7351124 , +92-42-7230585
E-mail: info@quddusia.com
www.QUDDUSIA.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ

⊙ تمہید ۲۷

⊙ کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں ۲۸

⊙ خاکہ کتاب ۲۹

⊙ شکر و دعا ۳۰

مبحث اوّل
دعوت اسلامیہ کا عموم
(۱)
معجزہ نبوی ﷺ کا دوام

ارشادِ نبی کریم ﷺ: "مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ .... الحديث ۳۴

حدیث کی شرح میں علامہ قرطبی کا قول

قرآن کریم کے معجزہ ہونے کے متعلق آیات:

ارشادِ ربانی: "﴿قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ .... الآية ۳۷

ارشادِ ربانی: "﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ .... الآيتين ۳۷

ارشادِ ربانی: "﴿وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ .... الآيتين ۳۸

قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری:

ارشادِ ربانی: "﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ .... الآية ۳۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

بعثت مصطفوی ﷺ کا سب لوگوں کے لیے ہونا

ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ....﴾ الآية...... ۳۹

تفسیر آیت:

علامہ زمخشری کا قول ۳۹

علامہ الوسی کا قول ۴۰

تنبیہ:

[لِلنَّاسِ] کو [رَسُولًا] سے پہلے ذکر کرنے کی حکمت:

علامہ الوسی کا قول

ب: ارشادِ باری تعالیٰ ﴿قُلْ يَآأَيُّهَا النَّاسُ .... الآية.............................. ۴۰

تفسیر آیت:

امام طبری کا قول ۴۱

قاضی بیضاوی کا قول ۴۲

شیخ قاسمی کا قول ۴۲

ج: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَآفَّةً .... الآية.............................. ۴۲

تفسیر آیت:

علامہ ابن عطیہ کا قول ۴۲

تنبیہ:

[كَآفَّةً] کو [لِلنَّاسِ] سے پہلے ذکر کرنے کی حکمت:

علامہ ابن عطیہ کا قول ۴۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ...............الآية ۴۳
علامہ رازی کا قول ۴۴
حافظ ابن کثیر کا قول ۴۴
ہ: حدیث جابر رضی اللہ عنہ: " أُعْطِيتُ خَمْسًا .... الحديث ۴۴
صحیح مسلم کی روایت: " وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ .... الحديث ۴۵
شرح حدیث:
علامہ قرطبی کا قول ۴۵
امام نووی کا قول ۴۶
صحیح مسلم کی ایک اور روایت: " وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ ...... الحديث ۴۶
حافظ ابن حجر کا اس روایت کے متعلق قول ۴۶
سابقہ انبیاء علیہم السلام کا دائرہ دعوت:
اس بارے میں چھ آیات:
۱ : ﴿لقد ارسلنا نوحا إلى قومه...........................الآية ۴۶
۲ : ﴿وإلى عاد أخاهم هودا...........................الآية ۴۷
۳ : ﴿وإلى ثمود أخاهم صالحا...........................الآية ۴۷
۴ : ﴿ولوطا إذ قال لقومه...........................الآية ۴۷
۵ : ﴿وإلى مدين أخاهم شعيبًا...........................الآية ۴۷
۶ : ﴿ورسولا إلى بني إسرائيل...........................الآية ۴۸
دعوتِ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق تورات کا بیان:
تورات سے منقول دو حوالے ۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدھ مت کا دائرہ دعوت ۴۹
ہندو مذہب کا دائرہ دعوت ۵۰
دعوت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انجیل کا بیان:
انجیل سے منقولہ تین دلائل ۵۰
ایک شبہ اور اس کا ازالہ:
مسیحیت کی عالمگیریت کے ثبوت کیلئے پیش کردہ دو حوالے...... ۵۱
ان دو حوالوں کی حیثیت ۵۲
صدیوں پر محیط مختلف مذاہب کے طرز عمل کی تاریخ:
قاضی سلمان منصور پوری کا بیان ۵۳
(۳)
قرآن کریم کا تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہونا
ا: ارشادِ ربانی: ﴿وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ .... الآية ۵۴
تفسیر آیت میں قاضی ابوسعود کا قول ۵۴
ب: ارشادِ ربانی ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ﴾ ۵۴
تفسیر آیت میں حافظ ابن کثیر کا قول ۵۴
ج: ارشادِ ربانی: ﴿وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ .....الآية ۵۵
﴿لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ کی تفسیر میں چھ اقوال....... ۵۵
د: ارشادِ ربانی: ﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً........الآية ۵۶
﴿لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ﴾ کی تفسیر میں تین اقوال ۵۶
مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان ۵۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

قرآن کریم کا سب لوگوں کو مخاطب کرنا

ا: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ﴾....... الآیة ۵۸

ب: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ﴾....... الآیة ۵۸

ج: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ﴾....... الآیة ۵۹

د: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ﴾....... الآیة ۵۹

ہ: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ﴾....... الآیة ۵۹

و: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَکُمْ﴾....... الآیة ۶۰

ز: ارشادِ ربانی: ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ﴾....... الآیة ۶۰

(۵)

قرآن کریم کا اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دینا

ا: ارشادِ ربانی: ﴿یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ﴾....... الآیتین....... ۶۰

تفسیر آیت:

امام ابو العالیہ کا قول.. ۶۱

علامہ طبری کا قول.. ۶۱

ب: ارشادِ ربانی: ﴿وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ﴾.... الآیة ۶۲

تفسیر آیت:

علامہ شوکانی کا قول.. ۶۲

حافظ ابن کثیر کا قول.. ۶۲

ج: ارشادِ ربانی: ﴿وَلَوْ آمَنَ اَهْلُ الْکِتَابِ﴾....... الآیة ۶۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر آیت:

حافظ ابن کثیر کا قول ۶۳

د: ارشادِ ربانی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا .... الآية ۶۴

ہ: ارشادِ ربانی: ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا .... الآية ۶۴

(۶)

آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا

ا: ارشادِ ربانی: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ .... الآية ۶۵

تفسیر آیت:

علامہ قرطبی کا قول ۶۶

علامہ ابن عطیہ کا قول ۶۶

شیخ قاسمی کا قول ۶۶

ب: ارشادِ نبوی ﷺ: "لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ .... الحديث ۶۶

ج: ارشادِ نبوی ﷺ: "فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ ...... الحديث ۶۷

د: ارشادِ نبوی ﷺ: "إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ ...... الحديث ۶۸

حدیث پر تحریر کردہ عنوان:

امام بخاری کا ۶۹

امام نووی کا ۶۹

فوائد حدیث:

حافظ ابن حجر کا قول ۶۹

ھ: ارشادِ نبوی ﷺ: "فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .... الحديث ۶۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و: ارشادِ نبوی ﷺ: "يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضَى .... الحديث ٧٠
ز: ارشادِ نبوی ﷺ: "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ .... الحديث ٧١
ح: ارشادِ نبوی ﷺ: "لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي .... الحديث ٧١
ط: ارشادِ نبوی ﷺ: "كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمْ ......الحديث...... ٧٢
ی: ارشادِ نبوی ﷺ: "أَنَا مُحَمَّدُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ ...... الحديث...... ٧٢

(٧)

امت اسلامیہ کا ہدایتِ خلق کے لیے وجود میں آنا

۱: ارشادِ ربانی: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ .... الآية ٧٣
قاضی ابو سعود کا قول ٧٤
مولانا شبیر احمد عثمانی کا قول ٧٤
۲: ارشادِ ربانی: ﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا .... الآية ٧٤
تفسیر آیت:
شیخ قاسمی کا قول ٧٤
شیخ ابن عاشور کا قول ٧٥
مولانا آزاد کا قول ٧٦

(٨)

آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کی فرضیت

۱: ارشادِ ربانی: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ .... الآيتين ٧٦
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول: لَمْ يَبْعَثِ اللَّهُ نَبِيًّا .... الخ ٧٧
ب: ارشادِ نبوی ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ ......الحديث...... ٧٩

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: ارشادِ ربانی: ﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ .... الآية............ ۸۰
د: ارشادِ نبوی ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ ...... الحديث.... ۸۱
حدیث پر تحریر کردہ عنوان: ۸۲
امام ابن مندہ کا.......................... .... ۸۲
امام نووی کا.......................... .... ۸۳

(۹)

کرہ ارض انتشار اسلام کے متعلق بشاراتِ نبویہ

ا: حیرہ میں اسلام پہنچنے کی نوید:
ارشادِ نبوی ﷺ: فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ ......الحديث ۸۴
ب: اہل فارس کے ایمان پانے کی خوش خبری:
ارشادِ نبوی ﷺ: "لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا...... الحديث ۸۵
ج: اہل مصر کے دعوت دین پہنچانے میں شرکت کی بشارت:
ارشادِ نبوی ﷺ: "اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ قِبْطِ مِصْرَ..........الحديث ۸۶
د: مشرق و مغرب میں سلطنت اسلامیہ کے پہنچانے کا مژدہ:
ارشادِ نبوی ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ......الحديث...... ۸۷
شرح حدیث میں علامہ قرطبی کا قول:.. ۸۸
ہ: دنیا کے ہر گھر میں دین اسلام کے داخل ہونے کی نوید:
۱: ارشادِ نبوی ﷺ: لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ ......الحديث ۸۸
۲: ارشادِ نبوی ﷺ: "لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ ...... الحديث ۹۰
و: عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لا کر نصرانیت کو ختم کرنے اور دعوتِ اسلام دینے کی بشارت:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: ارشادِ نبوی ﷺ: "كَيْفَ أَنْتُمْ؟ ....الحديث ۹۱
شرح حدیث میں علامہ قرطبی کا قول ۹۲
۲: ارشادِ نبوی ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ ......الحديث ۹۳
امام نووی کا اس پر تحریر کردہ عنوان ۹۳
حافظ ابن حجر کا شرح حدیث میں بیان ۹۳
۳: ارشادِ نبوی ﷺ: "اَلْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ ...... الحديث ۹۴
سنن ابی داؤد اور ابن حبان کی روایت: فَيُقَاتِلُ ......الحديث ۹۵
امام ابن حبان کا اس پر تحریر کردہ عنوان ۹۵

(۱۰)

تورات وانجیل میں بعثت مصطفوی ﷺ کے متعلق بشارتیں

تورات وانجیل میں بعثت مصطفوی ﷺ کے متعلق بشارتیں:
ارشادِ ربانی: ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ ....الآية...... ۹۶
ارشادِ ربانی: ﴿وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ....الآية...... ۹۶
ارشادِ نبوی ﷺ: "دَعْوَةُ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ .... الحديث...... ۹۷
ا: تورات میں بیان کردہ بشارتیں:
ا: موسیٰ علیہ السلام کی بنو اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے بشارت ۹۷
اس پیشین گوئی کے حوالے سے چھ باتیں:
ا: تشریف لانے والے نبی کا بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہونا...... ۹۸
ب: تشریف لانے والے نبی کا موسیٰ علیہ السلام کے مانند ہونا.......... ۹۹
ج: تشریف لانے والے نبی کے وحی پانے کے حالات.......... ۱۰۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: تشریف لانے والے نبی کا وحی الٰہی سے بات کہنا ۱۰۰
ہ: اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات منسوب کرنے پر اس نبی کے قتل کی وعید ۱۰۱
و: اس نبی کی اطاعت کی تاکید اور نافرمانی پر شدید وعید ۱۰۲
۲: موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو آخری وصیت ۱۰۲
اس پیشین گوئی کے حوالے سے دو باتیں:
ا: کوہِ فاران سے نورِ الٰہی طلوع ہونے کی خوش خبری ۱۰۳
ب: تشریف لانے والے نبی کے مقدس ساتھیوں کی تعداد ۱۰۳
ب: انجیل میں بیان کردہ چار بشارتیں:
ان بشارتوں میں آنے والے پیغمبر کا نام [فارقلیط] ۱۰۴
اس لفظ کے معنی ۱۰۵
عیسائیوں کی تحریف اور مقصد میں ناکامی ۱۰۵
ان بشارتوں میں آنے والے پیغمبر کے دیگر اوصاف:
ا: تعلیمات مسیح علیہ السلام کی عیسائیوں کو یاددہانی:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کام کو سرانجام دینا:
ارشاد ربانی: ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ .... الآية ۱۰۶
۲: تصدیق مسیح علیہ السلام:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وصف کا صادق ہونا:
ارشادِ ربانی: ﴿وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ.... الآية ۱۰۷
ارشادِ ربانی: ﴿وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.... الآية ۱۰۷
۳: مسیح علیہ السلام کی ناتمام باتوں کی تکمیل:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ پر اس وصف کا منطبق ہونا:
ارشادِ ربانی: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.....الآیۃ ۱۰۷
۴: آنے والے پیغمبر کا اپنی طرف سے کچھ نہ کہنا:
آنحضرت ﷺ کا ایسے ہی ہونا:
ارشادِ ربانی: ﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی.......الآیۃ ۱۰۸

مبحث دوم
نبی کریم ﷺ کا تمام اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دینا
تمہید
امام ابن قیم کا قول.. ۱۰۹

(۱)
مشرکوں کو دعوت دینا
ا: سوق ذوالمجاز میں دعوت دینا:
بنوکنانہ کے ایک شیخ رضی اللہ عنہ کا بیان: "رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.....الحدیث ۱۱۱
حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں.............................. ۱۱۲
ب: امراء کو مشرکوں سے لڑنے سے پہلے دعوتِ اسلام دینے کا حکم:
ارشادِ نبوی ﷺ: اِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّکَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.....الحدیث ۱۱۳
امام ابوداؤد کا اس پر تحریر کردہ عنوان.............................. ۱۱۴
حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں.............................. ۱۱۴

(۲)
یہودیوں کو دعوت دینا
ا: یہودیوں کو بلا کر دعوتِ اسلام دینا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ نبوی ﷺ: "يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ!............ الحديث ۱۱۵

ب: یہودیوں کے سردار کے گھر جا کر دعوتِ اسلام دینا:

ارشادِ نبوی ﷺ: "انْطَلِقُوْا إِلٰى يَهُوْدَ............ الحديث...... ۱۱۶

شرح حدیث میں علامہ قرطبی کا قول............................ ۱۱۸

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر دو باتیں.......................... ۱۱۹

ج: خیبر کے یہودیوں کو لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے حکم نبوی ﷺ: أُنْفُذْ عَلٰى ......الحديث...... ۱۱۹

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر پانچ باتیں.......................... ۱۲۰

د: تیماء کے یہودی عالم کے نام دعوتِ اسلام کی خاطر گرامی نامہ:

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما.................................. ۱۲۱

امام ابن حبان کا اس پر تحریر کردہ عنوان.......................... ۱۲۱

(۳)

نصاریٰ کو دعوتِ اسلام

ا: عدی بن حاتم کو دعوتِ اسلام:

ارشادِ نبوی ﷺ: "يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ! أَسْلِمْ...... الحديث...... ۱۲۲

قصہ سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں.......................... ۱۲۶

ب: ہرقل کو دعوتِ اسلام:

ارشادِ نبوی ﷺ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ............ الحديث...... ۱۲۷

اس پر تحریر کردہ عنوانات:

امام بخاری کے دو عنوانات.................................. ۱۲۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی کا ایک عنوان ۱۳۰
واقعہ سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں ۱۳۰
ج: اکیدر دومہ کو دعوتِ اسلام:
حدیث انس رضی اللہ عنہ ۱۳۱
حدیث علی رضی اللہ عنہ ۱۳۱

(۴)

یہود ونصاریٰ کو دعوتِ اسلام

معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں یہود ونصاریٰ کو دعوتِ اسلام دینے کا حکم:
حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۳۲
شرح حدیث میں علامہ قرطبی کا قول.... ۱۳۳
حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں.... ۱۳۳

(۵)

منافقوں کو دعوت دینا

ا: عبداللہ بن ابی کے ہاں تشریف لے جانا:
حدیث انس رضی اللہ عنہ ۱۳۴
امام نووی کا اس پر تحریر کردہ عنوان ۱۳۵
حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں ۱۳۵
ب: منافقوں کو اہل اسلام کو اذیت دینے سے روکنا:
ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "یَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ .... الحدیث...... ۱۳۶
شرح حدیث میں علامہ طیبی کا قول ۱۳۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال اور اس کا جواب:

علامہ طیبی کی تحریر ۱۳۷

(۶)

اہل اسلام، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو دعوتِ دین

حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما ۱۳۸
حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر دو باتیں ۱۴۰

(۷)

مجوسیوں کو دعوتِ دین

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۴۰
حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں ۱۴۱

(۸)

ہر جابر کو دعوتِ اسلام

حدیث انس رضی اللہ عنہ ۱۴۱
امام نووی کا اس پر تحریر کردہ عنوان ۱۴۲
امام ابن سعد کا اس بارے میں تحریر کردہ عنوان ۱۴۲

(۹)

اقرباء کو دعوتِ دین

۱: قریش کو دعوتِ دین:

حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۴۳

حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری کا ۱۴۵

امام نووی کا ۱۴۵

امام ابن حبان ۱۴۶

ب: بنوعبد المطلب کو دعوتِ دین دینے کی خاطر جمع کرنا:

حدیث علی رضی اللہ عنہ ۱۴۶

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں..... ۱۴۸

ج: چچا ابو طالب کو دعوتِ دین:

حدیث مسیّب رضی اللہ عنہ ۱۴۸

حدیث سے معلوم ہونے والی دو باتیں ۱۵۰

د: چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نمازِ تسبیح کی ترغیب:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا عَبَّاسُ! یَا عَمَّاہ! .... الحدیث..... ۱۵۱

ہ: عم زاد بھائی کو نظر پیچھے لگانے سے روکنا:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ .... الحدیث...... ۱۵۴

و: ازواج مطہرات کو تہجد کی ترغیب:

ارشادِ نبوی ﷺ: "سُبْحَانَ اللّٰہ! مَاذَا .... الحدیث ۱۵۴

شرح حدیث:

حافظ ابن حجر کا قول ۱۵۵

علامہ طیبی کا قول ۱۵۵

حدیث میں ایک اور فائدہ ۱۵۷

ز: نواسے کو دعائے قنوت سکھانا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث حسن بن علی رضی اللہ عنہما: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۱۵۷

(۱۰)

عورتوں کو دعوتِ دین

ا: پڑوسن کو ہدیہ دینے کی ترغیب:

ارشادِ نبوی ﷺ: یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! .... الحدیث.... ۱۵۹

شرح حدیث:

حافظ ابن حجر کا بیان ۱۶۰

ب: خواتین کو مردوں سے پہلے سر اٹھانے سے روکنا:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! .... الحدیث........ ۱۶۰

ج: عید کے دن مستورات کو وعظ فرمانا:

حدیث جابر رضی اللہ عنہ ۱۶۱

امام بخاری کا اس پر تحریر کردہ عنوان ۱۶۱

اس مضمون کی ایک اور حدیث پر امام بخاری کا تحریر کردہ عنوان ۱۶۲

(۱۱)

جوانوں کو دعوتِ دین دینا

ا: نوجوانوں کو شادی کی ترغیب دینا:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! .... الحدیث........ ۱۶۲

ب: قریشی نوجوانوں کو زنا سے منع فرمانا:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! .... الحدیث........... ۱۶۳

ج: ایک نوجوان کے لیے زنا کی قباحت کا بیان:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابی امامہ رضی اللہ عنہ ۱۶۴

(۱۲)

بچوں کو دعوتِ دین

ا: یہودی بچے کو دعوتِ دین:

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''أَسْلِمْ''

ایک اور روایت ۱۶۹

حدیث پر امام بخاری کے تحریر کردہ دو عنوان ۱۷۰

عنوانوں کے متعلق حافظ ابن حجر کا بیان ۱۷۰

فوائد حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر کا بیان ۱۷۰

ب: بچوں کو طلوع آفتاب سے پہلے رمی سے روکنا:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''أُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوْا الْجَمْرَةَ...... الحدیث.... ۱۷۱

ج: یتیم بچے کو کھانے کے آداب سکھلانا:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهِ............ الحدیث....... ۱۷۲

شرح حدیث میں علامہ قرطبی کا بیان ۱۷۲

(۱۳)

مریضوں کو دعوتِ دین دینا

ا: بنو نجار کے شخص کو دعوتِ توحید:

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ''یَا خَالُ! قُلْ .... الحدیث......... ۱۷۳

حدیث سے معلوم ہونے والی چار باتیں ۱۷۴

ب: بیمار عورت کو صبر کی ترغیب:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۱۷۴

ج: بیمار عورت کو بخار کو برا بھلا کہنے سے روکنا:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ! .... الحديث...... ۱۷۶

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں ۱۷۶

(۱۴)

مصیبت زدہ لوگوں کو تلقینِ صبر

ا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو شوہر کی وفات پر تلقینِ صبر:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "أَتُرِيدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِيْ .... الحديث...... ۱۷۸

حدیث سے معلوم ہونے والی دو باتیں ۱۷۸

ب: خاتون کو بیٹے کی وفات پر صبر کا حکم:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ .... الحديث...... ۱۷۸

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں ۱۷۹

(۱۵)

تاجروں کو دعوتِ دین

ا: تاجروں کو جھوٹ سے بچنے کا حکم:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِيَّاكُمْ ...... الحديث...... ۱۸۰

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں ۱۸۱

ب: تاجروں کو تقویٰ، نیکی اور سچ گوئی کی تلقین:

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: "إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ .... الحديث........ ۱۸۱

ج: تاجروں کو سچ گوئی کی تلقین:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ...... الحديث.... ۱۸۳

د: تاجروں کو بازار سے واپس آنے پر تلاوت کی ترغیب:

ارشادِ نبوی ﷺ: "یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! أَيَعْجِزُ ...... الحديث.... ۱۸۴

(۱۶)

فقراء کو دعوتِ دین

ا: قرآن کریم پڑھنے کی ترغیب:

ارشادِ نبوی ﷺ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ.......... الحديث.... ۱۸۵

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں.......................... ۱۸۷

ب: فقراء کے لیے بشارت:

ارشادِ نبوی ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ!.......... الحديث....... ۱۸۸

ج: مہاجر فقراء کو سابقین کو پالینے والی بات کی تعلیم:

ارشادِ نبوی ﷺ: "أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا.......... الحديث....... ۱۸۹

(۱۷)

بدّوں کو دعوتِ دین

ا: ارادہ قتل کرنے والے بدو کو دعوتِ اسلام:

ارشادِ نبوی ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ...... الحديث.... ۱۹۲

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں.......................... ۱۹۳

ب: ایک بدو کو احترامِ مسجد کی تلقین:

ارشادِ نبوی ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ.......... الحديث....... ۱۹۴

حدیث سے معلوم ہونے والی چار باتیں.......................... ۱۹۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچہ کی نفی کرنے والے بدو کو نصیحت:
ارشادِ نبوی ﷺ: "هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ"؟............الحديث........ ۱۹۶
امام بخاری کا اس پر تحریر کردہ عنوان

مبحث سوئم
اسلام کی عالم گیریت کے متعلق شبہات کی حقیقت

تمہید:
شبہ نمبر ا: اسلام کی عالم گیریت کے تصور کا حالات کی پیداوار ہونا
ولیم میور کی تحریر... ۲۰۲
حقیقتِ شبہ:
ولیم میور کی گفتگو کے نکات:
ا: اسلام کی عالم گیریت کا خیال بعد میں پیدا ہوا.......... ۲۰۲
ب: نبی ﷺ کے ذہن میں اس کا دھندلا تصور ہونا...... ۲۰۲
ج: اسلام کا عرب کے لیے مخصوص ہونا........................ ۲۰۲
ان نکات کا رد:
ا: بیسوں آیات میں اسلام کی عالم گیریت کا بیان.................... ۲۰۳
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تحریر.................................. ۲۰۳
۲: اسلام کی عالمگیریت کا مکی سورتوں میں بیان......................... ۲۰۴
۳: پیغمبر اسلام ﷺ کے ذہن میں اس کے دھندلا تصور ہونے کی تردید: ۲۰۵
I: آنحضرت ﷺ پر اس کے متعلق بیسوں آیات کا نزول...... ۲۰۵
II: اس بارے میں بیسوں واضح ارشادات نبویہ........................ ۲۰۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

III: کرہ ارض میں اشاعت اسلام کی بشاراتِ نبویہ ۲۰۶
IV: یہود و نصاریٰ، مجوسیوں اور ہر جابر کو دعوت اسلام ۲۰۶
پروفیسر توماس آرنلڈ کی تحریر ۲۰۷
۴: اسلام کے عرب کے لیے مخصوص ہونے کی تردید:
I: عرب وعجم کے لیے ایک کامل اور متوازن دستورِ حیات ۲۰۸
II: غیر عربی لوگوں کا گرم جوشی سے اسلام کا استقبال ۲۰۹
ڈاکٹر غوستاف لوبون کی دو تحریریں:
ا: مصر، افریقہ، شام، ایران، بلاد ہند پر اسلام، ۲۰۹
عربی زبان اور اسلامی ثقافت کا اثر ۲۱۰
ب: بربروں اور ان کی زبان پر اثر ۲۱۰
سپین کے عیسائیوں پر اسلامی اثرات کے متعلق تحریریں:
پروفیسر آرنلڈ کے تاثرات ۲۱۱
ریورنڈ بوزورسمتھ کی شہادت ۲۱۳
III: علوم اسلامیہ کے لیے عجمی لوگوں کی عظیم الشان خدمات:
ا: علامہ مبارکپوری کا بیان ۲۱۴
ب: خلیفہ عبدالملک اور امام زہری کے درمیان ایک مکالمہ ۲۱۵
۵: دو مستشرقین کے اقتباسات:
ا: جرمن پروفیسر زخاؤ ۲۱۸
ب: پروفیسر آرنلڈ ۲۱۸
شبہ نمبر۲: اسلام کا صرف اہل عرب کا دین ہونا
حقیقت شبہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: اقرار رسالت کے بعد آپ ﷺ کے کسی دعویٰ کا انکار ممکن نہیں...... ۲۱۸

۲: عجمی لوگوں تک پیغام اسلام پہنچانا محال نہیں.......................... ۲۲۱

پیغام اسلام پہنچانے کی صورتیں:

ا: عرب مسلمانوں کا دیگر زبانیں سیکھنا.................. ۲۲۲

زید رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کی زبان سیکھنے کا حکم نبوی ﷺ ۲۲۲

ب: ترجمان کی وساطت سے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ابو جمرہ کو اپنا مترجم بنانا:

صحیح بخاری کی دو روایات................... ۲۲۳

حافظ ابن حجر کی تحریر........... ۲۲۳

علامہ عینی کی تحریر............ ۲۲۴

ج: عجمی لوگوں کا عربی سیکھ کر اسلام کو سمجھنا سمجھانا...... ۲۲۴

شبہ نمبر ۳: اسلام کی عالم گیریت کے خلاف بعض آیات سے استدلال.... ۲۲۴

حقیقت شبہ:

ا: آیات میں کچھ لوگوں کا ذکر دوسروں کی نفی نہیں کرتا.............. ۲۲۵

ب: آیت ﴿لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى......﴾ سے سب لوگوں کا مراد ہونا ۲۲۵

ج: بیسوں دیگر آیات و احادیث کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت...... ۲۲۷

د: آنحضرت ﷺ کا عمل.. ۲۲۹

حرفِ آخر

ا: خلاصہ کتاب ۲۳۱

ب: اپیل ۲۳۵

مراجع و مصادر ۲۳۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ❶

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ❷

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ ❸

اما بعد!

امت اسلامیہ کی موجودہ ذلت اور پستی کا ایک اہم سبب امت کا اپنی اصل حیثیت کو فراموش کرنا ہے۔ امتِ اسلامیہ امتِ دعوت تھی، جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لوگوں کو پیغامِ حق پہنچانے کے لیے پیدا فرمایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

---

❶ سورة آل عمران/ الآية ۱۰۲. ❷ سورة النساء/الآية الأولى. ❸ سورة الأحزاب/ الآيتان ۷۰-۷۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ ❶

[تم بہترین امت ہو، جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے، کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو، بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو]

اللہ تعالیٰ نے امت کی اسی حیثیت کے ساتھ اپنی نصرت و تائید کو مربوط فرمادیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ ❷

[اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں ثابت قدم رکھیں گے] ❸

امتِ اسلامیہ کی اسی حیثیت کے متعلق خود اپنے آپ کو اور مسلمان بہن بھائیوں کو یاد دہانی کی غرض سے توفیقِ الٰہی سے اس کتاب میں درج ذیل تین سوالوں کے جواب دینے کا عزم کیا ہے:

۱: دعوتِ اسلامیہ کن کے لیے ہے؟

۲: نبی کریم ﷺ نے کن لوگوں کو دعوتِ دین دی؟

۳: اس بارے میں پیش کردہ شبہات کی حقیقت کیا ہے؟

کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں:

اس سلسلے میں توفیقِ الٰہی سے درج ذیل باتوں کے اہتمام کی مقدور

---

❶ سورة آل عمران/جزء من الآية ۱۱۰.

❷ سورة محمد ﷺ/الآية ۷.

❸ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب ''فضائل دعوت'' صفحات ۸۲۔۸۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر کوشش کی گئی ہے:

ا: کتاب کے لیے بنیادی معلومات کتاب وسنت سے حاصل کیے گئے ہیں۔

۲: احادیث شریفہ کو عموماً ان کے مراجع سے نقل کیا گیا ہے۔ صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث سے منقولہ روایات کے متعلق علمائے امت کے اقوال ذکر کر دیے گئے ہیں۔ صحیحین کی احادیث کی صحت پر اجماع امت کی وجہ سے ان کے متعلق علمائے امت کے اقوال ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ❶

۳: آنحضرت ﷺ نے جن متعدد اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دی، ان کے متعلق تمام شواہد کا جمع کرنا مقصودِ کتاب نہیں، ہر ایک قسم کے بارے میں چند ایک شواہد پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۴: ذکر کردہ شواہد میں موجود دعوتی فوائد کا بھی اختصار سے ذکر کیا گیا ہے۔

۵: تفصیلی معلومات جاننے کے خواہش مند قارئین کے لیے کتاب کے آخر میں مصادر ومراجع کے متعلق تفصیلی معلومات درج کر دی گئی ہیں۔

کتاب کا خاکہ:

مولائے رحمٰن ورحیم کی توفیق سے خاکہ کتاب بصورتِ ذیل ترتیب دیا گیا ہے۔

پیش لفظ

مبحث اول: دعوت اسلامیہ کا عموم

اس میں آٹھ عنوانات کے ضمن میں گفتگو کی گئی ہے

مبحث دوئم: نبی کریم ﷺ کا تمام اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دینا

---

❶ ملاحظہ ہو: مقدمة النووي لشرحه على صحيح مسلم ص ١٤؛ ونزهة النظر في توضيح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر ص ٢٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں انیس عنوانات کے تحت گفتگو پیش کی گئی ہے

مبحث سوئم: اسلام کی عالم گیریت کے متعلق شبہات

اس میں تین شبہات کے متعلق گفتگو کی گئی ہے

خاتمہ

خلاصہ کتاب

اپیل

شکر و دعا:

اپنے رب کریم کا شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے مجھ ایسے ناچیز کو اس موضوع کے بارے میں کام کرنے کی توفیق سے نوازا۔ فَلَهُ الْحَمْدُ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَى نَفْسِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .

رب حي و قیوم میرے والدین محترمین کی قبروں پر اپنی رحمتوں کی برکھا برسائیں، کہ انہوں نے اپنی اولاد کے دلوں میں دعوتِ دین کا جذبہ پیدا کرنے اور اس کو پروان چڑھانے میں اپنی بساط کے بقدر خوب جد و جہد فرمائی (رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا)۔ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ محترمہ، بیٹوں اور بہوؤں کو میری خوب خدمت کرنے کے عوض دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائیں اور انہیں اس کتاب کے اجر و ثواب میں شریک کریں۔ آمین

عزیزان القدر شیخ عبدالمجید بلتستانی اور عمر فاروق قدوسی کو کتاب کی مراجعت میں تعاون کا بہترین صلہ عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ کریم اس معمولی کاوش کو قبول فرمائیں اور اسے میرے لیے، میرے اہل و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیال، بہن بھائیوں، ان کے اہل وعیال اور تمام قارئین کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بنادیں۔إنـه سـمـيـع مجيب وصلى الله تعالى على نبينا وعلى آله وأصحابه وأتباعه وبارك وسلم.

فضل الٰہی

قبل از نماز مغرب ۲ شوال ۱۴۲۹ھ

بمطابق ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۸م

اسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

دعوت اسلامیہ کا عموم

اس بات کے متعلق بہت سے دلائل و شواہد ہیں، کہ دعوتِ اسلامیہ آپ ﷺ کے زمانہ رسالت سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے ہے اور ان سب پر امت محمدیہ ﷺ میں داخل ہونا فرض ہے۔

توفیق الٰہی سے اس بارے میں درج ذیل دس عنوانات کے ضمن میں گفتگو کی جا رہی ہے:

۱: آنحضرت ﷺ کے معجزے کا ہمیشہ کے لیے باقی رہنا

۲: بعثت مصطفوی ﷺ کا سب لوگوں کے لیے ہونا

۳: قرآن کریم کا تمام جہاں والوں کے لیے نصیحت ہونا

۴: قرآن کریم کا سب لوگوں کو مخاطب کرنا

۵: قرآن کریم کا اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دینا

۶: آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا

۷: امت اسلامیہ کا مخلوق کی ہدایت کے لیے وجود میں آنا

۸: آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کی فرضیت

۹: روئے زمین پر اشاعتِ اسلام کی بشارات نبویہ

۱۰: تورات و انجیل میں بعثت مصطفوی ﷺ کے متعلق بشارتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

آنحضرت ﷺ کے معجزے کا ہمیشہ کے لیے باقی رہنا

اسلام کے عالم گیر مذہب ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جو سب سے عظیم معجزہ عطا فرمایا، اس کی نوعیت تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کے معجزات سے مختلف ہے۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات وقتی تھے، جو کہ ان کے دنیا میں رہنے تک ان کے ساتھ باقی رہے، لیکن آنحضرت ﷺ کو ملنے والا عظیم معجزہ آپ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے صدیوں بعد تک موجود ہے اور ہمیشہ ہمیشہ موجود رہے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتنے ہی معجزات عطا فرمائے! چھڑی کا اژدھا بن جانا، بغل میں سے ہاتھ نکالنے پر اس کا روزِ روشن کی طرح واضح ہونا، پتھر پر چھڑی مارنے سے اس سے بارہ چشموں کا پھوٹنا، دریا میں لاٹھی مارنے سے بنو اسرائیل کے لیے راستے کا بننا وغیرہ۔ اسی طرح حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کتنے زیادہ تھے! مادرزاد اندھے اور پھلبہری والے کا ان کے ہاتھ پھیرنے سے شفایاب ہونا، مردے کو قم باذن اللّٰه [اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ] کہنا اور اس کا زندہ ہو جانا، گھروں میں لوگ جو کھا کر آئے اور جو پیچھے چھوڑ آئے، اس کی خبر دینا وغیرہ۔ لیکن یہ سب معجزات اور اسی طرح دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے تمام معجزات وقتی تھے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“. (1)

(1) متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحي وأول ⇦⇦⇦

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[نبیوں میں سے ہر ایک نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے، کہ ان کے بقدر لوگ ایمان لائے۔ اور بے شک جو معجزہ مجھے عطا کیا گیا ہے، وہ وحی [یعنی قرآن کریم] ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے، کہ میرے پیروکار روزِ قیامت سب سے زیادہ ہوں گے]

علامہ قرطبی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

إِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ أُيِّدَ بِمُعْجِزَةٍ تَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ رِسَالَتِهِ، فَيَظْهَرُ صِدْقُهُ، وَتَثْبُتُ حُجَّتُهُ غَيْرَ أَنَّ مُعْجِزَاتِهِمْ تَنْقَرِضُ بِانْقِرَاضِهِمْ، فَلَا يَبْقَى مِنْهَا بَعْدَهُمْ إِلَّا الْإِخْبَارُ بِهَا، وَذٰلِكَ قَدْ يَخْفَى بَعْدَ تَوَالِي الْأَعْصَارِ.

وَنَبِيُّنَا ﷺ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أُعْطِيَ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ مِنْ أَنْوَاعِ مُعْجِزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، لٰكِنَّهُ فُضِّلَ عَلٰى جَمِيْعِهِمْ بِالْمُعْجِزَةِ الْبَاقِيَةِ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَهِيَ الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ الَّذِي أَعْجَزَتْ السُّوْرَةُ مِنْهُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ أَيَّ تَعْجِيْزٍ فَإِعْجَازُهُ مُشَاهَدٌ بِالْعِيَانِ، مُتَجَدِّدٌ مَا تَعَاقَبَ الْجَدِيْدَانِ.

فَمَنْ ارْتَابَ الْآنَ فِي صِدْقِ قَوْلِهِ، قِيْلَ لَهُ: "فَأْتِ بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهِ" وَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةُ قَاطِعَةَ الظُّهُوْرِ، مُسْتَمِرَّةً مَدَى الدُّهُوْرِ اشْتَرَكَ فِي مَعْرِفَتِهَا الْمُتَقَدِّمُوْنَ وَالْمُتَأَخِّرُوْنَ، وَاسْتَوَى فِي مَعْرِفَةِ صِدْقِ مُحَمَّدٍ ﷺ السَّابِقُوْنَ وَاللَّاحِقُوْنَ، فَدَخَلَ الْعُقَلَاءُ فِي دِيْنِهِ دُخُوْلًا مُتَتَابِعًا،

⇦⇦⇦ما نزل، رقم الحديث ٤٩٨١، ٩/٣؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته، رقم الحديث ٢٣٩ـ(١٥٢)؛ ١٣٤/١. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَحَقَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ رَجَائَهُ فَكَانَ أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَابِعًا. ❶

معنی یہ ہے، کہ بلاشبہ ہر نبی کی کسی نہ کسی معجزے سے تائید کی گئی، جو کہ اس کی رسالت کی صحت پر دلالت کرتا ہے اور اس کے ساتھ اس کی سچائی ظاہر ہوتی ہے اور حجت پوری ہوتی ہے، لیکن ان [یعنی سابقہ انبیاء علیہم السلام] کے معجزات ان کے ختم ہو جانے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ ان کی رحلت کے بعد صرف ان (معجزات) کی خبر باقی رہ جاتی ہے اور بسا اوقات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ خبر بھی چھپ جاتی ہے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو، اگرچہ (سابقہ) انبیاء علیہم السلام کو دیے جانے والے تمام اقسام کے معجزات کی مانند معجزات عطا کیے گئے، لیکن انہیں ان سب پر، جب تک دنیا باقی ہے، اس وقت تک باقی رہنے والے عظیم معجزے کے ساتھ فضیلت دی گئی اور وہ (معجزہ) کتاب عزیز ہے، جس کی ایک سورت نے ہی جن وانس کو [اس کا مقابل لانے سے] شدید عاجز کر دیا ہے۔ اس کا اعجاز آنکھوں کے سامنے ہے، ہر آنے والے دن اور رات میں اس کے اعجاز کے نئے نئے پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

پس اب جو کوئی اس کی صداقت میں شک کرے گا، اس سے کہا جائے گا:

''اس کی مانند ایک سورت لاؤ۔''

جب یہ معجزہ پشتوں کو توڑنے والا اور ہمیشہ باقی رہنے والا تھا، تو اس کو پہچاننے میں متقدمین اور متاخرین شریک ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت میں اگلے پچھلے برابر ہیں۔ اسی لیے عقل والے یکے بعد دیگرے ان کے دین میں داخل ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امید کو پورا فرمایا اور ان کے پیروکار تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہیں۔

---

❶ ملاحظہ ہو: المفهم ٦/ ٥٠؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ٢/ ١٨٨؛ وشرح الطيبي ١١/ ٢٦٣٥؛ وفتح الباري ٩/ ٧ و ١٣/ ٢٤٨؛ ومرقاة المفاتيح ١٠/ ١٢۔١٣۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کے معجزہ ہونے کا ذکر قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، کہ سب انسان اور جن متحد ہوکر بھی ایسی کتاب نہیں لا سکتے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ ❶

[کہہ دیجیے اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں، کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں، تو وہ اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں]۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کریم کی سورتوں کی مانند صرف دس سورتیں لانے کا چیلنج کیا۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.﴾ ❷

[یا وہ کہتے ہیں، کہ اس [یعنی محمد ﷺ] نے اسے گھڑ لیا ہے۔ آپ کہہ دیجیے: پس تم اس جیسی دس گھڑی ہوئی سورتیں لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جسے بلا سکتے ہو، بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ تمہارا مطالبہ پورا نہ کرسکیں، تو جان لو، کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم سے اتارا گیا ہے اور ان

---

❶ سورة الإسراء / الآية ۸۸.

❷ سورة هود ـ عليه السلام ـ / الآيتان ۱۳ ـ ۱٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو کیا اب تم مسلمان ہو جاؤ گے؟]

ایک تیسرے مقام پر اس قرآن کریم کی سورتوں جیسی ایک ہی سورت لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ. فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ.﴾ ❶

[اور اگر تم اس [کلام] میں، جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے، کسی شک میں ہو، تو اس جیسی ایک سورت لے کر آؤ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے مددگاروں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم ایسا نہ کرسکو اور تم ہرگز ایسا نہ کرسکو گے، تو اس آگ سے بچ جاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، (جو) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے]۔

یہاں یہ بات خصوصی طور پر قابل توجہ ہے، کہ صرف قرآن کریم کی سورتوں ایسی ایک سورت لانے کا مطالبہ ہی نہیں کیا گیا، بلکہ ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی کی گئی ہے، کہ وہ سارے مل کر ایک سورت بھی نہ لاسکیں گے۔

نبی کریم ﷺ کے اس عظیم معجزے کے حوالے سے ایک قابل توجہ بات یہ بھی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ ❷

---

❶ سورة البقرة/الآيتان ٢٣-٢٤.

❷ سورة الحجر/ الآية ٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بے شک ہم نے اس ذکر [یعنی قرآن کریم] کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں]۔

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو قرآن کریم کا معجزہ عطا فرمایا، کہ جس کی سورتوں کے مثل ایک سورت لانے سے سارے جن وانس صدیوں سے عاجز ہیں اور قرآن کریم کی پیش گوئی کے مطابق ہمیشہ ہمیشہ عاجز ہی رہیں گے۔ اس معجزے کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے اور اس عظیم معجزے کا باقی رہنا اور ہمیشہ کے لیے جن وانس کا اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز رہنا، بلاشک وشبہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت کے دوام اور عالمگیر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲)

بعثت مصطفوی ﷺ کا سب لوگوں کے لیے ہونا

اس سلسلے میں متعدد دلائل میں سے پانچ توفیق الٰہی سے ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں:

ا: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ [1]

[اور ہم نے آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کے طور پر کافی ہیں]۔

علامہ زمخشری آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: یعنی تمام لوگوں کے لیے رسول، صرف عربوں کے لیے رسول نہیں۔ آپ ﷺ عرب وعجم کے رسول ہیں۔ اسی بنا پر کسی کے لیے آپ ﷺ کی اطاعت واتباع سے نکلنا جائز نہیں۔ [2]

---

[1] سورۃ النساء / جزء من الآیۃ ۷۹.

[2] ملاحظہ ہو: الکشاف ۱/ ۵٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ الوسی تحریر کرتے ہیں: آنحضرت ﷺ کی کامل ترین صورت میں مدافعت کے بعد [اس آیت میں] آپ کے اپنے رب تعالیٰ کے ہاں عظیم مقام ومرتبہ کو بیان کیا جارہا ہے۔

اور اس میں اس شخص کی بھی تردید کی گئی ہے، جو کہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کو صرف عرب کے لیے سمجھتا ہے۔ [اَلنَّاس] میں الف لام استغراق کے لیے ہے یعنی تمام بنی نوع انسان کے لیے۔ ❶

تنبیہ:

آیت کریمہ میں [لِلنَّاسِ] کو [رَسُوْلًا] سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ الوسی لکھتے ہیں: [رَسُوْلًا] کے متعلق جار [لِلنَّاس] کو اس پر مقدم کیا گیا ہے، تاکہ یہ حقیقت اجاگر ہوجائے، کہ وہ عموم انسانیت کے لیے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں [صرف] کچھ لوگوں کی طرف نہیں، جیسا کہ بعض لوگ [غلط طور پر] سمجھتے ہیں۔ ❷

ب: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿قُلْ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ ❸

---

❶ روح المعاني ٥/٩٠-٩١؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير الخازن ١/٥٦٢؛ وتفسير أبي السعود ٢/٢٠٦؛ وفتح القدير ١/٧٣٩؛ وتفسير القاسمي ٥/٣١٨.

❷ ملاحظہ ہو: روح المعاني ٥/٩١.

❸ سورة الأعراف / الآية ١٥٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف (اس) اللہ کا رسول ہوں، کہ اس کے لیے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود (نہیں) وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ، جو (خود) اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی اتباع کرو، تاکہ تم ہدایت پاؤ]۔

آیت شریفہ کی تفسیر میں امام ابن جریر طبری لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ سے فرماتے ہیں: [قُلْ] [کہہ دیجیے] اے محمد ﷺ تمام لوگوں سے [اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا] [یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں] [ایسے نہیں] کہ تم میں سے بعض کی طرف رسول ہوں، اور بعض کی طرف نہ ہوں، جیسا کہ مجھ سے پہلے آنے والے رسولوں میں سے ہر ایک کو صرف کچھ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا جایا کرتا تھا۔ بلاشبہ میری رسالت تو تم سب لوگوں کے لیے ہے۔ [1]

حافظ ابن کثیر تحریر کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ سے فرماتے ہیں: [کہہ دیجیے] اے محمد ﷺ! [اے لوگو!] یہ خطاب سرخ، سیاہ، عربی اور عجمی سب کے لیے ہے [یقیناً میں تو تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں] یعنی تم تمام کی طرف۔

اور یہ بات آنحضرت ﷺ کی شان وعظمت والی باتوں میں سے ایک ہے، کہ آپ سلسلہ انبیاء کو ختم کرنے والے اور تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں۔ اس بارے میں بہت زیادہ آیات اور بے شمار احادیث ہیں اور دین میں یہ بات قطعی طور پر معلوم ہے، کہ آنحضرت ﷺ تمام لوگوں کی جانب اللہ تعالیٰ کے

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري ۱۳/ ۱۷۰؛ نیز ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۱۵/ ۲۶؛ وفتح القدیر ۲/ ۳۷۰؛ وتفسیر القاسمي ۵/ ۲۷۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ہیں۔ ❶

قاضی بیضاوی رقم طراز ہیں: ''(اس آیت شریفہ میں) خطاب عام ہے۔ رسول اللہ ﷺ سب جن وانس کے لیے مبعوث کیے گئے اور باقی رسول اپنی اپنی قوم کی جانب بھیجے جاتے تھے۔ [جَمِيْعًا] (یعنی سب) [کا لفظ] [إِلَيْكُمْ] (تمہاری طرف) کے لیے حال ہے [مراد یہ ہے، کہ تم سب کی جانب]'' ❷

شیخ قاسمی نے قلم بند کیا ہے: ''آیت [شریفہ] اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہے، کہ آپ ﷺ کی رسالت سرخ، سیاہ، عربی اور عجمی [سب] لوگوں کے لیے ہے۔'' ❸

ج: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ❹

[اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے]

علامہ ابن عطیہ اندلسی آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ اور [كَآفَّةً] سے مراد تمام کے تمام لوگ ہیں۔'' ❺

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۳.

❷ تفسیر البیضاوی ۱/۳۶۳؛ نیز ملاحظہ ہو: الکشاف ۲/۱۲۳؛ وتفسیر أبي السعود ۳/۲۸۱.

❸ تفسیر القاسمي ۷/۲۷۹.

❹ سورة سبأ / الآية ۲۸.

❺ المحرّر الوجیز ۱۳/۱۳۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

عام دستور کے مطابق [حال] کو [ذوالحال] کے بعد ذکر کیا جاتا ہے، لیکن اس آیت کریمہ میں حال [کَآفَّةً] کو ذوالحال [لِلنَّاسِ] سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عطیہ اندلسی تحریر کرتے ہیں: "[کَـــآفَّة] حال ہونے کی بنا پر منصوب ❶ ہے اور اس کو اہتمام کی خاطر پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ [یعنی اس حقیقت کو نمایاں کرنے کے اہتمام کے پیش نظر، کہ آپ ﷺ کی رسالت سب لوگوں کے لیے ہے]" ❷

علامہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: "یہ بات نبی کریم ﷺ کے ان خصائص میں سے ایک ہے، جن کا ذکر حدیث شریف [أُعْطِيْتُ.........الحديث] ❸ [مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں، جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں] میں کیا گیا ہے۔" ❹

د: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾ ❺

[بہت برکت والے ہیں وہ، جنہوں نے اپنے بندے پر فیصلہ کرنے والی کتاب نازل فرمائی، تاکہ وہ سارے جہانوں کے لیے ڈرانے والے بنیں]۔

جن باتوں پر یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے، ان کا ذکر کرتے ہوئے علامہ

---

❶ یعنی اس پر زبر آئی ہے۔ ❷ المحرّر الوجيز ١٣٨/١٣.

❸ مکمل حدیث اور اس کا حوالہ اس کتاب کے صفحات ۴۰۔۴۱ پر دیکھیے۔

❹ المحرر الوجيز ١٣٨/١٣۔١٣٨؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير البغوي ٢٩١/٥۔٢٩٢؛ وتفسير الخازن ٢٩١/٥۔٢٩٢؛ وتفسير ابن كثير ٥٩٢/٣؛ والتحرير والتنوير ١٩٧/٢٢۔١٩٩؛ وتفسير القاسمي ٢٥/١٤.

❺ سورة الفرقان / الآية ١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رازی لکھتے ہیں: ''پہلی بات یہ ہے، کہ بلاشبہ [اَلْعَالَم] [سے مراد] اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ ہے۔ اس میں جنوں اور انسانوں میں سے سب مکلّفین شامل ہیں اور اس سے ان لوگوں کی بات کا بطلان ہو جاتا ہے، جنہوں نے کہا ہے، کہ: ''آنحضرت ﷺ (صرف) کچھ لوگوں کی طرف بطور رسول مبعوث کئے گئے تھے۔'' ❶

حافظ ابن کثیر تحریر کرتے ہیں: ''ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ [تاکہ وہ سب جہان والوں کے لیے ڈرانے والے ہو جائیں] یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس مفصل عظیم، خوب کھول کر بیان کرنے والی محکم کتاب، کہ جس کے آگے پیچھے سے باطل داخل نہیں ہو سکتا اور جس کو انہوں نے فرقان عظیم ❷ بنایا، کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس لیے مخصوص فرمایا، تاکہ آپ کو ایسی رسالت کے ساتھ مخصوص فرمائیں، جو کہ آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر بسنے والے تمام لوگوں کے لیے ہو۔'' ❸

ہ: حدیث جابر رضی اللہ عنہ:

امام بخاری نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ؛ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ؛ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ؛ وَكَانَ النَّبِيُّ

---

❶ التفسير الكبير ٢٤/٤٥.
❷ یعنی حق و باطل کے درمیان تمیز کرنے والی عظیم کتاب۔
❸ تفسير ابن كثير ٣/٣٣٩؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٣/١٧؛ و تفسير أبي السعود ٦/٢٠٠؛ وتفسير التحرير و التنوير ١٨/٣٧١؛ وفتح القدير ٤/٨٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً"❶

''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں (جو) مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھیں: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاکی کے لائق بنائی گئی ہے، پس میری اُمت کا کوئی شخص (جہاں بھی) نماز (کے وقت) کو پالے (وہاں ہی) نماز ادا کرلے، میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے بھی حلال نہ تھا، مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا (لیکن) میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں]۔

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے، کہ ان کے خصائص میں سے ایک یہ ہے، کہ انہیں تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

"وَكَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ"❷

[ہر نبی کو اس کی قوم ہی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا]۔

حدیث کی شرح میں علامہ قرطبی نے لکھا ہے: "وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ" یعنی مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾❸

(اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے)❹

---

❶ صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب رقم الحديث ٣٣٥، ١/٤٣٥-٤٣٦.

❷ ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، رقم الحديث ٣- (٥٢١)؛ ١/٣٧٠-٣٧١.

❸ سورة سبا / جزء من الآية ٢٨. ❹ المفهم ٢/١١٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی لکھتے ہیں: ''کہا گیا ہے، کہ [أُحْمَرَ] سے مراد عجمی اور ان کے علاوہ دیگر سفید رنگ کے لوگ ہیں اور [أَسْوَدَ] سے مراد گندمی رنگ کے غالب ہونے کی بنا پر عربی اور ان کے علاوہ سوڈان وغیرہ کے لوگ ہیں۔

اور (یہ بھی) کہا گیا ہے، کہ [أُحْمَرَ] سے مراد سوڈان کے لوگ اور [أَسْوَد] سے مراد عربی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ ہیں۔

اور (یہ بھی کہا گیا ہے، کہ [أُحْمَرَ] سے مراد انسان اور [أَسْوَد] سے مراد جن ہیں۔

اور یہ سب [اقوال] درست ہیں، کیونکہ آنحضرت ﷺ ان سب کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں۔'' ❶

صحیح مسلم کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ ایک اور حدیث میں ہے:

''وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً''

''اور مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا''

حافظ ابن حجر اس روایت کے متعلق تحریر کرتے ہیں: ''اس بارے میں سب سے زیادہ صریح اور جامع مسلم کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے۔'' ❷

سابقہ انبیاء علیہم السلام کا دائرہ دعوت:

قرآن کریم کی متعدد آیات اس بات کو واضح طور پر بیان کرتی ہیں، کہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی دعوت ان کی اپنی اپنی قوم کے لیے تھی۔ بطور مثال درج ذیل چھ آیات ملاحظہ فرمایئے:

۱: ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ ❸

---

❶ شرح النووي ۵/۵؛ نیز ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱/۴۳۹. ❷ المرجع السابق ۱/۴۳۹.

❸ سورة الأعراف/جزء من الآية ۵۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بلاشبہ ہم نے نوح۔ علیہ السلام۔ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، تو انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں]۔

۲: ﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ ❶

[اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود۔ علیہ السلام۔ کو بھیجا، انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں]۔

۳: ﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ ❷

[اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح۔ علیہ السلام۔ کو بھیجا، انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، ان کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں]۔

۴: ﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ❸

[اور لوط۔ علیہ السلام۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ''کیا تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو، جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی]۔

۵: ﴿وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ﴾ ❹

[اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب۔ علیہ السلام۔ کو (بھیجا) انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تمہارے لیے ان کے سوا کوئی

---

❶ سورة الأعراف/جزء من الآية ٦٥.

❷ سورة الأعراف/جزء من الآية ٧٣.

❸ سورة الأعراف/جزء من الآية ٨٠.

❹ سورة الأعراف/جزء من الآية ٨٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود نہیں]

۶: فرشتوں نے مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلے ہی ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت ﴿وَ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ﴾ [1] [کہ (وہ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوں گے]، سنادی۔

دعوتِ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق تورات کا بیان:

اس بارے میں درج ذیل دو حوالے ملاحظہ فرمائیے:

۱: کتاب خروج باب سوم میں ہے:

''موسیٰ۔ علیہ السلام۔ نے ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے نکلتے دیکھے اور دیکھا، کہ وہ بوٹا جل نہیں جاتا۔ وہ یہ دیکھنے کو آگے بڑھے، تب خدا نے بوٹے کے اندر سے پکارا:

''میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر ہیں، یقیناً دیکھی، جو خراج کے محصلوں سے ہے، سنی اور میں ان کے دکھوں کو جانتا ہوں۔

اور میں نازل ہوا ہوں، کہ انہیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اس زمین سے نکال کر اچھی زمین میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے، کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں اور فرضیوں اور حویوں اور یبوسیوں کی جگہ میں لاؤں۔

اب دیکھ، بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک آئی اور میں نے وہ ظلم، جو مصری ان پر کرتے ہیں، دیکھا ہے۔ بس اب تو جا، میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا

---

[1] سورة آل عمران/جزء من الآية ٤٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں، مصر سے نکال۔‘‘ ❶

مذکورہ بالا فقرات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت کے مقصد و مدعا کو بخوبی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا عمل بھی اسی کی تائید کرتا ہے، کہ انہوں نے بنی اسرائیل کی رہائی اور ان کو وعدہ کی زمین کی جانب لے جانے کے سوا دیگر اقوام عالم سے کچھ سروکار نہیں رکھا۔ ❷

۲: کتاب استثناء (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں اور آخری کتاب) میں ہے،

’’موسیٰ۔ علیہ السلام۔ نے ہم کو ایک شریعت [کی وصیت] فرمائی، جو کہ یعقوب۔ علیہ السلام۔ کی جماعت کی میراث ہو۔‘‘ ❸

اس حوالہ نے شریعت تورات کا خاص اسرائیلیوں کے لیے ہی ہونا ظاہر کر دیا، اگر یہ فقرہ نہ ہوتا، تو ممکن تھا، کہ کوئی مدعی کہہ سکتا، کہ شریعت تورات سب دنیا کے لیے ہے۔ ❹

بدھ مت کا دائرہ دعوت:

بدھ مذہب کی صدہا سالہ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے، کہ انہوں نے اپنے زمانہ عروج میں ہندو جاتی کے علاوہ کسی دوسری قوم کو اپنے دین کی دعوت نہیں دی اور کسی غیر مذہب اسرائیلی، بابلی، مصری، حجازی، مغربلی وغیرہ کے ماننے والے کو اپنے دین میں داخل نہیں کیا۔ تاریخ کی یہ زبردست شہادت بدھ ازم کو محدود رقبہ اور محدود قوم کے لیے خاص بتا رہی ہے۔ ❺

❶ کتاب مقدس، خروج، باب ۳، فقرات ۷۔۱۰، ص ۵۶.

❷ ملاحظہ ہو: رحمة للعالمین ﷺ ۹۱/۳.

❸ باب ۳۲، درس ٤ منقول از رحمة للعالمین ﷺ ۹۱/۳.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۹۱/۳.

❺ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۹۲/۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو مذہب کا دائرہ دعوت:

ویدمت کا زمانہ عروج مہا بھارت کی جنگ سے پیشتر کا ہے۔ وید، چھ شاستر اور منوسمرتی خاموش ہیں، کہ ویدمت کو کبھی تبلیغی مذہب بنایا گیا ہو، یا غیر اقوام میں اس کی تبلیغ کی گئی ہو۔

ہندوؤں کی معتبر کتاب سمرتی میں تمام آبادی کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور تحصیل علم وفضل اور قرأت وید کا کام صرف برہمنوں کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ یہ تقسیم اور پابندی بتلا رہی ہے، کہ سمرتی کے ماننے والوں نے ویدمت کو کبھی تبلیغی مت قرار نہیں دیا تھا۔ [1]

دعوت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق انجیل کا بیان:

انجیل میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف اسرائیلی نبی تھے اور دوسروں قوموں کو تبلیغ کرنا ان کے مشن میں شامل نہ تھا۔ [2] اس سلسلے میں درج ذیل تین دلائل ملاحظہ فرمائیے:

۱: انہوں نے کہا:

''میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' [3]

۲: غیر اسرائیلیوں کے لیے نبی نہ ہونا تو دور کی بات ہے، وہ خود اس بات پر بھی آمادہ نہ تھے، کہ اپنے شفاء ہی کے معجزات سے غیر اسرائیلیوں کو فائدہ پہنچائیں۔ اس لیے جب کنعانی عورت نے شکایت کی، کہ ایک ''بدروح'' میری بیٹی کو ستاتی ہے، تو

---

[1] ملاحظہ ہو: رحمۃ للعالمین ﷺ ۹۳/۳.

[2] ملاحظہ ہو: عیسائیت: تجزیہ و مطالعہ از پروفیسر ساجد میر ص ۴۳۰.

[3] کتاب مقدس، متی، باب ۱۵، آیت ۲۴، ص ۱۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے مذکورہ بالا جواب دینے کے علاوہ یہ بھی کہا:

''لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔'' ❶

حضرت مسیح علیہ السلام نے صاف لفظوں میں فرما دیا، کہ وہ بنی اسرائیل کے سوا اور کسی قوم کے پاس نہیں بھیجے گئے۔ انہوں نے واضح انداز میں بنی اسرائیل کو فرزند اور دیگر اقوام کو کتوں سے تشبیہ دی اور اس دلیل سے دیگر اقوام کا اپنی برکات سے محروم ہونا اور محروم کرنا واضح کر دیا۔ ❷

۳: بارہ شاگرد منتخب کر کے انہیں تبلیغ کے لیے روانہ کرتے وقت انہیں درج ذیل الفاظ میں ہدایت کی:

''غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں ❸ کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا، بلکہ اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔'' ❹

اس سے ظاہر ہے، کہ غیر اسرائیلی اقوام میں تبلیغ کی قطعی طور پر ممانعت فرمائی گئی اور یہ حوالہ اس حقیقت کے ثابت کرنے کے لیے بہت کافی ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت اور ان کے بارہ شاگردوں کا دائرہ تبلیغ صرف اسرائیلیوں تک محدود تھا۔ ❺

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

مسیحی مبلغین مسیحیت کو عالم گیر مذہب ثابت کرنے کی خاطر درج ذیل

---

❶ کتاب مقدس، متی، باب ۱۵، آیت ۲۶، ص ۱۹۔

❷ ملاحظہ ہو: رحمۃ للعالمین ﷺ ۹۲/۳۔

❸ سامری (Samaritans) ان غیر یہودی لوگوں کی اولاد تھے، جنہیں آٹھویں صدی قبل مسیح میں اسوریوں نے یہود پر فتح پانے کے بعد فلسطین میں آباد کیا تھا۔

(Concise Oxford Dictionary of Church P.457).

منقول از ''عیسائیت: تجزیہ و مطالعہ'' ص ۴۳۰، حوالہ ۱۶۸۔

❹ کتاب مقدس، باب ۱۰، آیات ۵-۶، ص ۱۳۔

❺ ملاحظہ ہو: رحمۃ للعالمین ﷺ ۹۲/۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو حوالوں کا سہارا لیتے ہیں۔

۱: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مرکر جی اٹھنے کے بعد شاگردوں سے کہا):

''تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور ان کو باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔'' ❶

۲: اور اس نے ان سے کہا، کہ:

''تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔'' ❷

ان دو حوالوں کی حیثیت:

۱: یہ دونوں حوالے مذکورہ بالا سابقہ تینوں احکام کے متضاد ہیں۔

۲: یہ دونوں حوالے جعلی اور تحریف شدہ ہیں۔ پہلے حوالے کے بارے میں برطانوی انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

"That the Trinitarian baptismal formula does not go back to Jesus himself, is evident and recognized by all independent critics." ❸

''یہ بات واضح اور تمام غیر جانب دار نقادوں کے ہاں مسلمہ ہے، کہ تثلیث کے بپتسمہ والے فارمولا (کی سند) یسوع۔ علیہ السلام۔ تک نہیں پہنچتی۔''

دوسرا حوالہ مرقس کی انجیل کی ان بائیس آخری آیات میں سے ہے، جن کے

---

❶ کتاب مقدّس، متی، باب ۲۸، آیت ۱۹، ص ۳٤.

❷ المرجع السابق، مرقس، باب ١٦، آیت ١٥، ص ٥١.

❸ Encyclo Brit.(14th Edition, 1929) 13/23 منقول از: عیسائیت ص ۱۶۸، حوالہ ۱۸۲. نیز ملاحظہ ہو:

1. A.S. Peake, Commentary On the Bible, London, 1919, P.723.
2. Hasting's Dictionary of the Bible, P.1015.

منقول از: عیسائیت تجزیہ و مطالعہ ص ۱۶۸، حوالہ ۱۶۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے میں آر۔ایس۔ وی کے مولفین اور دیگر مسیحی فاضلین کی تحقیق یہ ہے، کہ یہ آیات تحریف شدہ اور بعد میں شامل کی گئی ہیں۔ ❶

آبائے کلیسا جیروم (Jerome) یوسبیس (Eusbins) وغیرہ کے زیر استعمال قدیم نسخوں میں یہ آیات موجود نہ تھیں۔ ❷

قاضی محمد سلیمان منصور پوری یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے صدیوں پر محیط طرزِ عمل کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شریعت موسوی کا امام کبھی کسی غیر اسرائیلی کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ روما کے کلیسا نے پطرس کا جانشین کبھی کسی غیر یورپین کو تسلیم نہیں کیا اور ایشیائی نسل کا کوئی شخص کبھی پوپ نہیں بنایا گیا۔

ہندو قوم میں کبھی کوئی یہودی یا عیسائی یا مغربی نسل کا شخص رشی یا مہارشی، بلکہ کسی مندر کا پجاری نہیں بنایا گیا۔

یہ عملی تجربے ثابت کر رہے ہیں، کہ ان مذاہب کے بیشتر بزرگوں نے حقیقتاً اپنے اپنے مذاہب کو محدود رقبہ اور محدود قوم کے لیے خاص سمجھا ہوا تھا۔ ❸

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان کی بعثت سے لے کر روزِ قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا، جب کہ آپ ﷺ

---

❶ ملاحظہ ہو:

1. R.A. Cole: Tyndale's Commentary on Mark, P.257.
2. Hasting's Dictionary of the Bible P.142.
3. Dummelow's Commentary P.723-733.

منقول از: عیسائیت تجزیہ و مطالعہ ص ۲۶۷، حوالہ ۲۴۹۔

❷ ملاحظہ ہو: Bratton's History of the Bible. P.134. منقول از: عیسائیت تجزیہ و مطالعہ ص ۲۶۷، حوالہ ۲۴۹۔

❸ ملاحظہ ہو: رحمۃ للعالمین ﷺ ۹۳/۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے تشریف لانے والے ہر نبی کی بعثت صرف اپنی قوم کے لیے ہوتی تھی۔

(۳)
قرآن کریم کا سب جہانوں کے لیے نصیحت ہونا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس کو تمام جہانوں کے لیے نصیحت بنایا اور اس کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ کو حکم دیا، کہ وہ اس کے ساتھ ان سب کو ڈرائیں۔ اس بارے میں چند ایک دلائل درج ذیل ہیں:

ا: ارشادِ ربانی:

﴿وَ مَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ❶

[اور آپ ان سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتے، یہ تو سب جہانوں کے لیے ایک نصیحت کے سوا کچھ نہیں]۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، کہ قرآن کریم سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے، اور وہ صرف عربوں ہی کے لیے نہیں۔ قاضی ابوسعود اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "(اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ) [نہیں ہے وہ مگر نصیحت] یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت ہے (لِّلْعٰلَمِيْنَ) یعنی سب [جہانوں کے لیے]، کیونکہ وہ ان [تمام] کے لیے ہے۔" ❷

ب: ارشادِ ربانی:

﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ❸

[یہ تو سب جہانوں کے لیے ایک نصیحت کے سوا کچھ نہیں]۔

حافظ ابن کثیر نے اس کی تفسیر میں تحریر کیا ہے: "یعنی قرآن کریم انسانوں اور جنوں میں سے سب مکلّفین کے لیے نصیحت ہے۔ یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما نے [آیت

---

❶ سورة يوسف ـ عليه السلام ـ / الآية ١٠٤.

❷ تفسير أبي السعود ٣٠٩/٤؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي ٤٩٧/١.

❸ سورة ص / الآية ٨٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریفہ کی تفسیر میں] بیان کی ہے۔'' ❶

ج: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَ مَنْ حَوْلَهَا﴾ ❷

[اور یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اس کو نازل کیا، بڑی برکت والی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے، جو اس سے پہلے ہے اور تاکہ آپ بستیوں کے مرکز اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو ڈرائیں]

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، کہ انہوں نے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی بابرکت کتاب نازل فرمائی ہے، تاکہ آپ اس کے ساتھ مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و پیش کے لوگوں کو ڈرائیں۔ (وَ مَنْ حَوْلَهَا) [اور اس کے گرد و پیش] کی تفسیر کے متعلق اقوال میں سے چھ درج ذیل ہیں:

ا: مشرق اور مغرب کی جانب تمام بستیاں ❸

ب: مکمل روئے زمین ❹

ج: مشرق اور مغرب کی طرف [بسنے والے تمام لوگ] ❺

د: تمام کنارے ❻

---

❶ تفسیر ابن کثیر ٤/٤٧؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري ٢٣/١٢٠۔١٢١ (ط: دارالمعرفة)؛ وتفسیر القرطبي ١٥/١٢٣.

❷ سورة الأنعام / جزء من الآیة ٩٢.

❸ ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري ١١/٥٣١. امام طبری نے یہ تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١١/٥٣١. یہ تفسیر بھی انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

❺ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١١/٥٣١.

❻ ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ٧/٣٨؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمي ٦/٦٢٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہ: عرب کے قبیلے، انسانوں کے تمام گروہ، عرب وعجم ❶

و: مشرق ومغرب میں تمام شہروں اور دیہاتوں والے ❷

د: ارشادِ ربانی:

﴿قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْ بَلَغَ﴾ ❸

[کہہ دیجیے کون سی چیز گواہی میں سب سے بڑی ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ تعالیٰ، میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور جس تک یہ پہنچے]۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا ہے، کہ وہ مشرکوں کو بتلا دیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے، تاکہ وہ انہیں اور باقی لوگوں میں سے جن تک پیغام پہنچ سکے، ان سب کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا دیں۔

(وَ مَنْ بَلَغَ) کی تفسیر میں ذکر کردہ اقوال میں سے تین درج ذیل ہیں:

ا: تمہارے علاوہ دیگران تمام لوگوں کو ڈرادوں، جن تک پیغام پہنچ سکے۔

ب: ان سب لوگوں کو ڈرادوں، جن تک قرآن [کی آواز] پہنچ سکے۔

ج: یہ ضمیر مخاطبین پر عطف ہے، اور مراد یہ ہے، کہ

اے اہل مکہ تمہیں اور تمہارے علاوہ جو سیاہ اور سرخ لوگ ہیں، جن تک پیغام پہنچ

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ۲/۱۷۵.

❷ تفسیر أبي السعود ۳/۱٦۳؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر البیضاوي ۱/۳۱۱.

❸ سورۃ الأنعام / جزء من الآیة ۱۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے، ڈرادوں، یا جن وانس [سب] کوڈرادوں
یا اے موجود لوگو! تمہیں ڈرادوں اور قیامت کے دن تک آنے والے سب لوگوں کوڈرادوں۔

اور یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ احکام قرآن ان لوگوں کے لیے ہیں، جو اس کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے اور ان کے لیے بھی ہیں، جو قیامت تک آئیں گے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان:

مولانا ابوالکلام آزاد نے آنحضرت ﷺ کی عالم گیر رسالت کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے ایک بہت خوب صورت بات تحریر کی ہے، وہ لکھتے ہیں:

''اس معاملے پر غور کا ایک اور پہلو بھی ہے:

۱: دین حق میں خدا [رب العالمین] ہے، یعنی تمام جہانوں یا کائنات کا پروردگار، اس کا دائرہ ربوبیت پوری کائنات کو اپنے دامنِ رحمت میں سمیٹے ہوئے ہے، جس کی لامتناہی وسعتوں اور پہنائی کا سرسری اندازہ بھی پیش کرنے سے ہمارا علم حساب واعداد یک قلم درماندہ ہوتا ہے اور حال ہی میں خلائی سفروں میں جو کچھ سامنے آیا ہے، اس کی روشنی میں تو کچھ زبان پر لانا ہی ممکن نہیں۔

۲: دین حق کا رسول پاک ﷺ [رحمة للعالمین] ہے یعنی جہانوں یا پوری کائنات کے لیے سراسر رحمت کی بشارت۔

۳: دین حق کی کتاب یعنی قرآن مجید [ذکر للعالمین] ہے یعنی جہانوں کے لیے وعظ ونصیحت کا سرچشمہ۔

۴: دین حق کا مرکز مشہور یعنی کعبہ [مبارکا وهدى للعالمين] یعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے لیے برکت و ہدایت کا سرمایہ۔
غرض اس دین کا کوئی بھی بنیادی پہلو ایسا نہیں، جو کسی ایک خطے یا حلقے یا گروہ انسانیت تک محدود ہو۔ ہر پہلو کی حیثیت عالمی و آفاقی ہے اور یہ عالمیت و آفاقیت اصل پیغام کے عالم گیر اور آفاق گیر ہونے کی روشن ترین دلیل ہے۔'' ❶

(۴)
قرآن کریم کا سب لوگوں کو مخاطب کرنا

قرآن کریم کے سب جہانوں کے لیے نصیحت ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں سب لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ا: ارشاد ربانی:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ❷

[اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ]۔

ب: ارشاد ربانی:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ ❸

---

❶ رسول رحمت ﷺ صفحات ۳۸۵-۳۸۶۔
❷ سورة البقرة / الآية ۲۱.
❸ سورة البقرة / الآية ۱٦۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اے لوگو! زمین میں جو چیزیں ہیں، ان میں سے حلال پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے]۔

ج: ارشاد ربانی:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ﴾ ❶

[اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا]۔

د: ارشاد ربانی:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ ٱلرَّسُولُ بِٱلْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَـَٔامِنُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا۟ فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ ❷

[اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس (یہ) رسول تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آ پہنچے ہیں، پس تم ایمان لے آؤ، تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم کفر کرو گے، تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے خوب جاننے والے کمال حکمت والے ہیں]۔

ہ: ارشاد ربانی:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ﴾ ❸

[اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے]۔

---

❶ سورة النساء / جزء من الآية الاولى

❷ سورة النساء / الآية ١٧٠.

❸ سورة الحج / الآية الأولى

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و: ارشادِ ربانی:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ ❶

[کہہ دیجیے: اے لوگو! میں تو بس تمہارے لیے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں]۔

ز: ارشادِ ربانی:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ ❷

[اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد [آدم علیہ السلام] اور ایک عورت [حواء علیہا السلام] سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا (یعنی ان میں بانٹ دیا)، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے عزت والا وہ ہے، جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے خوب خبر رکھنے والے ہیں]۔

(۵)

قرآن کریم کا اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دینا

قرآن کریم کی متعدد آیات شریفہ میں یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام دی گئی ہے، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ. وَاٰمِنُوْا بِمَآ

---

❶ سورة الحج / الآية ٤٩.

❷ سورة الحجرات / الآية ١٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ﴾ ❶

[اے بنی اسرائیل! میری نعمت یاد کرو، جو میں نے تم پر کی اور میرا عہد پورا کرو، میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرو اور اس پر ایمان لاؤ، جو میں نے نازل کیا ہے، (اور وہ) اس کی تصدیق کرنے والا ہے، جو تمہارے پاس ہے اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لو اور صرف مجھ ہی سے پس ڈرو]

اللہ کریم نے یہودیوں کو قرآن پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور اس بات سے روکا ہے، کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے کفر کرنے والے بنیں۔ امام ابوعالیہ (وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"يَا مَعْشَرَ أَهْلِ الْكِتَابِ! آمِنُوْا بِمَا أَنْزَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ." ❷

"اے اہل کتاب کی جماعت! میں نے محمد ﷺ پر جو نازل کیا ہے، اس پر ایمان لاؤ (اور وہ) اس کی تصدیق کرنے والا ہے، جو تمہارے پاس ہے۔"

امام طبری لکھتے ہیں:

"(اللہ تعالیٰ نے) انہیں قرآن (کریم) کی تصدیق کا حکم دیا اور اس بات سے آگاہ فرمایا، کہ ان کی جانب سے قرآن کی تصدیق کرنے میں تورات کی تصدیق ہے، کیونکہ قرآن میں جو محمد ﷺ کی نبوت کے اقرار، ان کی تصدیق اور اتباع کا حکم ہے، وہی حکم تورات و انجیل میں

---

❶ سورۃ البقرۃ / الآیتان ۴۰۔۴۱۔

❷ منقول از: تفسیر طبری ۱/۵۶۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بھی) ہے۔"❶

علامہ شوکانی (وَلَا تَكُونُوٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یعنی محمد ﷺ کے ساتھ کفر کرنے والوں میں سے پہلے نہ ہو جاؤ۔"❷

ب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ﴾❸

[آپ اہل کتاب اور (عرب کے) ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجیے: کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ پس اگر وہ مسلمان ہو جائیں، تو انہوں نے ہدایت پالی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا، تو آپ کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کو خوب دیکھنے والے ہیں]۔

علامہ شوکانی آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قوله: (ءَأَسْلَمْتُمْ): اِسْتِفْهَامٌ تَقْرِيرِيٌّ يَتَضَمَّنُ الْأَمْرَ: أي أَسْلِمُوْا، كَذَا قَالَهُ ابْنُ جَرِيرٍ وَغَيْرُهُ"❹

"ابن جریر (الطبری) اور دیگر مفسرین نے بیان کیا ہے، کہ ارشاد (ربانی) [کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟] استفہام تقریری ہے، جس میں حکم ہے، یعنی تم مسلمان ہو جاؤ۔"

حافظ ابن کثیر اس آیت شریفہ کے متعلق لکھتے ہیں:

---

❶ تفسير الطبري ١/٥٦١.

❷ فتح القدير ١/١٢٠.

❸ سورة آل عمران / جزء من الآية ٢٠.

❹ فتح القدير ١/٤٩٢؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ٦/٢٨١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَمْثَالُهَا مِنْ أَصْرَحِ الدَّلَالَاتِ عَلٰى عُمُوْمِ بِعْثَتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ إِلٰى جَمِيْعِ الْخَلْقِ كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ مِنْ دِيْنِهِ ضَرُوْرَةً، وَكَمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِيْ غَيْرِ مَا آيَةٍ وَحَدِيْثٍ"[1]

"یہ اور اسی قسم کی (دیگر) آیات آنحضرت ﷺ کی تمام مخلوق کی طرف عمومی بعثت کے واضح ترین دلائل میں سے ہیں، جو کہ بلاشک وشبہ دین میں معروف بات ہے اور کتاب وسنت کی متعدد آیات واحادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔"

ج: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[2]

[اگر اہل کتاب ایمان لے آتے، تو ان کے لیے بہتر تھا۔ ان میں سے (کچھ) ایمان والے ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں]۔

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

"﴿وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ [اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے] یعنی اس چیز پر جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ﴿لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ [تو ان کے لیے بہتر تھا۔ ان میں سے (کچھ) ایمان والے ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں] یعنی اللہ تعالیٰ اور اس [چیز] کے ساتھ، جو تمہاری طرف نازل کی گئی اور اس کے ساتھ جو ان کی طرف نازل کی گئی ایمان لانے والے تھوڑے ہیں اور ان کی اکثریت گمراہی، کفر، فسق اور

---

[1] تفسیر ابن کثیر ۱/۳۸۰؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمي ٤/۷۰.

[2] سورة آل عمران / جزء من الآية ۱۱۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی پر ہے۔'' ❶

د: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ ❷

[اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے، جو تمہارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا دیں، پھر ہم انہیں پیٹھوں کی طرف پھیر دیں یا ہم ان پر لعنت کریں، جس طرح ہفتہ کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہمیشہ ہو کر رہتا ہے]۔

ہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ ❸

[اے اہل کتاب! ایک مدت تک سلسلہ انبیاء کے انقطاع کے بعد ہمارے رسول تمہارے پاس آ گئے ہیں، جو تمہارے لیے (ہمارے احکام) کھول کر بیان کرتے ہیں، تا کہ تم یہ نہ کہو، کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوش خبری دینے

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۱/۴۲۶. نیز ملاحظہ ہو: فتح القدير ۱/۵۶۰؛ وتفسير القاسمي ۴/۱۹۳.

❷ سورة النساء / الآية ۴۷.

❸ سورة المائدة / الآية ۱۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا آیا اور نہ ڈرانے والا۔ پس یقیناً تمہارے پاس ایک خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا آ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں]۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو دعوتِ اسلام (1) دیتے ہوئے واضح فرما رہے ہیں، کہ رسول کریم ﷺ کی بعثت اور ان کے احکام الٰہیہ کو صاف صاف بیان کر دینے کے بعد مسلمان نہ ہونے کے لیے ان کا کوئی عذر باقی نہیں رہا، لہٰذا اب ان پر لازم ہے، کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ (2)

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ قرآن کریم کی متعدد آیات شریفہ میں اہل کتاب کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی پُر زور دعوت دی گئی ہے۔

(٦)

آنحضرت ﷺ کا خاتم النّبیین ہونا

اس بارے میں متعدد دلائل میں سے نو ذیل میں توفیق الٰہی سے پیش کیے جا رہے ہیں:

ا: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (3)

[محمد۔ ﷺ۔ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور (سلسلہ) انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والے ہیں۔]

---

(1) ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص ٢٢١.

(2) ملاحظہ ہو: ترجمان القرآن مولانا ابو الکلام آزاد ١/٤١٤.

(3) سورة الأحزاب / الآية ٤٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت شریفہ کی تفسیر میں علامہ قرطبی لکھتے ہیں: "(وَخَاتَم) صرف عاصم نے [تا] کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے اور اس سے مراد یہ ہے، کہ ان [یعنی انبیاء علیہم السلام] کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ختم ہوا، آپ ﷺ ان کے لیے مہر کی مانند ہیں، جمہور نے [تا] کی زیر کے ساتھ پڑھا ہے اور معنی یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے سلسلے کو ختم کیا ہے، یعنی آپ ﷺ ان کے آخر میں تشریف لائے ہیں۔"❶

علامہ ابن عطیہ اندلسی تحریر کرتے ہیں: "متقدمین اور متأخرین علماء کی ایک جماعت نے ان الفاظ کو عموم تام کے معنوں میں لیا ہے، جو کہ قطعی طور پر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں۔"❷

آنحضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ قاسمی قلم بند کرتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے ساتھ سلسلہ نبوت کو ختم کیا گیا، کیونکہ آپ ﷺ کو ایسی شریعت عطا کی گئی، جو ہر زمانے اور ہر جگہ کے لوگوں کی مصلحتوں کو پورا کرتی ہے، کیونکہ قرآن کریم نے کسی بھی بنیادی مصلحت کو اجاگر کیے بغیر اور کسی بھی بنیادی فضیلت کی بات کو اس کا احیاء کیے بغیر نہ چھوڑا۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے لے کر قیامت تک آنے والے ہر مدعی نبوت کی ناکامی اس بات کی صداقت کا ثبوت ہے۔❸

ب: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى

---

❶ تفسير القرطبي ١٤/١٩٦؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير البيضاوي ٢/٢٤٧؛ وتفسير القاسمي ١٣/٢٦٦.

❷ المحرَّر الوجيز ١٣/٨٠.

❸ ملاحظہ ہو: تفسير القاسمي ١٣/٣٦٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ."

[''میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں، میں [الماحی] ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ کفر کو مٹاتے ہیں، میں [الحاشر] ہوں، کہ لوگ میرے پیچھے اٹھائے جائیں گے اور میں [العاقب] ہوں۔'' ❶

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''اور [العاقب] وہ ہیں، کہ ان کے بعد نبی نہیں۔'' ❷

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے، کہ آپ ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں ایک اسم گرامی [العاقب] ہے، اور العاقب سے مراد...... جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے...... وہ ہیں، کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

ج: امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ." ❸

[''مجھے انبیاء پر چھ (چیزوں) کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے: مجھے جامع کلمات ❹ دیے گئے، رعب کے ساتھ میری نصرت کی گئی، میرے لیے

---

❶ متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ......، رقم الحدیث ۳۵۳۲، ۶/۵۵۴؛ وصحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، رقم الحدیث ۱۲۴۔(۲۳۵۴)، ۴/۱۸۲۸. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

❷ صحیح مسلم ۴/۱۸۲۸.

❸ المرجع السابق، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، رقم الحدیث ۵۔(۵۲۳)، ۱/۳۷۱.

❹ اس سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا کلام عطا فرمایا ہے، کہ اس کے تھوڑے الفاظ میں بہت زیادہ معانی موجود ہوتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووی ۵/ ۵).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال غنیمت کو حلال کیا گیا، میرے لیے زمین کو پاک اور مسجد بنایا گیا، مجھے تمام مخلوق کے لیے مبعوث کیا گیا اور میرے ساتھ نبیوں کو ختم کیا گیا۔“]

د: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءَ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فِي زَاوِيَةٍ. فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ: ”هَلَّا وُضِعَتِ اللَّبِنَةُ؟“ قَالَ: ”فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.“ ❶

[”بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس کو (خوب) اچھا اور آراستہ پیراستہ کیا ہو، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ (چھوٹ گئی ہو)۔ اب لوگ اس کو (چاروں طرف سے) گھوم کر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، (لیکن یہ بھی) کہتے ہیں: ”یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پس میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں۔“]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث شریف میں انبیاء علیہم السلام اور جس چیز کے ساتھ انہیں مبعوث کیا گیا ہے، کو ایک گھر سے تشبیہ دی ہے، جس کی بنیادیں رکھی جا چکی ہیں، اور جس کی عمارت کو بلند کیا جا چکا ہے، البتہ اس میں ایک ایسی چیز چھوڑی گئی ہے، جس پر اس عمارت کی درستگی کا دارومدار ہے اور وہ چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس حدیث کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب المناقب، رقم الحديث ٣٥٣٥، ٥٥٨/٦؛ وصحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم الحديث ٢٢ـ(٢٢٨٦)، ١٧٩١/٤. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النّبیین ہیں۔

امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ ﷺ] ❶

[خاتم النّبیین ﷺ کے متعلق باب]

امام نووی نے یہ عنوان لکھا ہے:

[بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ] ❷

[آنحضرت ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کے ذکر کے متعلق باب]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں ہے:

"فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ." ❸

["پس میں ہی اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور انبیاء (کے سلسلہ) کو ختم کردیا"]

حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رقم طراز ہیں: [اس] حدیث میں بات سمجھانے کی غرض سے مثالیں بیان کرنا، دیگر سب انبیاء علیہم السلام پر آنحضرت ﷺ کی فضیلت، اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے ساتھ رسولوں کا سلسلہ ختم کرنے اور آپ ﷺ کے ساتھ شرائع دین کو مکمل کرنے کا بیان ہے۔ ❹

ھ: امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسْجِدِ." ❺

---

❶ صحيح البخاري، كتاب المناقب، ٦/٥٥٨.

❷ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، ٤/١٢٩.

❸ فتح الباري ٦/٥٥٩.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٥/٥٥٩.

❺ سنن النسائي، كتاب المساجد، فضل مسجد النبي ﷺ والصلاة فيه، ٢/٣٥. شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ١/١٥٠).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''پس یقیناً میں انبیاء میں سے آخری [نبی] ہوں اور بے شک وہ (یعنی مسجد نبوی) آخری مسجد ہے۔''❶]

و: امام احمد نے حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں [یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ] کو بعض غزوات میں اپنے پیچھے (مدینہ طیبہ میں) چھوڑا، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ رہے ہیں؟''

(تو) میں نے (اس موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"یَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضَی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي."❷

[اے علی! رضی اللہ عنہ کیا تم اس پر راضی نہیں، کہ میرے پیچھے تمہاری حیثیت وہی ہو، جو موسیٰ کے پیچھے ہارون علیہ السلام کی تھی؟❸ ہاں یقیناً میرے بعد نبوت نہیں۔'']

---

❶ یعنی تین عظمت والی مساجد میں سے یہ تیسری ہے یا حضرات انبیاء علیہم السلام کی تعمیر کردہ مساجد میں سے آخری تعمیر ہونے والی مسجد ہے یا (روز قیامت) یہ مسجد سب مساجد کے بعد ختم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ أعلم.
(ملاحظہ ہو: هامش السندي ۲/۳۵).

❷ المسند، جزء من رقم الحدیث ۱۶۰۸، ۳/۹۷. شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۳/۹۷). قریباً انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: رقم الحدیث ۱۴۶۳۸، ۲۳/۹). شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۲۳/۹).

❸ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد باقی ماندہ لوگوں میں حضرت ہارون علیہ السلام ان کے جانشین تھے، اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ کے لیے تشریف لے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں باقی ماندہ لوگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ز: حضرات ائمہ احمد، ترمذی اور حاکم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ.''[1]

''بے شک رسالت و نبوت (کا سلسلہ) یقیناً منقطع ہو چکا ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔''

ح: امام احمد نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ.''

''میرے بعد بشارتوں کے سوا کوئی نبوت نہیں۔''

انہوں نے بیان کیا: ''عرض کیا گیا:

''وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟''

''بشارتیں کیا ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ'' أَوْ قَالَ: ''اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.''[2]

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث ١٣٨٢٤، ٢١/٣٢٦؛ وجامع الترمذي، أبواب الرؤيا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، جزء من رقم الحديث ٢٣٧٤، ٦/٤٥٥؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب تعبير الرؤيا، ٤/٤٩١. امام ترمذی نے اس حدیث کو [صحیح]، امام حاکم نے [اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ شیخ ارناؤط اور ان کے رفقاء نے بھی مسند احمد کی سند کے بارے میں یہی قرار دیا ہے۔ شیخ البانی نے ترمذی کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٦/٤٥٦؛ والمستدرك ٤/٣٩١؛ والتلخيص ٤/٣٩١؛ وهامش المسند ٢١/٣٢٧؛ وصحيح سنن الترمذي ٢/٢٥٨).

[2] المسند، رقم الحديث ٢٣٧٩٥، ٣٩/٢١٣. شیخ ارناؤط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو قوی] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٣٩/٢١٣).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اچھا خواب'' یا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نیک خواب۔''

ط: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. وَسَتَكُوْنُ الْخُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ.....الحديث'' ❶

[''بنو اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کے کوئی نبی فوت ہوتے، تو (دوسرے) نبی ان کے جانشین بنتے اور بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ہاں) میرے خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے..... الحدیث'']

آنحضرت ﷺ کے فرمان: (لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ) کی شرح میں علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

اس بات پر اجماع ہے اور یہ بات اس امت کے دین میں معروف ہے۔ ❷

ی: امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ بیان کرتے ہیں: ''ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس الوداع کرنے والے شخص کی مانند تشریف لائے اور پھر فرمایا:

''أَنَا مُحَمَّدُ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ. ﷺ. قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ''وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ..... الحديث.'' ❸

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، رقم الحديث ٣٤٥٥، ٦/٤٩٥؛ وصحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، رقم الحديث ٤٤ـ (١٨٤٢)، ٣/١٤٧١ـ١٤٧٢.

❷ ملاحظہ ہو: المفهم ٤/٤٨.

❸ المسند، جزء من رقم الحديث ٦٦٠٦، ١٠/١٠٧. شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ١٠/١٠٧).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں محمد نبی امی ہوں'' ۔ ﷺ ۔ آنحضرت ﷺ نے یہ (الفاظ) تین مرتبہ فرمائے۔ ''اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے، اور آپ ﷺ کے بعد کوئی شخص بطور نبی و رسول مبعوث نہیں کیا جائے گا اور یہ بات دو چیزوں کا تقاضا کرتی ہے ایک یہ ہے، کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد دنیا میں موجود ہر شخص آپ پر ایمان لا کر آپ کی امت میں شامل ہو جائے اور دوسری بات یہ ہے، کہ آپ ﷺ پر ایمان لانے والا شخص اسی بات کی تاحد استطاعت دوسروں کو دعوت دے۔

(۷)

امت اسلامیہ کا ہدایتِ خلق کے لیے وجود میں آنا

دعوتِ اسلامیہ کے عالم گیر ہونے کے دلائل میں سے ایک یہ ہے، کہ امت مسلمہ کا وجود و ظہور ہی تمام لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے ہوا ہے۔ ذیل میں اس کے متعلق توفیق الٰہی سے دو دلائل پیش کیے جا رہے ہیں:

۱: ارشاد ربانی:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (1)

[(مسلمانو!) تم تمام امتوں میں ''بہتر امت'' ہو، جو لوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے لیے ظہور میں آئی ہے۔ تم نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ پر (سچا) ایمان رکھنے والے ہو]۔

(1) سورة آل عمران / جزء من الآية ١١٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی ابو سعود آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''کہ تمہیں لوگوں کے نفع اور مصلحت کے لیے نکالا گیا ہے۔''❶

مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

''ایمان وعمل وتقویٰ کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز و شاداب ہوں گی۔ وہ کسی خاص قوم ونسب یا مخصوص ملک واقلیم میں محصور نہ ہوگی، بلکہ اس کا دائرہ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا، گویا اس کا وجود ہی اس لیے ہوگا، کہ دوسروں کی خیر خواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لا کر کھڑا کردے۔ (أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) میں اسی طرف اشارہ ہے۔''❷

ب: ارشادِ ربانی:

﴿وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا﴾❸

[اور (مسلمانو! جس طرح یہ بات ہوئی، کہ بیت المقدس کی جگہ خانہ کعبہ قبلہ قرار پایا) اسی طرح یہ بات بھی ہوئی، کہ ہم نے تمہیں ''نیک ترین امت ہونے کا درجہ عطا فرمایا، تاکہ تمام انسانوں کے لیے (سچائی کی) گواہی دینے والے ہو اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول گواہی دینے والے ہوں]

شیخ قاسمی آیت شریفہ (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

❶ تفسیر أبي السعود ۲/ ۷۰.

❷ تفسیر عثمانی ۱/ ۲۱٦، ف ۱٦٤.

❸ سورۃ البقرۃ / جزء من الآیة ۱٤۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وَنَظِيرُ هٰذِهِ الآيَةِ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ أَيْ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ."[1]

["اس آیت کی مانند ارشاد (باری) تعالیٰ ہے (ترجمہ: اور اسی طرح تمھیں بہترین امت بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ) یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ۔"]

شیخ ابن عاشور اس آیت شریفہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اور (الناس) [لوگ] کا لفظ عام ہے اور اس سے مراد گزشتہ اور موجودہ سب امتوں کے لوگ ہیں اور آیت کریمہ میں مذکورہ شہادت دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔[2]

پھر تحریر کرتے ہیں:

"وَمِنْ مُكَمِّلَاتِ مَعْنَى الشَّهَادَةِ عَلَى النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وُجُوْبُ دَعْوَتِنَا الْأُمَمَ لِلْإِسْلَامِ، لِيَقُوْمَ ذٰلِكَ مَقَامَ دَعْوَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ إِيَّاهُمْ حَتّٰى تَتِمَّ الشَّهَادَةُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُمْ عَلَى الْمُعْرِضِيْنَ."[3]

["اور دنیا میں لوگوں پر گواہی دینے (کی ذمہ داری) کو پورا کرنے کے تقاضوں میں سے یہ ہے، کہ ہم دوسری امتوں کو لازماً اسلام کی دعوت دیں، تاکہ یہ (دعوت) رسول اللہ ﷺ کے انہیں دعوت دینے کے قائم مقام ہو جائے اور اس (امت) کے مومنوں کی اعراض کرنے والوں کے

---

[1] تفسير القاسمي ١٩٣/٤.
[2] ملاحظہ: تفسير التحرير والتنوير ٢٠/٢.
[3] المرجع السابق ٢١/٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف گواہی پوری ہو جائے۔‘‘]

مولانا ابوالکلام آزاد آیت کریمہ کی تفسیر میں رقم طراز ہے:

’’اس امت کو ’’نیک ترین امت‘‘ ہونے کا نصب العین عطا کیا گیا اور اقوام عالم کی تعلیم اس کے سپرد کی گئی۔‘‘ ❶

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ امت اسلامیہ کا وجود وظہور ہی اس لیے ہوا، کہ یہ دیگر تمام امتوں کو دعوت اسلام دے کر ان کی ہدایت وراہ نمائی کرے اور یہ بات بلاشبہ دعوتِ اسلامیہ کے عالمگیر ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(۸)

آنحضرت ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کی فرضیت

قرآن وسنت کی متعدد نصوص آنحضرت ﷺ کی نبوت اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱: ارشاد ربانی:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ. فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ ❷

[اور جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے پختہ عہد لیا، کہ میں کتاب وحکمت میں سے جو کچھ تمہیں دوں، پھر تمہارے پاس (ایسا) رسول آئے، جو اس

❶ ترجمان القرآن ۱/ ۲۵۷۔۲۵۸۔

❷ سورة آل عمران / الآيتان ۸۱ و ۸۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تصدیق کرنے والا ہو، جو تمہارے پاس ہے، تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ''کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری عہد قبول کیا'' انہوں نے کہا: ''ہم نے اقرار کیا'' (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: ''تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں، پس جس نے اس کے بعد اعراض کیا، تو وہی لوگ فاسق ہیں''۔]

امام طبری نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا آدَمَ فَمَنْ بَعْدَهُ إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِي مُحَمَّدٍ ﷺ: "لَئِنْ بُعِثَ، وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ."

وَيَأْمُرُهُ فَيَأْخُذُ الْعَهْدَ عَلَى قَوْمِهِ، فَقَالَ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَآ آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ....﴾ الآية [1]

[اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا، مگر اس سے محمد ﷺ کے بارے میں عہد لیا: ''اگر آنحضرت ﷺ اس کی زندگی میں مبعوث کیے گئے، تو وہ ضرور آپ ﷺ پر ایمان لائے گا اور ضرور آپ کی مدد کرے گا''۔]

اور انہوں [یعنی اللہ تعالیٰ] نے اس [نبی] کو یہ حکم بھی دیا، کہ وہ (اسی بات کا عہد) اپنی قوم سے بھی لے۔]

---

[1] تفسیر الطبري، رقم الأثر ۷۳۲۹، ٦/٥٥٥؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبي ٤/١٢٥؛ و تفسیر السعدي ص ١٢٤-١٢٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

[اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے اس بات کا پختہ عہد لیا، کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دوں.........] الآیۃ

ب: حدیث جابر رضی اللہ عنہ:

امام دارمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ۔"

''اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تورات کا نسخہ ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے، اور انہوں نے [اس کو] پڑھنا شروع کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ [یعنی اس کا رنگ] متغیر ہونے لگا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

"ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔"

''گم کرنے والی عورتیں تمہیں گم کرجائیں ❶! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت کو نہیں دیکھ رہے؟''

عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھا اور کہنے لگے:

"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ ﷺ۔ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا۔"

[میں اللہ تعالیٰ کے غصے اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں]

---

❶ یعنی تم مرجاؤ۔ یہ عرب کا محاورہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو [یعنی یہ سن کر] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسَى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ. وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ." ❶

[اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام آئیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو، تو تم یقیناً سیدھی راہ سے بھٹک گئے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت [کے زمانے] کو پاتے، تو وہ ضرور میری اتباع کرتے]۔

اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے اس حقیقت کو واضح طور پر بیان فرمایا، کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد روئے زمین پر موجود ہر شخص آپ پر ایمان لانے کا پابند ہے، اگرچہ وہ صاحب تورات اللہ تعالیٰ کے رسول موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ہی ہوں۔ حدیث کی شرح میں ملا علی قاری تحریر کرتے ہیں:

"(لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ) فَكَيْفَ مَعَ وُجُوْدِيْ وَعَدَمِ ظُهُوْرِ مُوْسَى عليه السلام تَتَّبِعُوْنَ كِتَابَهُ الْمَنْسُوْخَ، وَتَتْرُكُوْنَ الْأَخْذَ مِنِّيْ. (وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ) لِأَنَّ دِيْنَهُ صَارَ مَنْسُوْخًا فِيْ زَمَانِيْ، وَلِأَخْذِ الْمِيْثَاقِ مِنْهُ، وَمِنْ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ." ❷

---

❶ سنن الدارمي، باب ما يتقى من تفسير حديث النبي ﷺ، وقول غيره عند قوله ﷺ، رقم الحديث ٤٤١؛ ١/٩٥. ایک راوی مجالد بن سعید کے ضعف کے باوجود کثرت طرق کی بنا پر شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش مشكاة المصابيح ١/٦٣)؛ شیخ عبداللہ ہاشم یمانی لکھتے ہیں: "اس کو احمد نے [سندِ حسن] اور ابن حبان نے [صحیح سند] کے ساتھ روایت کیا ہے۔" (هامش سنن الدارمي ١/٩٥). ❷ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ١/٤٤٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[(یقیناً تم سیدھی راہ سے بھٹک جاتے) میرے موجود ہونے اور موسیٰ علیہ السلام کے نہ آنے کے باوجود تم ان کی منسوخ شدہ کتاب کی پیروی کیونکر کرتے ہو اور مجھ سے [شریعت] لینا چھوڑتے ہو (اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے، تو ضرور میری اتباع کرتے) کیونکہ میرے زمانے میں ان کا دین منسوخ ہوگیا ہے اور ان سے اور دیگر سب انبیاء علیہم السلام سے (میری اتباع کا) پختہ عہد لیا گیا ہے]

ج: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ❶

[اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین چاہے گا، تو اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا]۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح فرمایا ہے، کہ وہ کسی ایک سے بھی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول نہیں فرماتے۔ قاضی بیضاوی اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

''اسلام سے اعراض کر کے کسی اور دین کا چاہنے والا لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ فطرت سلیمہ کو باطل کر کے فائدہ سے محروم رہنے والا اور خسارہ میں پڑنے والا ہے۔'' ❷

---

❶ سورة آل عمران / الآية ۸۵.

❷ تفسير البيضاوي ۱/ ۱۶۸؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود ۲/ ۵۵؛ وروح المعاني ۳/ ۲۱۵؛ وتفسير التحرير والتنوير ۳/ ۳۰۲-۳۰۳؛ وأيسر التفاسير ۱/ ۲۸٤-۲۸۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ:

اس آیت کریمہ کے مطابق جب اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو صرف چاہنے پر عدم قبولیت اور خسارے میں پڑنا ہے، تو دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کو معاذ اللہ قبول کرنے پر انجام کس قدر سنگین اور بُرا ہوگا؟ اسی بارے میں قاضی ابوسعود لکھتے ہیں:

''صرف چاہنے کی بنا پر عدم قبولیت اور خسارے کا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ اسلام کے سوا کسی اور دین کا اختیار کرنا اور اس پر مطمئن ہونا بہت ہی سنگین اور برا ہے۔''[1]

د: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِيْ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوْتُ، وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ."[2]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت میں سے کوئی یہودی اور نصرانی میرے بارے میں نہیں سنتا، پھر وہ اس [دین] پر ایمان لائے بغیر مر جائے، جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا، مگر وہ دوزخ والوں میں سے ہوگا۔''

اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر بیان فرمایا، کہ آپ کی

---

[1] تفسیر أبي السعود ۲/۵۵.

[2] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم الحدیث ۲۴۰۔ (۱۵۳)، ۱/۱۳۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت کے بعد آپ ﷺ کے دائرہ اطاعت سے باہر رہنے والا جہنمی ہے۔ امام نووی شرح حدیث میں تحریر کرتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی: (لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ) [میرے بارے میں اس امت میں سے کوئی نہیں سنتا] یعنی جو لوگ میرے زمانے میں موجود ہیں اور اس کے بعد جو روز قیامت تک آئیں گے، ان سب پر میرے دائرہ اطاعت میں داخل ہونا واجب ہے۔'' ❶

امام ابن مندہ نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[ذِكْرُ وُجُوْبِ الْإِيْمَانِ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَالْإِقْرَارِ بِمَا أُرْسِلَ بِهِ وَجَاءَ بِهِ عن الله عزوجل] ❷

[تورات و انجیل والوں میں سے نبی ﷺ کے متعلق سننے والے ہر ایک شخص پر آپ ﷺ پر ایمان لانے، اور آپ ﷺ جس چیز کے ساتھ مبعوث کئے گئے اور جو کچھ اللہ عزوجل سے لے کر تشریف لائے، اس پر ایمان لانے کی فرضیت کا ذکر]۔

حدیث شریف میں یہود و نصاریٰ کے ذکر کرنے سے کوئی یہ خیال نہ کرے، کہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا صرف انہی پر فرض ہے اور دوسرے لوگوں پر نہیں۔ اس بارے میں امام نووی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے یہود و نصاریٰ کا ذکر کرنے میں دوسروں کے لیے تنبیہ ہے، کیونکہ وہ دونوں اہل کتاب ہیں اور جب اہل کتاب ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ان پر فرض ہے، تو ان کے علاوہ دیگر لوگوں پر بطریق اولیٰ

---

❶ كتاب الإيمان ٢/٨٠٥.
❷ شرح النووي ٢/١٨٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ❶

امام نووی نے اس حدیث شریف پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ وُجُوْبِ الْإِيْمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ إِلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ وَنَسْخِ الْمِلَلِ جُمْلَةً] ❷

[ہمارے نبی محمد ﷺ کے تمام لوگوں کی طرف رسول ہونے پر ایمان لانے کی فرضیت اور دیگر [تمام] ملتوں کے منسوخ ہونے کے متعلق باب]

گفتگو کا ماحاصل یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا، آپ ﷺ پر ایسی کتاب نازل فرمائی، جو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے اور تمام لوگوں کے لیے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا اور اسلام میں داخل ہونا فرض قرار دیا ہے۔

اسی بنا پر مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے، کہ وہ روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کو دین اسلام کو قبول کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی تلقین وترغیب کرتے رہیں۔

(۹)

روئے زمین پر انتشار اسلام کی بشارات نبویہ

اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے دلائل میں سے ایک بات یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے دنیا میں اسلام کے پھیلنے کی متعدد احادیث شریفہ میں پیش گوئی فرمائی۔

ذیل میں انہی احادیث میں سے چھ ملاحظہ فرمائیے:

---

❶ ملاحظہ ہو: شرح النووي ۲/ ۱۸۸۔

❷ صحیح مسلم ۱/ ۱۳٤۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا: حیرہ میں اسلام پہنچنے کی نوید:

امام احمد نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى تَخْرُجَ الظَّعِيْنَةُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فِيْ غَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ." ❶

''پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ضرور پورا فرمائیں گے، یہاں تک کہ ہودج سوار عورت کسی کی پناہ لئے بغیر حیرہ ❷ سے روانہ ہوکر بیت (اللہ) کا طواف کرے گی۔''

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کے سرزمین عراق میں پہنچنے کی بشارت دی اور یہ بات اس حدیث کے راوی حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی زندگی میں پوری ہوگئی۔ ❸

ب: اہل فارس کے ایمان کو پانے کی خوش خبری:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

---

❶ المسند، جزء من رقم الحدیث ۱۸۲۶۰، ۳۰/۱۹۶ـ۱۹۷. شیخ شعیب ارناؤط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش المسند ۳/۱۹۷).

❷ (حیرہ) یہ لخمی بادشاہوں کا دارالحکومت تھا، جس کے آثار عراق میں نجف اور کوفہ کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع ۲/۴۷۸؛ والمنجد في الأعلام ص ۲۹۳، واٹلس فتوحات اسلامیہ ص ۷۹).

❸ ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحدیث ۱۸۷۶، ۳۰/۱۹۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بیان کیا:

''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔ جب آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ ❶

[اور ان میں سے کچھ اور لوگوں کی طرف بھی (آپ کو بھیجا ہے) جو ابھی تک ان سے ملے نہیں]

ایک شخص نے پوچھا:

''وہ (دوسرے لوگ) کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟''

آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ اس شخص نے ایک یا دو یا تین دفعہ (یہی) سوال کیا۔

انہوں ❷ نے بیان کیا: ''ہم میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے۔'' انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فرمایا:

''لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ.'' ❸

''اگر ایمان ثریا پر بھی ہو، تو ان میں (یعنی فارس والوں) سے (کچھ) لوگ اس تک پہنچ جائیں گے۔''

علامہ قرطبی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

---

❶ جزء من الآية ٣.

❷ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

❸ متفق علیه: صحیح البخاري: کتاب التفسیر، سورة الجمعة، باب قوله: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾، رقم الحدیث ٤٨٩٧، ٨/٦٤١؛ وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل فارس، رقم الحدیث ٢٣١ـ (٢٥٤٦)، ٤/١٩٧٢ـ١٩٧٣. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا، وہ واضح طور پر نمودار ہوا، کیونکہ ان [اہل فارس] میں حدیث کے حفاظ اور اس کا اہتمام کرنے والے ایسے مشاہیر پائے گئے، کہ کم ہی ان ایسے دوسرے لوگوں میں گزرے ہیں۔ ❶

ج: اہل مصر کی دعوتِ دین پہنچانے میں شرکت کی بشارت:

اس بارے میں درج ذیل دو روایات ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے،

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَى عِنْدَ وَفَاتِهٖ، فَقَالَ:

"اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ قِبْطِ مِصْرَ، فَإِنَّكُمْ سَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَيَكُوْنُوْنَ لَكُمْ عُدَّةً وَأَعْوَانًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ." ❷

["بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

مصر کے قبطیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، کیونکہ تم ان پر غالب آؤ گے اور وہ تمہارے لیے کمک اور معاونین ہوں گے۔"]

ب: امام ابویعلی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی، عمرو بن حریث اور ان کے علاوہ دیگر رضی اللہ عنہم سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: "بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّكُمْ سَتَقْدِمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ جُعْدٍ رُؤُوْسُهُمْ، فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ

---

❶ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۸/۶٤۳؛ نیز ملاحظہ ہو: المفهم ٦/٥٠٦۔

❷ مجمع الزوائد، كتاب المناقب، باب ما جاء في مصر وأهلها، ۱۰/٦۳۔ حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے [راویان صحیح کے روایت کرنے والے] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰/٦۳)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ قُوَّةٌ لَكُمْ وَبَلَاغٌ إِلَى عَدُوِّكُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ يَعْنِي قِبْطَ مِصْرَ.''❶

''بے شک تم گھونگھریالے بالوں والی قوم کے پاس آؤ گے، تو ان کے ساتھ بہترین معاملہ کرنا، کیونکہ وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے لیے قوت اور تمہارے دشمن تک تمہیں پہنچانے والے ہیں۔''

مذکورہ بالا دونوں روایات میں آنحضرت ﷺ نے صرف دعوتِ اسلام کے سرزمین مصر پہنچنے ہی کی بشارت نہیں دی، بلکہ اس کے ساتھ اس بات کی بھی خوش خبری دی ہے، کہ اہل مصر دعوت دین کے علمبرداروں کے ساتھ شریک ہوکر اس دعوت کو آگے پہنچائیں گے اور تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے، کہ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

د: مشرق ومغرب میں سلطنت اسلامیہ کے پہنچنے کا مژدہ:

امام مسلم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ.''❷

❶ مسند ابی یعلی، مسند عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۲۔(۱۴۷۳)، ۵۱/۳. حافظ ہیثمی نے اس کے راویان کو صحیح کے روایت کرنے والے قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۶۴/۱۰)؛ نیز ملاحظہ ہو: ہامش مسند أبي یعلی ۵۱/۳.

❷ صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ھلاك ھذہ الأمة بعضھم ببعض، جزء من رقم الحدیث ۱۹۔ (۲۸۸۹)، ۲۲۱۵/۴.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی وہیں تک پہنچے گی، جہاں تک میرے لیے اس (یعنی زمین) کو سمیٹا گیا اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید عطا کیے گئے۔'']

علامہ قرطبی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ نے جیسے خبر دی، ویسے ہی ہوا اور یہ بات آنحضرت ﷺ کی نبوت (کی صداقت) کے دلائل میں سے ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی امت کی بادشاہت انتہائے مغرب بحر طنجہ سے لے کر انتہائے مشرق خراسان، ماوراء النہر، ہند، سندھ اور صغد ❶ کے بہت سے ملکوں پر مشتمل تھی۔'' ❷

دو خزانوں: سرخ و سفید سے مراد عراق اور شام کے حکمرانوں کسریٰ اور قیصر کے خزانے تھے۔ ❸

۵: دنیا کے ہر گھر میں دین اسلام کے داخل ہونے کی خوش خبری:

اس بارے میں ذیل میں دو روایات ملاحظہ فرمائیے:

ا: حضرات ائمہ احمد، ابن مندہ، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ

---

❶ صغد یا سغد یہ علاقے دریائے جیحون سے دریائے سیحون (سیر دریا) تک پھیلا ہوا تھا۔ (ملاحظہ ہو: اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۱/ ۶۵۔۶۶ منقول از اٹلس فتوحات اسلامیہ ص ۱۶۱)۔

❷ المفهم ۷/۲۱۶۔ ۲۱۷؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۸/ ۱۳۔

❸ ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۸/ ۱۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْتَ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ، عِزًّا يُعِزُّ اللّٰهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَذُلًّا يُذِلُّ اللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ." ❶

["بلاشبہ یہ بات [یعنی دین اسلام] وہاں تک ضرور پہنچے گا، جہاں تک رات اور دن پہنچے ہیں ❷، اللہ تعالیٰ کسی بھی مٹی ❸ اور بالوں ❹ کے بنے ہوئے گھر میں اس دین کو داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے، عزت والے کو عزت دے کر اور قابل ذلت کو ذلیل کر کے۔ وہ ایسی عزت ہوگی، کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اسلام کو بلند و بالا فرمائیں گے اور وہ ایسی ذلت ہوگی، کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کفر کو ذلیل کریں گے۔"]

اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ:

لَقَدْ أَصَابَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرَ، وَالشَّرَفَ، وَالْعِزَّ،

---

❶ المسند، رقم الحدیث ١٦٩٥٧، ١٨/١٥٤-١٥٥؛ وكتاب الإيمان لابن منده، ذكر وجوب الإيمان بالقيامة......، رقم الحديث ٩- (١٠٨٥)، ٣/٩٦١؛ والسنن الكبرى، كتاب السير، باب إظهار دين النبي ﷺ على الأديان، رقم الحديث ١٨٦١٩، ٩/٣٠٥؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الفتن والملاحم، ٤/٤٣٠. الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کو شیخین کی شرط پر [صحیح] کہا ہے؛ حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے؛ حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اس کو احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان صحیح کے روایت کرنے والے ہیں؛ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ٤/٤٣١؛ والتلخيص ٤/٤٣١؛ ومجمع الزوائد ٦/١٤؛ وهامش المسند ٢٨/١٥٥).

❷ یعنی روئے زمین پر ہر جگہ پہنچے گا۔

❸ شہروں اور قصبوں میں موجود گھر۔

❹ خانہ بدوشوں کے بالوں کے بنے ہوئے گھر یا خیمے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ أَصَابَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ كَافِرًا الذُّلَّ وَالصَّغَارَ وَالْجِزْيَةَ.“ ❶

[”بے شک میں نے (آنحضرت ﷺ کی) اس (پیش گوئی) کو اپنے کنبہ میں (پورے ہوتے) دیکھا۔ بلاشبہ ان میں سے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے نے خیر، احترام اور عزت کو پایا اور یقیناً ان میں سے کافر کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور جزیہ ادا کرنا پڑا۔“]

۲: حضرت ائمہ احمد، ابن حبان، ابن مندہ، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيلٍ، إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ، فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِينُونَهَا.“ ❷

---

❶ المسند، جزء من رقم الرواية ١٦٩٥٧، ٨/١٥٤-١٥٥؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الفتن والملاحم، ٤/٤٣٠-٤٣١.

❷ المسند، رقم الحديث ٢٣٨١٤، ٣٩/٢٣٦؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب إخباره ﷺ عما يكون في أمته من الفتن والحوادث، ذكر البيان بأن المراد من هذا الخبر إدخال الله كلمة الإسلام بيوت المدر والوبر لا الإسلام كله، رقم الحديث ٦٧٠١، ١٥/٩٣-٩٤؛ وكتاب الإيمان لابن منده، ذكر وجوب الإيمان بالقيامة، رقم الحديث ٨- (١٠٨٤)، ٣/٩٦٠-٩٦١؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الفتن والملاحم، ٤/٤٣٠؛ والسنن الكبرى، كتاب السير، باب إظهار دين النبي ﷺ على الأديان، رقم الحديث ١٨٦١٨، ٩/٣٠٥. الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کو صحیحین کی شرط پر [صحیح] کہا ہے؛ حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے؛ شیخ شعیب ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے [المسند کی سند کو صحیح] اور ڈاکٹر فقیہی نے ابن مندہ کی [سند کو حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ٤/٤٣٠؛ والتلخيص ٤/٤٣٠؛ وهامش المسند ٣٩/٢٣٦؛ وهامش كتاب الإيمان ٣/٩٦١).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''اللہ تعالیٰ روئے زمین کے کسی مٹی یا بالوں کے گھر کو اس میں اسلام کی بات (یعنی دعوت) داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے۔ عزت والے کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلیل کر کے یا تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت عطا فرمائیں گے، تو انہیں اہل اسلام میں شامل فرما دیں گے یا انہیں ذلیل کریں گے، تو وہ (جزیہ دے کر) اس کے مطیع ہو جائیں گے۔'']

ان دونوں حدیثوں میں آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر اس بات کی خبر دی ہے، کہ دعوت اسلام روئے زمین کے تمام گھروں تک پہنچے گی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا میں بسنے والے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد تک دعوتِ اسلام پہنچ چکی ہے اور ان شاء اللہ العزیز باقی ماندہ لوگوں تک بھی ضرور پہنچے گی۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے متعدد احادیث میں اسلام کے کرہ ارض میں پھیلاؤ کی بشارت دی ہوئی ہے اور یہ بات بلاشک وشبہ اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

و: عیسیٰ علیہ السلام کے آ کر نصرانیت کو مٹانے اور دعوتِ اسلام دینے کی بشارت:

نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے، نصرانیت کو ختم کرنے اور لوگوں کو دعوتِ اسلام دینے کی بشارت دی ہے۔ اس بارے میں تین احادیث شریفہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ." ❶

"تم کیسے ہو گے جب ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔"]

علامہ قرطبی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"إِنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام لَا يَأْتِي لِأَهْلِ الْأَرْضِ بِشَرِيعَةٍ أُخْرَى، وَإِنَّمَا يَأْتِي مُقَرِّرًا لِهٰذِهِ الشَّرِيعَةِ، مُجَدِّدًا لَهَا، لِأَنَّ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ آخِرُ الشَّرَائِعِ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الرُّسُلِ. وَيَدُلُّ عَلَى هٰذَا دَلَالَةً وَاضِحَةً قَوْلُ الْأُمَّةِ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام: "تَعَالَ صَلِّ لَنَا."

فَيَقُولُ: "لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ." ❷

[بے شک عیسیٰ علیہ السلام اہل زمین کے پاس کوئی اور شریعت لے کر نہیں آئیں گے۔ وہ تو صرف اسی شریعت کی تاکید و تجدید کے لیے تشریف لائیں گے، کیونکہ بلاشبہ یہ شریعت آخری شریعت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں۔ امت کا عیسیٰ علیہ السلام سے کہنا: "تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔"

اور ان کا جواب میں فرمانا: "نہیں، بلاشبہ تم (خود ہی) ایک دوسرے کے امیر ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس امت کی تکریم کی خاطر ہے۔"]

---

❶ متفق علیه: صحیح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، رقم الحديث ۳۴۴۸، ۶/۴۹۰؛ وصحیح مسلم، كتاب الإيمان، رقم الحديث ۲۴۲ـ (۱۵۵)، ۱/۱۳۵. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق، جزء من رقم الحديث ۲۴۷ـ (۱۵۱)، ۱/۱۳۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتا ہے۔ ❶

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ علیہما السلام حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ.....الحديث'' ❷

[''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے، کہ تم میں ابن مریم علیہما السلام عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں اور صلیب کو توڑیں اور خنزیر کو قتل کریں......الحدیث]

امام نووی نے صحیح مسلم کی اس حدیث اور سابقہ حدیث کو درج ذیل عنوان کے تحت میں ذکر کیا ہے:

[بَابُ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ علیہما السلام حَاكِمًا بِشَرِيْعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم] ❸

[عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے نازل ہونے کے متعلق باب]

حافظ ابن حجر حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

(فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ): ''أَيْ يُبْطِلُ دِيْنَ النَّصْرَانِيَّةِ بِأَنْ يَكْسِرَ

---

❶ ملاحظہ ہو: المفهم ۱/ ۳۷۱.

❷ متفق عليه، صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام، جزء من رقم الحديث ۳٤٤۸، ٦/ ٤۹۰ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، جزء من رقم الحديث ۲٤۲۔ (۱۵۵)، ۱/ ۱۳۵. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

❸ صحيح مسلم ۱/ ۱۳۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصَّلِيْبَ حَقِيقَةً، وَيُبْطِلَ مَا تَزْعَمُهُ النَّصَارَى مِنْ تَعْظِيمِهِ.'' ❶

[''یعنی وہ صلیب کو حقیقی طور پر توڑ کر نصرانی دین کو مٹا دیں گے اور نصاریٰ کے اس کی تعظیم کے عقیدہ کو ختم کر دیں گے۔'']

۳: حضرات ائمہ احمد، ابوداود، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ: أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ. وَإِنِّي أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ: رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُوْ النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ.....الحديث ❷

[''انبیاء علاتی بھائی ہوتے ہیں: ان کی مائیں جدا جدا ہیں اور ان کا دین

---

❶ فتح الباري ٦/٤٩١.

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ٩٢٧٠، ١٥/١٥٣-١٥٤؛ وسنن ابي داود، كتاب الملاحم، باب خروج الدجال، جزء من رقم الحديث ٤٣١٤، ١١/٣٠٤-٣٠٦؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، باب إخباره صلى الله عليه وسلم عما يكون في امته من الفتن والحوادث، جزء من رقم الحيث ٦٨٢١، ١٥/٢٣٣-٢٣٤؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التاريخ، ٢/٥٩٥. امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے؛ حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ٢/٥٩٥؛ والتلخيص ٢/٥٩٥؛ وفتح الباري ٦/٤٩٣).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہے ❶ اور بلاشبہ میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا تمام لوگوں سے زیادہ قریبی ہوں، کیونکہ بے شک میرے اور ان کے درمیان کوئی (اور) نبی نہیں اور بلاشبہ وہ اترنے والے ہیں، پس جب تم انہیں دیکھو، تو ان کو پہچان لو: وہ درمیانی قامت کے سرخ و سپید ہیں۔ ان پر ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے ہیں، (ایسے محسوس ہوگا) گویا کہ ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگرچہ انہیں تری نہیں پہنچی ہوگی۔ پس وہ صلیب کو ریزہ ریزہ کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے ❷ اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام مذہبوں کو ختم کر دیں گے۔...... الحدیث"]

سنن ابی داؤد اور صحیح ابن حبان کی روایت میں ہے:

"فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ."

"پس وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جہاد کریں گے۔" ❸

امام ابن حبان نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ علیہ السلام إِذَا نَزَلَ يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ] ❹

[اس بات کا ذکر کہ بے شک جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، تو

---

❶ مقصود یہ ہے، کہ ایمان تو ایک ہے، لیکن شریعتیں جدا جدا ہیں۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۲۳٤/۱۵).

❷ (وہ جزیہ کو ختم کر دیں گے) کیونکہ ان کی طرف سے اہل کتاب کو دو باتوں میں سے ایک کو قبول کرنا ہوگا: یا تو وہ مسلمان ہو جائیں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ (ملاحظہ ہو: معالم السنن ۳٤۷/٤).

❸ سنن أبي داود ۳۰۵/۱۱؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۲۳۳/۱۵.

❹ المرجع السابق ۲۳۳/۱۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے اسلام کی خاطر جہاد کریں گے]۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ آنحضرت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لا کر صلیب کو توڑنے، دعوت اسلام دینے، جزیہ کو ختم کرنے اور اسلام کی خاطر جہاد کرنے کی بشارت دی۔

(۱۰)

تورات وانجیل میں بعثتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارتیں

قرآن کریم میں اس بات کی خبر دی گئی ہے، کہ اہل کتاب کے پاس تورات وانجیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریری بشارتیں موجود ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ﴾ ❶

[وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہیں، جنہیں وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں]۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بشارت دینے کا ذکر قرآن کریم میں بھی کیا گیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ ❷

[اور جب عیسیٰ ابن مریم۔ علیہما السلام۔ نے کہا: ''اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اپنے سے

❶ سورة الأعراف / جزء من الآية ١٥٧.

❷ سورة الصف / جزء من الآية ٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے موجود تورات کی، بشارت دینے والا ہوں، اپنے بعد آنے والے رسول کی، ان کا نام احمد۔ ﷺ ۔ ہے۔'']

آنحضرت ﷺ نے بھی امت کو اس بارے میں خبر دی ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''قُلْتُ: ''يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ؟''

[میں نے عرض کیا: ''اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! آپ کے معاملہ کی ابتدا کیا تھی؟'']

آپ ﷺ نے فرمایا:

''دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبُشْرَى عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام.'' [1]

[''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت (ہوں)۔'']

اہل کتاب کی تحریف کے باوجود، آج بھی تورات وانجیل میں آنحضرت ﷺ کی بعثت، ان پر ایمان لانے اور ان کی پیروی کرنے کی تاکید کے متعلق بشارتیں اور احکام موجود ہیں۔ [2]

ذیل میں انہی میں سے چند ایک بشارتیں توفیقِ الٰہی سے پیش کی جا رہی ہیں:

ا: تورات میں بیان کردہ بشارتیں:

ا: حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1] المسند ۲۶۲/۵. (ط: المكتب الإسلامي). حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: ''اس کو احمد نے [اسنادِ حسن] کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس کو تقویت دینے والے شواہد (بھی) ہیں اور اس کو طبرانی نے (بھی) روایت کیا ہے۔'' (مجمع الزوائد ۲۲۲/۸).

[2] مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے ان میں سے اٹھارہ بشارتیں تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب اظہار الحق میں ذکر کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: إظهار الحق ۳۶۲/۲۔ ٤٤٥) ؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی (مطبوع مع قرآن حکیم) ص ۷۸۹۔ ۷۹۴؛ وسیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۳۰۔ ۴۵۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔

یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا، جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن حورب میں کی تھی، کہ مجھ کو نہ تو خداوند اپنے خدا کی آواز سننی پڑے اور نہ ہی ایسی بڑی آگ کا نظارہ ہو، تاکہ میں مر نہ جاؤں۔

اور خداوند نے مجھ سے کہا: ''جو کچھ وہ کہتے ہیں، سو ٹھیک کہتے ہیں۔

میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔

اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا۔

اور جو کوئی میری ان باتوں کو، جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے، تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔

لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے، جس کے کہنے کا، میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے، تو وہ نبی قتل کیا جائے۔'' [1]

اس پیشین گوئی کے حوالے سے چھ باتیں:

یہ تورات کی صریح پیش گوئی ہے، جو کہ بلا شک وشبہ نبی کریم ﷺ کے متعلق ہے، اور ان کے سوا کسی اور پر چسپاں نہیں ہوتی۔ اس میں درج ذیل چھ باتیں اس حقیقت کی تائید کرتی ہیں:

۱: اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد سنا رہے ہیں، کہ: میں تیرے لیے تیرے ہی بھائیوں سے ایک نبی برپا کروں گا۔ ظاہر ہے، کہ ایک قوم کے

[1] کتاب مقدس، استثناء، باب ۱۸، آیات ۱۵۔۱۹، ص ۱۸٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بھائیوں" سے مراد خود وہ قوم تو نہیں ہو سکتی، بلکہ کوئی دوسری ایسی قوم ہو سکتی ہے، جس کے ساتھ اس کا نسلی رشتہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل سے تھے۔ اگر مراد خود بنی اسرائیل سے کسی نبی کی آمد ہوتی، تو الفاظ یہ ہوتے، کہ "میں تمہارے لیے خود تم ہی میں سے ایک نبی برپا کروں گا۔" لہٰذا بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد لامحالہ بنی اسماعیل ہی ہو سکتے ہیں، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہونے کی بنا پر ان کے نسبی رشتہ دار ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے بہت سارے نبی آئے ہیں، جن کے ذکر سے بائیبل بھری پڑی ہے، البتہ بنو اسماعیل سے صرف ایک ہی نبی تشریف لائے اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ ہی اس پیش گوئی کے مصداق ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اسرائیلی ہونے کی وجہ سے یہ پیش گوئی صادق نہیں آتی۔ ❶

ب: اس پیش گوئی میں یہ بات بیان کی گئی ہے، کہ تشریف لانے والے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت دونوں کے کاموں اور کارگزاریوں سے واضح ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مستقل شریعت لے کر تشریف لائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جہاد کیے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بتوں کو توڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بتوں کو توڑا، بلکہ بت پرستی کو معدوم کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر معراج ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہوا، غرضیکہ اس قسم کی بہت سی باتیں دونوں میں مشترک ہیں۔ اسی لئے یہ پیش

❶ ملاحظہ ہو: اظہار الحق ۲/۳٦٤-۳٦٥!؛ و سیرۃ النبی ﷺ ۳/٤٥٠-٤٥١؛ ویہودیت و نصرانیت تالیف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ص۴۵۲؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی (مطبوع مع قرآن حکیم) ص۷۸۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئی آپ ﷺ پر ہی چسپاں ہوتی ہے، کسی اور پر نہیں۔ ❶

عیسائیوں نے اس بشارت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے، مگر وہ اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے، بلکہ شریعت موسیٰ کے پیرو تھے، وہ جنگ جو اور مجاہد نہ تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ظاہری و معنوی دونوں اعتبار سے بادشاہ تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تھے۔ ❷

ج: اس پیشین گوئی میں بیان کیا گیا ہے: ''یہ تیری اس درخواست کے مطابق ہوگا.............. تاکہ میں مر نہ جاؤں۔'' ❸

اس عبارت میں حورب سے مراد وہ پہاڑ ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پہلی مرتبہ احکامِ شریعت دیئے گئے تھے، اور بنی اسرائیل کی درخواست کے مطابق ہونے سے مراد یہ ہے، کہ آئندہ شریعت دیتے وقت وہ خوفناک حالات پیدا نہیں کیے جائیں گے، جو حورب پہاڑ کے دامن میں پیدا کیے گئے تھے، بلکہ اب جس نبی کی بشارت دی جارہی ہے، بس اس کے منہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ڈال دیا جائے گا اور وہ اس کو لوگوں کو سنائے گا۔

اس تصریح پر غور کرنے کے بعد کیا اس امر میں کسی شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے، کہ اس پیش گوئی کا حضرت محمد ﷺ کے علاوہ اور کوئی مصداق نہیں؟ ❹

د: اس پیشین گوئی میں تشریف لانے والے نبی کے متعلق بیان کیا گیا:

''اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا۔''

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی ص ۷۸۹.

❷ ملاحظہ ہو: سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۵۰۔۴۵۱. مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیان بیس مشترک باتیں ذکر کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: اظہار الحق ۲/ ۳۶۸.)؛ علاوہ ازیں شیخ رحمہ اللہ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان مفارقت کی متعدد وجوہ بھی ذکر کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲/ ۳۶۳۔۳۶۴). ❸ مکمل عبارت ص ۹۸ میں گزر چکی ہے۔

❹ ملاحظہ ہو: یہودیت و نصرانیت ص ۲۵۲۔۲۵۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وصف جناب نبی کریم ﷺ پر پورا پورا صادق آتا ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کے اس وصف کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى﴾ ❶

[وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ وہ نہیں بولتے، مگر جو ان پر وحی کی جاتی ہے]۔

ہ: اس پیشین گوئی میں ہے، کہ جو نبی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کرے، جس کا حکم انہوں نے نہیں دیا، تو وہ قتل کیا جائے گا۔ قرآن کریم میں اسی بات کے متعلق فرمایا گیا:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ. لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ. ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ. فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ﴾ ❷

[اور اگر وہ ہم پر کوئی بات بنا کر لگا دیتا، تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے، پھر اس کی جان کی رگ کاٹ دیتے، پھر تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا]۔

آنحضرت ﷺ تو قتل نہ ہوئے، بلکہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا:

﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ ❸

[اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچائے گا]۔

اور اللہ کریم نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور صد کوششوں کے باوجود کوئی آپ ﷺ کو قتل نہ کر سکا۔ عیسائیوں کے مذہب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کیے گئے اور سولی پر چڑھائے گئے۔ اگر یہ بشارت ان کے بارے میں تھی، تو کیا وہ معاذ اللہ جھوٹے تھے؟

❶ سورة النجم / الآيتان ٣ـ ٤.

❷ سورة الحاقة/الآيات ٤٤ـ٤٧.

❸ سورة المائدة/جزء من الآية ٦٧. نیز ملاحظہ ہو: سیرۃ النبی ﷺ ۳/۳۰۱ـ۳۰۳۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پہنچایا، کہ وہ تشریف لانے والے نبی کی اطاعت کریں، اور ان کی بات نہ سننے والوں کو اللہ تعالیٰ کے انتقام لینے کی وعید سنائی۔

تورات ہی سے یہ بات رسول کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت اور عالمگیریت کی روزِ روشن کی طرح واضح دلیل ہے۔ اس میں ایک طرف اہل کتاب کے لیے تنبیہ ہے، کہ وہ اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لیے خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائیں اور ان کی اطاعت و اتباع کو اپنا دستورِ زندگی بنائیں اور دوسری جانب امتِ اسلامیہ کے لیے یاد دہانی ہے، کہ وہ اپنے نبی محترم ﷺ کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں اور ان کے پیغامِ رسالت کو اہل کتاب تک پہنچائیں، شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو اہل کتاب یا ان کے کچھ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنا دیں۔ وما ذلك على الله بعزيز. (1)

۲: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو آخری وصیت یہ تھی:

''یہ وہ برکت ہے، جو موسیٰ۔علیہ السلام۔ مردِ خدا نے اپنے مرنے سے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی اور اس نے کہا، کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے ان پر طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا، دس ہزار مقدّسوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشیں شریعت ان کے لیے تھی، ہاں وہ اپنے لوگوں سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدّس (ہمراہی) تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے پاس

(1) اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔ مذکورہ بالا بشارت کے آنحضرت ﷺ کے متعلق ہونے کے حوالے سے متعدد دیگر باتیں طوالت کے خوف سے ذکر نہیں کی گئی۔ مولانا کیرانوی نے دس وجوہات ذکر کی ہیں اور اس کے متعلق عیسائیوں کے دو اعتراضوں کا جواب بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: اظهار الحق ۲/۳٦٢-۳۷٥.)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے۔“ ❶

اس پیشین گوئی کے حوالے سے دو باتیں:

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آخری کلام ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت دی گئی ہے۔ درج ذیل دو باتیں اس حقیقت کی تائید کرتی ہیں:

ا: اس پیشین گوئی میں کوہِ فاران سے نورِ الٰہی کے طلوع ہونے کی خوش خبری دی گئی ہے اور فاران مکہ مکرمہ کے ناموں میں سے ایک نام یا اس کے پہاڑوں کا نام ہے۔ ❷ اور مراد یہ ہے کہ، اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا فرمائی اور وہ ساعیر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور کوہِ فاران پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم عطا فرمائیں گے۔ ❸

ب: اس پیشین گوئی میں تشریف لانے والے نبی کے مقدس ساتھیوں کی تعداد دس ہزار بیان کی گئی ہے۔ فتح مکہ کے دن بعینہٖ یہی دس ہزار مقدسین تھے، جو فاران سے آنے والے اس نورانی پیکر کے ساتھ شہرِ خلیل علیہ السلام (مکہ) کے دروازہ میں داخل ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو کہا تھا، وہ پورا ہوا۔ ❹

ب: انجیل میں بیان کردہ بشارتیں:

انجیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپ کے متعلق بشارتیں متعدد آیات میں

---

❶ استثناء ۳۳۔ ۱، ۲، ۳ منقول از سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۴۹۔

❷ علامہ یاقوت حموی لکھتے ہیں: (فاران) اصل میں عبرانی زبان کا لفظ ہے، جسے عربی بنالیا گیا ہے اور وہ مکہ کے ناموں میں سے ایک ہے، جس کا ذکر تورات نے کیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے، کہ یہ مکہ کے پہاڑوں کا نام ہے۔ (ملاحظہ ہو: معجم البلدان، رقم: ۸۹۸۲ فاران، ۴/ (۲۵۵)؛ نیز ملاحظہ ہو: اظہار الحق ۲/ ۳۷۷)۔

❸ المرجع السابق ۲/ ۳۷۷۔

❹ ملاحظہ ہو: سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۴۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔ چند ایک ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

۱: انجیل یوحنا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لانے والے نبی کریم ﷺ کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے:

''اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا [فارقلیط] بخشے گا، کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔''❶

۲: آگے بڑھ کر ہے:

''لیکن وہ [فارقلیط] جو روح القدس ہے، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا اور سب باتیں، جو کچھ کہ میں نے کہی ہیں، تمہیں یاد دلائے گا۔''❷

۳: اسی انجیل میں ہے:

''پر جب وہ [فارقلیط] جسے میں تمہارے لیے باپ کی طرف سے بھیجوں گا، یعنی سچائی کی روح، جو باپ سے نکلتی ہے، تو وہ میرے لیے گواہی دے گا۔''❸

۴: اسی انجیل میں یہ بھی ہے:

''لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں، کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں، تو [فارقلیط] تمہارے پاس نہ آئے گا، پر اگر میں جاؤں، تو میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے قصور وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے، کہ اس جہاں کے سردار پر حکم کیا گیا ہے، کہ میری اور بہت سی باتیں

---

❶ باب۱۴، آیت۱۶ منقول از سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۳۳.

❷ باب۱۴، آیت۲۶ منقول از سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۴۳.

❸ باب۱۵، آیت۱۶ منقول از سیرۃ النبی ﷺ ۳/ ۴۳۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، کہ میں تمہیں کہوں، پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے، لیکن جب وہ سچائی کی روح آئے گی، تو وہ ساری سچائی کی بات بتلائے گی، اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گی، لیکن جو کچھ وہ سنے، سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا، وہ میری بزرگی کرے گی، اس لیے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گی اور تمہیں دکھائے گی۔'' ❶

مذکورہ بالا آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس آنے والے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت بار بار دی ہے، اس کو لفظ [فارقلیط] سے تعبیر کیا ہے، یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے، جس کے لفظی معنی ٹھیک محمد اور احمد کے ہیں۔

عیسائیوں نے [فارقلیط] کے لفظ سے اسلام کی تصدیق ہوتی دیکھ کر اس کی بجائے [تسلی دینے والا] کی تعبیر استعمال کی ہے۔ لیکن اس تبدیلی سے بھی انہیں کچھ حاصل نہیں ہوا، کیونکہ مخلوق میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر [تسلی دینے والا] کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی گناہوں میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو رب العالمین کا یہ پیغام پہنچایا:

﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ❷

[اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کے سب گناہ بخش دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہی تو بے حد بخشنے والے اور نہایت رحم کرنے والے ہیں]۔

---

❶ باب ۱۶، آیت ۷۔ منقول از سیرۃ النبی ﷺ ۴۳۳/۳۔۴۳۴.

❷ سورۃ الزمر / جزء من الآیۃ ۵۳. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی ص ۷۹۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بشارتوں میں آنے والے پیغمبر کے دیگر اوصاف:

مذکورہ بالا آیات میں آنے والے پیغمبر کے ایسے اوصاف بیان کیے گئے ہیں، جو اس بات کی تائید کرتے ہیں، کہ وہ پیغمبر حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

ا: تعلیماتِ مسیح علیہ السلام کی عیسائیوں کو یاددہانی:

ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو خبر دی ہے، کہ آنے والے نبی انہیں وہ سب چیزیں سکھلائیں اور یاد دلائیں گے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ کام خوب اچھی طرح سرانجام دیا۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کریمہ پر غور فرمایئے:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ [1]

[بلاشبہ وہ لوگ کافر ہوگئے، جنہوں نے کہا، کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم ہی تو ہیں، حالانکہ مسیح علیہ السلام نے کہا: ''اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے، کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنائے، سو یقیناً اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا (دوزخ کی) آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں۔'']

---

[1] سورۃ المائدۃ/رقم الآیۃ ۷۲. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی ص ۲۹۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: تصدیقِ مسیح علیہ السلام:

حضرت مسیح علیہ السلام نے آنے والے پیغمبر کے متعلق بتلایا، کہ وہ ان کی گواہی دیں گے۔ قرآن کریم اور پیغمبرِ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام ایسے سرانجام دیا ہے، کہ عیسائیوں کی گردن تا قیامت اس احسان سے جھکی رہے گی۔ مشرکینِ عرب کی کثرت اور یہودیوں کی شرارت کے باوجود قرآن کریم نے صاف اور واشگاف الفاظ میں اعلان کیا:

﴿وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾ ❶

[(مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے) بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا]۔

﴿وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ﴾ ❷

[(مسیح علیہ السلام) دنیا اور آخرت میں بڑی عزت والے اور (اللہ تعالیٰ کے) مقرَّب لوگوں میں سے تھے]۔

۳: مسیح علیہ السلام کی ناتمام باتوں کی تکمیل:

حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بتلایا، کہ وہ بہت سی باتیں انہیں نہیں بتلا رہے، لیکن آنے والے پیغمبر انہیں سچائی کی ساری باتیں بتلا دیں گے۔ یہ خصوصیت بھی خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر صادق نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر دین کو کامل فرمایا۔

﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ❸

[آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری

---

❶ سورۃ آل عمران/جزء من الآیة ٤٩.

❷ سورۃ آل عمران/جزء من الآیة ٤٥. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ثنائی ص ۲۹۲، وسیرۃ النبی ﷺ ص ۴۳۶۔

❸ سورۃ المائدہ/جزء من الآیة ۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا]۔

آپ ﷺ نے عقائد، عبادات، اخلاق، احکام، آثارِ قیامت، جنت، دوزخ، سزا، جزا وغیرہ کے متعلق باتوں کو اس تفصیل، تشریح اور تکمیل کے ساتھ بتایا، کہ جس کی مثال دنیا کے کسی پیغمبر کی تعلیم میں نہیں ملتی۔ ❶

۴: اپنی طرف سے بات نہ کہنا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لانے والے پیغمبر کے متعلق خبر دی، کہ وہ اپنی نہ کہیں گے، بلکہ جو سنیں گے، وہی کہیں گے۔ یہ بھی آنحضرت ﷺ کا خاص وصف تھا۔ قرآن کریم نے اس کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ ❷

[وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ وہ نہیں بولتے، مگر جو ان پر وحی کی جاتی ہے]

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے اپنی اپنی امت کو آنحضرت ﷺ کی بحیثیت پیغمبر تشریف آوری کی بشارتیں دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی اتباع اور پیروی کی شدت سے تاکید بھی کی۔ یہ بشارتیں بلاشک وشبہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں، کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت اہل عرب کے ساتھ ساتھ سارے یہود ونصاریٰ کے لیے بھی ہے۔ ان پر لازم ہے کہ، وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان لا کر آپ کی امت میں شامل ہوجائیں۔ علاوہ ازیں یہی بات امتِ اسلامیہ سے اس بات کا شدت سے تقاضا کرتی ہے، کہ وہ یہود ونصاریٰ تک پیغامِ اسلام پہنچانے کے لیے تا حد استطاعت جدوجہد کریں، شاید کہ اللہ کریم ان کے لیے ہدایت کے دروازے کھول دیں اور وہ دعوت دینے والے اجرِ عظیم کے مستحق قرار پائیں۔ وما ذلك على الله بعزيز. ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: سیرۃ النبی ﷺ ص ۴۳۵۔ ❷ سورة النجم / الآيتان ٣۔٤.

❸ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا (کچھ) مشکل نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوم

نبی کریم ﷺ کا تمام اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دینا

تمہید:

دعوتِ اسلامیہ کے مخاطبین کے عموم اور شمولیت کے دلائل میں سے یہ حقیقت بھی ہے، کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے تمام اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دی۔ آنحضرت ﷺ نے مشرکوں، یہود و نصاریٰ، منافقوں، مجوسیوں، اپنے اعزہ و اقارب، عورتوں، بچوں، بیماروں، مصیبت زدگان، تاجروں، بوریا نشینوں، بدوؤں، غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی دعوت دی۔ امام ابن قیم تحریر کرتے ہیں:

"وَلَمَّا نَزَلَ عَلَيْهِ ﷺ (فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ) فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَأْخُذُهُ فِيهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، فَدَعَا إِلَى اللّٰهِ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ، وَالْحُرَّ وَالْعَبْدَ، وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى، وَالْأَحْمَرَ وَالْأَسْوَدَ، وَالْجِنَّ وَالْإِنْسَ." ❶

"اور جب آنحضرت ﷺ پر [یہ آیت کریمہ] نازل ہوئی [ترجمہ: پس اس کا صاف اعلان کر دیجیے، جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔] تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ کسی ملامت کرنے والے کے خوف کے بغیر اپنی آواز کو بلند فرمایا۔ چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام، مرد،

---

❶ زاد المعاد ۳/۱۲؛ نیز ملاحظہ ہو: الفصول في سيرة الرسول ﷺ للحافظ ابن كثير ص ۹۷؛ والدرر الغالية في آداب الدعوة والداعية ص ۱۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت، سرخ، سیاہ، جن اور انسان [غرضیکہ سب] کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی۔''

سیرت طیبہ میں ان سب اقسام کے لوگوں میں سے ہر ایک کو دعوتِ دین دینے کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ توفیق الٰہی سے اس مبحث میں ان میں سے کچھ مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

مشرکوں کو دعوت دینا

مشرک کو دعوت دین دینے کے متعلق سیرت مطہرہ میں بہت سے شواہد اور مثالیں موجود ہیں۔اس سلسلے میں دو مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔علاوہ ازیں اس بارے میں بعض شواہد کا ذکر دیگر عنوانوں کے ضمن میں بھی آئے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ.

۱:سوق ذوالمجاز میں دعوت دینا:

امام احمد نے بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ رضی اللہ عنہ [1] سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بِسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ یَتَخَلَّلُھَا، یَقُوْلُ: ''یَاأَیُّھَا النَّاسُ! قُوْلُوْا: ''لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ'' تُفْلِحُوْا.''

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوق ذوالمجاز میں دیکھا، کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے لوگو! تم ''لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کہو فلاح پالو گے۔''

انہوں نے بیان کیا:

''وَأَبُوْ جَھْلٍ یُحْثِي عَلَیْہِ التُّرَابَ، وَیَقُوْلُ: ''لَا یَغُرَّنَّکُمْ ھٰذَا عَنْ دِیْنِکُمْ، فَإِنَّمَا یُرِیْدُ لِتَتْرُکُوْا آلِھَتَکُمْ، وَتَتْرُکُوْا اللَّاتَ

---

[1] (بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ رضی اللہ عنہ): صحابی کا نام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے حدیث کی صحت متاثر نہیں ہوتی، کیونکہ صحابہ کی عدالت پر امت کا اجماع ہے۔(ملاحظہ ہو: فتح المغیث للسخاوي ۳/۱۱۶؛ وقواعد التحدیث للقاسمي ص ۱۱۹).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْعُزّٰی۔"

[اور ابو جہل آنحضرت ﷺ پر مٹی ڈالتا، اور کہتا: "یہ تمہیں تمہارے دین سے بھٹکا نہ دے، کیونکہ وہ تو چاہتا ہے، کہ تم اپنے معبودوں کو چھوڑ دو اور لات وعزی کو چھوڑ دو"]۔

"وَمَا یَلْتَفِتُ إِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔"[1]

"رسول اللہ ﷺ اس کی طرف توجہ نہ دیتے۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ کی یہ دعوت مشرکوں کے لیے تھی، جو کہ لات وعزی کے پجاری تھے۔

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں:

۱: دعوتِ دین مسجد اور مدرسہ کی چار دیواری میں محدود نہیں۔ یہ بازار میں بھی دی جاتی ہے۔

۲: دعوتِ دین کی اساس دعوتِ توحید ہے، کہ آنحضرت ﷺ سب سے پہلے اسی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔

۳: دعوت دیتے وقت بسا اوقات داعی کو دشمنوں کی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۴: دشمنوں کی اذیتیں داعی کی کوششوں کو ختم اور ارادوں کو بدل نہیں سکتیں، بلکہ وہ تو یکسوئی سے اپنے مشن کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رکھتا ہے۔

ب: مشرکوں کو دعوت اسلام دینے سے ابتدا کرنے کا امراء کو حکم:

امام مسلم اور امام ابوداود نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[1] المسند، جزء من رقم الحدیث ۲۳۱۹۲، ۳۸/۲۴۶-۲۴۷. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: "اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان صحیح کے راویوں میں سے ہیں۔" (مجمع الزوائد ۶/۲۲).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا عَلٰى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ، وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، وَقَالَ:

"إِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ. أَوْ خِلَالٍ. فَأَيَّتُهَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ: اُدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ....." الحديث [1]

"جب رسول اللہ ﷺ کسی فوجی دستے یا لشکر کے امیر کو روانہ فرماتے، تو اسے خود اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ساتھی مسلمانوں کے ساتھ خیر کی وصیت فرماتے۔ اور (یہ بھی) فرماتے:

"جب مشرکوں میں سے اپنے دشمنوں سے تمہاری ملاقات ہو، تو تم انہیں تین میں سے ایک بات [اختیار کرنے] کی دعوت دو، وہ ان میں جس کو بھی اختیار کریں، تم اس کو ان کی جانب سے قبول کرو اور ان سے رک جاؤ۔ انہیں [سب سے پہلے] اسلام [قبول کرنے] کی دعوت دو۔ پس اگر وہ تمہاری دعوت قبول کریں، تو تم ان سے قبول کرو اور ان سے [اپنے ہاتھ کو] روک لو۔"

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ فوجی دستوں اور لشکروں کو مشرکوں کی طرف بھیجتے وقت ان کے سپہ سالاروں کو اس بات کا حکم دیتے، کہ وہ انہیں سب سے پہلے اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دیں۔ امام ابوداؤد نے اس

---

[1] صحيح مسلم كتاب الجهاد والسير، باب تأمير الإمام الأمراء على البعوث، ......، رقم الحديث ۱۳۔(۱۷۳۱)، ۳/۱۳۵۷؛ وسنن أبي داود، كتاب الجهاد، جزء من رقم الحديث ۲۶۰۹، ۷/۱۹٤. الفاظ حدیث سنن ابی داود کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابٌ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ] ❶

[مشرکوں کو دعوت دینے کے متعلق باب]

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں:

۱: دعوت دین کے لیے جماعت اور نظام ضروری ہے، اس کے بغیر کسی شخص کا تنہا دعوت کا کما حقہ کام کرنا مشکل ہے۔

۲: اسلامی جہاد کا اولین مقصد دعوتِ اسلام ہے۔

۳: مشرکوں کے قبول اسلام کے بعد ان سے لڑنے کی اجازت نہیں، کیونکہ اسلامی جہاد کا مقصود مال و زر کا حصول اور ملکوں پر قبضہ کرنا نہیں، بلکہ اعلائے کلمۃ الحق ہے۔

(۲)

یہودیوں کو دعوت دینا

نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو اسلام کی دعوت دینے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ اس بارے میں متعدد مثالوں میں سے چار درج ذیل ہیں:

ا: دعوتِ اسلام دینے کی خاطر یہودیوں کو بلانا:

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے ❷، تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا:

---

❶ سنن أبي داود ۷/۱۹٤.

❷ یعنی ہجرت کے موقع پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۷/۲۵۲).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں گواہی دیتا ہوں، کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یقیناً آپ [دین] حق لائے ہیں۔ بلاشبہ یہود جانتے ہیں، کہ میں بے شک ان کا سردار ہوں، ان کے سردار کا بیٹا ہوں، ان کا سب سے بڑا عالم ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں، آپ انہیں [اپنے پاس] بلائیے اور میرے مسلمان ہونے کے متعلق ان کی آگاہی سے پیشتر میرے بارے میں ان سے دریافت کیجیے، کیونکہ انہیں میرے اسلام کی خبر ہوگئی، تو وہ میرے بارے میں ناحق بات کہیں گے۔''

نبی کریم ﷺ نے [انہیں] بلا بھیجا، وہ آنحضرت ﷺ کے ہاں آئے [1]، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

''يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ! وَيْلَكُمْ اتَّقُوْا اللّٰهَ! فَوَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، وَأَنِّيْ جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ، فَأَسْلِمُوْا.''

[اے گروہ یہود! تمہارا ستیاناس ہو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اس اللہ کی قسم، کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں! بلاشبہ تم یقیناً جانتے ہو، کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول برحق ہوں اور بے شک میں تمہارے پاس [دین] حق لے کر آیا ہوں، سو تم مسلمان ہو جاؤ]۔

انہوں نے کہا: ''ہم اس کو نہیں جانتے۔''

(یعنی) انہوں نے یہ بات نبی ﷺ کے بارے میں کہی۔

آنحضرت ﷺ نے یہی بات ان سے تین مرتبہ فرمائی۔

---

[1] ان کے آنے سے پیشتر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ چھپ گئے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح البخاري ۷/۲۵۳)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟"

"تم میں عبداللہ بن سلام کیسے شخص ہیں؟"

انہوں نے کہا: "ذَاكَ سَيِّدُنَا، وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا، وَابْنُ أَعْلَمِنَا."

"وہ ہمارے سردار ہیں، سردار کے بیٹے ہیں، ہمارے سب سے بڑے عالم اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں۔"

آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا: "أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟"

[اگر وہ مسلمان ہو جائیں، تو پھر تمہاری کیا رائے ہوگی؟]

انہوں نے کہا: "حَاشَا لِلّٰهِ! مَا كَانَ لِيُسْلِمَ."

"اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ اسلام میں داخل نہیں ہونے والے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ مسلمان ہو جائیں، تو پھر تمہاری کیا رائے ہوگی؟"

انہوں نے کہا: "اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ اسلام میں داخل نہیں ہونے والے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ مسلمان ہو جائیں، تو پھر تمہاری کیا رائے ہوگی؟"

انہوں نے کہا: "اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ اسلام میں داخل نہیں ہونے والے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "يَا ابْنَ سَلَامٍ! اُخْرُجْ عَلَيْهِمْ."

"اے ابن سلام! ان کے سامنے آؤ"

وہ باہر نکلے اور ان سے کہا:

"يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! اتَّقُوا اللّٰهَ! فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ."

[اے گروہ یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اس اللہ تعالیٰ کی قسم، جن کے سوا کوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود نہیں! بلا شبہ تم یقیناً جانتے ہو، کہ وہ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ [دین] حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں]۔

انہوں نے کہا: "کَذَبْتَ ."

"تو جھوٹ کہہ رہا ہے۔"

[اس پر] رسول اللہ ﷺ نے ان کو [اپنے ہاں سے] نکال دیا۔ (1)

اس حدیث شریف میں ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اسی بات کی دعوت دی۔

ب: یہودیوں کے سردار کے گھر جا کر دعوتِ اسلام دینا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: "ہم مسجد میں تھے، تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

"إِنْطَلِقُوْا إِلَى يَهُوْدَ."

[یہود کی طرف چلو۔]

ہم آنحضرت ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ یہودیوں کے سردار کے گھر پہنچے، تو نبی کریم ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر انہیں آواز دی:

"يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ! أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا."

[اے گروہ یہود! مسلمان ہو جاؤ بچ جاؤ گے]۔

انہوں نے جواب دیا: "بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ!"

(1) صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، جزء من رقم الحديث ۳۹۱۱، ۷/۲۵۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اے ابوالقاسم ﷺ! آپ نے [پیغام] پہنچا دیا ہے]۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذٰلِكَ أُرِيْدُ''۔

[میں یہی چاہتا ہوں]۔

پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا، تو انہوں نے کہا: ''اے ابوالقاسم ﷺ آپ نے [پیغام] پہنچا دیا ہے''

پھر آپ ﷺ نے تیسری دفعہ یہی بات دہرائی اور [ساتھ ہی یہ بھی] فرمایا:

''اِعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ. فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.''[1]

[جان لو کہ بے شک زمین اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے لیے ہے اور بلاشبہ میں تمہیں [یہاں سے] نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں، سو تم میں سے جس کو اپنی مملوکہ چیزوں کے بدلے میں کچھ ملے، وہ اس کو فروخت کرے، وگرنہ جان لو، کہ یقیناً زمین اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے لیے ہے]۔

اس حدیث میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی اور اس دعوت کو تین مرتبہ دہرایا۔ آنحضرت ﷺ نے [أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا] کے الفاظ مبارکہ کے ساتھ دعوت دی۔ ان کی شرح میں علامہ قرطبی نے لکھا ہے:

---

[1] متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب الإکراہ، باب في بیع المکرہ ونحوہ في الحق وغیرہ، رقم الحدیث ٦٩٤٤، ٣١٧/١٢؛ وصحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب إجلاء الیهود من الحجاز، رقم الحدیث ٦١ـ (١٧٦٥)، ١٣٨٧/٣. الفاظ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أُدْخُلُوا فِي الْإِسْلَامِ طَائِعِينَ تَسْلَمُوْا مِنَ الْقَتْلِ وَالسِّبَاءِ مَأْجُوْرِيْنَ." ❶

[خوشی خوشی اسلام میں داخل ہو جاؤ، قتل اور قید سے بچنے کے ساتھ ساتھ اجر و ثواب پاؤ گے]۔

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر دو باتیں:

۱: دعوت دین صرف مسجد کی چار دیواری میں محدود نہیں۔ مسجد سے نکل کر لوگوں کے گھروں میں جا کر دعوت دینا بھی آنحضرت ﷺ کا ثابت شدہ طریقہ ہے۔

۲: دعوت کے لیے اجتماعی طور پر نکلنا، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ہمراہ حضرات صحابہ کو بھی چلنے کا حکم دیا۔

ج: خیبر کے یہودیوں کو لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیتے ہوئے فرمایا:

"اُنْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ. فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ." ❷

''سیدھے جاؤ، یہاں تک کہ ان کے صحن میں [یعنی ان کے ہاں] پہنچ

---

❶ المفهم ۳/۵۸۷.

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، جزء من رقم الحديث ۴۲۱۰، ۷/۴۶۶؛ وصحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، جزء من رقم الحديث ۳۴ ـ (۲۴۰۶)، ۴/۱۸۷۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور اسلام کے مطابق ان کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں، ان سے انہیں آگاہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وساطت سے ایک شخص کو ہدایت دے دیں، تو وہ بلاشبہ تمہارے لیے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بہتر ہے۔''

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا، کہ وہ خیبر کے یہودیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں۔

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر پانچ باتیں:

۱: دعوتِ دین کے لیے ساتھیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تنہا ایک شخص کے لیے دعوت کے تقاضوں کو پورا کرنا بہت دشوار ہے۔

۲: اسلام میں لڑائی سے پہلے دعوتِ اسلام ہے۔

۳: دعوتِ دین کی شان و عظمت کس قدر بلند ہے، کہ کسی کے ہاتھ پر ایک شخص کا مسلمان ہونا سرخ اونٹوں سے، جو کہ اس وقت عربوں کا ایک بہترین مال تھا، بہتر ہے۔ امام بخاری نے کتاب الجهاد میں اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے۔

[بَابُ فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ شَخْصٌ] [1]

[اس آدمی کی فضیلت کے متعلق باب، جس کے ہاتھوں پر کوئی شخص مسلمان ہو]

۴: آنحضرت ﷺ کا دعوت دین کے ثواب کے بیان کی خاطر مثال پیش فرمانا، کہ اس سے سامع کے لیے بات خوب واضح ہو جاتی ہے۔

۵: آنحضرت ﷺ کا مثال کا انتخاب فرماتے وقت سامع کے حالات کو پیش نظر رکھنا۔

---

[1] صحيح البخاري ٦/ ١٤٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: تیماء ❶ کے یہودی عالم کے نام دعوتِ اسلام کی خاطر گرامی نامہ:

امام ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے تیماء کے یہودی عالم کے نام گرامی نامہ ارسال فرمایا.....الحدیث ❷

امام ابن حبان نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ كِتْبَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى حَبْرِ تَيْمَاءَ] ❸

[نبی کریم ﷺ کا تیماء کے یہودی عالم کو لکھنا]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے یہودیوں کو دعوت اسلام دینے کا بہت اہتمام فرمایا۔ اسی غرض کی خاطر آپ ﷺ نے انہیں جمع فرمایا، اپنے صحابہ کے ہمراہ ان کے سردار کے گھر تشریف لے گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہود خیبر کی طرف دعوت اسلام کے ساتھ آغاز کرنے کے حکم کے ساتھ روانہ فرمایا اور دعوت کی خاطر تیماء کے یہودی عالم کی طرف اپنا گرامی نامہ ارسال فرمایا۔ فصلوات ربي وسلامه عليه.

(۳)

نصاریٰ کو دعوتِ اسلام

آنحضرت ﷺ نے نصاریٰ کو بھی دعوتِ اسلام دینے کی طرف خصوصی توجہ

❶ (تیماء): شام کا ایک مضافاتی قصبہ، جو کہ شام اور دمشق سے آنے والے حجاج کے راستے میں، شام اور وادی قری کے درمیان واقع ہے۔ وہاں یہود رہائش پذیر تھے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہودیوں کو جزیرہ عرب سے جلاوطن کیا، تو انہیں بھی جلاوطن کر دیا۔ (ملاحظہ ہو: معجم البلدان، ۲۷۳٦، ۲/۷۸)؛ شیخ شعیب ارناؤط لکھتے ہیں۔ یہ قصبہ مدینہ منورہ کی شمالی جانب تبوک سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۱٤/٤٩٧).

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، جزء من رقم الحديث ٦٥٥٦، ١٤/٤٩٧. شیخ ارناؤوط نے اس کی [سند کو بخاری کی شرط پر] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ١٤/٤٩٧.)

❸ المرجع السابق ١٤/٤٩٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔اس کے متعلق ذیل میں تین شواہد ملاحظہ فرمائیے:

۱: عدی بن حاتم کو دعوتِ اسلام:

امام احمد نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، تو میں ان سے دور بھاگا، یہاں تک کہ میں رومی سلطنت سے متصل اسلامی علاقے کے آخری حصے میں پہنچ گیا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے اس جگہ کو (بھی) ناپسند کیا، جہاں میں پہنچا تھا، یہاں تک کہ میری اس کے لیے ناپسندیدگی اس جگہ سے [بھی] زیادہ ہوگئی، جہاں سے میں آیا تھا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے [اپنے آپ سے] کہا: ''میں اس شخص [یعنی رسول کریم ﷺ] کے پاس ضرور جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ سچا ہوا، تو میں [اس کی بات] کو ضرور سنوں گا، اور اگر وہ معاذ اللہ جھوٹا ہوا، تو مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں آپ ﷺ کے پاس آیا، تو لوگوں نے مجھے سر اٹھا کر دیکھا، اور کہنے لگے: ''عدی بن حاتم، عدی بن حاتم''

راوی نے کہا: ❶ میرا گمان ہے، کہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ ❷

انہوں نے بیان کیا: ''انہوں...... یعنی آنحضرت ﷺ ...... نے مجھ سے فرمایا:

---

❶ یہ کہنے والے عدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے شخص ابن حذیفہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ أعلم.

❷ یعنی عدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ لوگوں نے تین مرتبہ [عدی بن حاتم] کہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَا عَدِيَ بْنَ حَاتِمٍ! أَسْلِمْ تَسْلَمْ."

[اے عدی بن حاتم! مسلمان ہو جاؤ، بچ جاؤ گے]

انہوں نے بیان کیا: میں نے جواب دیا:

"إِنِّي مِنْ أَهْلِ دِيْنٍ."

"بلاشبہ میں تو اہل دین میں سے ہوں۔" [یعنی میرا اپنا مستقل مذہب ہے، جس کا میں پیروکار ہوں]

انہوں۔یعنی آنحضرت ﷺ۔نے فرمایا:

"يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ! أَسْلِمْ تَسْلَمْ."

[اے عدی بن حاتم! مسلمان ہو جاؤ، بچ جاؤ گے]

انہوں نے بیان کیا: "میں نے کہا: "بلاشبہ میں تو اہل دین میں سے ہوں۔"

انہوں۔[یعنی آنحضرت ﷺ۔] نے وہی بات تین مرتبہ فرمائی:

[پھر] آپ ﷺ نے فرمایا: "أَنَا أَعْلَمُ بِدِيْنِكَ مِنْكَ."

[میں تمہارے دین کو تم سے زیادہ جانتا ہوں]۔

انہوں نے بیان کیا: میں نے کہا: "أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِيْنِي مِنِّيْ؟"

"آپ میرے دین کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: "نَعَمْ."

[ہاں]

آپ ﷺ نے فرمایا: "أَلَيْسَ تَرْأَسُ قَوْمَكَ؟"

[کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں؟"]

انہوں نے بیان کیا: میں نے کہا: "بَلٰی"

[کیوں نہیں]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

"فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ فِي دِينِكَ الْمِرْبَاعُ."

[پس بلاشک تمہارے دین میں سرداری کی بنا پر لوگوں کے مال کا چوتھا حصہ لینا حلال نہیں'']

انہوں نے بیان کیا: ''آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنِّي قَدْ أَرَى أَنَّ مِمَّا يَمْنَعُكَ خَصَاصَةً تَرَاهَا بِمَنْ حَوْلِي، وَأَنَّ النَّاسَ عَلَيْنَا أَلْبٌ وَاحِدٌ. هَلْ تَعْلَمُ مَكَانَ الْحِيرَةِ؟"

''بلاشبہ میں دیکھ رہا ہوں، کہ [اسلام قبول کرنے سے] تمہیں روکنے والی باتوں میں سے میرے گردوپیش کے لوگوں کا فقر و افلاس اور لوگوں کا ہماری دشمنی پر ایکا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے، کہ حیرہ کہاں ہے؟

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: "قَدْ سَمِعْتُ بِهَا ، وَلَمْ آتِهَا ."

[یقیناً میں نے اس کا [ذکر] سنا ہے، لیکن وہاں گیا نہیں]۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَتُوشِكَنَّ الظَّعِينَةُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ، وَلَتُوشِكَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ أَنْ تُفْتَحَ."

''قریب ہے، کہ ہودج سوار عورت تنہا وہاں سے روانہ ہو، یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے، اور قریب ہے کہ کسری بن ہرمز کے خزانے فتح کیے جائیں۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''کسری بن ہرمز کے۔''

آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ہاں، کسری بن ہرمز کے۔''

[آپ ﷺ نے مزید فرمایا]: ''ایسا عنقریب ضرور ہوگا، کہ (آدمی) چاہے گا، کہ کوئی اس سے اس کا مال بطور صدقہ قبول کرے، لیکن اس کو کوئی [صدقہ لینے والا] میسر نہ آئے۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بیان کیا: ''یقیناً میں دونوں باتیں دیکھ چکا ہوں: بلاشبہ میں نے ہودج سوار عورت کو حیرہ سے تنہا نکلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا، اور میں ان گھوڑ سواروں میں شامل تھا، جنہوں نے مدائن پر حملہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً تیسری بات بھی ضرور ہوگی۔ بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے، جو کہ آپ ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی۔'' ❶

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک دوسری روایت میں ہے، کہ ان کی پھوپھی نے انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم دیا، تو وہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

"يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ! مَا أَفَرَّكَ أَنْ تَقُولَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَهَلْ مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ مَا أَفَرَّكَ أَنْ تَقُولَ: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ؟ فَهَلْ مِنْ شَيْءٍ أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ؟"

[''اے عدی بن حاتم! تمہیں [لا الہ الا اللہ] کہنے سے کون سی چیز بدکنے پر اکسا رہی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ہے؟
تمہیں کون سی چیز [اللہ اکبر] کہنے سے روک رہی ہے؟ کیا کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے بڑی ہے؟'']

انہوں نے بیان کیا:

"فَأَسْلَمْتُ، وَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اسْتَبْشَرَ."

''میں نے اسلام قبول کر لیا اور میں نے دیکھا، کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا۔''

---

❶ ملاحظہ ہو: المسند، جزء من رقم الحدیث ۱۹۳۷۸، ۱۱۹/۳۲-۱۲۲۔ شیخ شعیب ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے لکھا ہے: ''اس کا کچھ حصہ صحیح ہے اور یہ [سند حسن] ہے۔'' (ھامش المسند ۱۲۲/۳۲)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ (الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ) الْيَهُودُ، وَ(الضَّالِّينَ) النَّصَارَى.“

[یقیناً [جن پر غضب ہوا] وہ یہود ہیں، اور [گم راہ] نصاریٰ ہیں۔] ❶

پہلی روایت میں ہم دیکھتے ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے تین دفعہ عدی رضی اللہ عنہ کو جو کہ نصرانی تھے، دعوت اسلام دی۔

دوسری روایت میں ہم دیکھتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے عدی رضی اللہ عنہ کو انتہائی حکمت سے اس بات کا قائل کیا، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑے ہیں۔ توفیق الٰہی سے اس کا ثمرہ عدی بن حاتم کا دائرہ اسلام میں داخل ہونا تھا۔ رضي الله عنه وأرضاه وصلوات ربي وسلامه على نبينا الكريم.

واقعہ سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں:

۱: جس کو دعوت دی جارہی ہو، اس کے دین کا علم، داعی کی گفتگو میں توفیق الٰہی سے قوت کا سبب بنتا ہے۔

۲: مخاطب کی اپنے ہی دین کی خلاف ورزی کی نشان دہی، اس کے زور کو توڑنے اور حق کو ثابت کرنے میں مددگار رہوتی ہے۔

---

❶ المسند، جزء من رقم الحديث ١٩٣٨١، ٣٢/١٢٤؛ وجامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن، ومن سورة الفاتحة، جزء من رقم الحديث ٣١٢٩، ٨/٢٣١؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب إخباره ﷺ عن مناقب الصحابة، ذكر عدي بن حاتم الطائي رضي الله عنه، جزء من رقم الحديث ٧٢٠٦، ١٦/١٨٤؛ الفاظ حدیث صحیح ابن حبان کے ہیں۔ حافظ ہیثمی نے المسند کی روایت کے متعلق لکھا ہے: اس کو احمد نے روایت کیا ہے، اور عباد بن حبیش کے علاوہ اس کے راویان صحیح کے روایت کرنے والے ہیں، اور وہ [بھی] ثقہ ہیں۔“ (مجمع الزوائد ٥/٣٣٥)؛ نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦/٢٠٨)؛ اور امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٨/٢٣٢؛ وصحيح سنن الترمذي ٣/٢٠).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: مخاطَب کی نفسیات سمجھنا اور اس کے مطابق گفتگو کرنا ایک کامیاب داعی کے لیے بہت ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے قبولِ اسلام کی راہ میں عدی بن حاتم کی نفسیاتی رکاوٹ مسلمانوں کی خستہ حالی کو سمجھا، اور اس کا ازالہ یہ بیان فرما کر کیا، کہ مستقبل اسلام کا ہے۔

۴: لوگوں کے قبولِ اسلام کے لیے آنحضرت ﷺ کے سینہ اطہر میں شدید تڑپ تھی اور ان کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے آپ ﷺ کو بے پناہ خوشی ہوتی تھی۔ عدی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے آنحضرت ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا۔

ب: ہرقل کو دعوتِ اسلام:

نبی کریم ﷺ نے رومیوں کے قائد ہرقل کو دعوتِ اسلام کی غرض سے گرامی نامہ ارسال فرمایا۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہرقل کو مکتوب گرامی ارسال فرمایا۔ ❶

آنحضرت ﷺ کے گرامی نامہ کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ یقیناً ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں خود خبر دی۔

انہوں [ابوسفیان رضی اللہ عنہ] نے بیان کیا: ''پھر اس [ہرقل] نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب منگوا کر پڑھا۔ اس میں تھا:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم. مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ

---

❶ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الجهاد، باب هل يرشد المسلم أهل الكتاب أو يعلّمهم الكتاب، جزء من رقم الحديث ۲۹۳۶، ۶/۱۰۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ﴿قُلْ يَٰأَهْلَ الْكِتَٰبِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ❶﴾ ❷

[(شروع کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو نہایت رحم کرنے والے بہت مہربان ہیں۔ محمد رسول اللہ۔ ﷺ ۔ کی جانب سے رومیوں کے قائد ہرقل کے نام۔ ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلام۔ اما بعد بلاشبہ میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرلو، بچ جاؤ گے۔ مسلمان ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں دہرا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے اعراض کیا، تو تمہارے ذمہ کسانوں کا گناہ (بھی) ہوگا)۔ اور (اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے، کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ان کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب نہ بنائے۔ پس وہ اگر پھر جائیں، تو کہہ دیجیے گواہ رہو بے شک ہم فرماں بردار ہیں)۔"

اس حدیث شریف میں ہم دیکھتے ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے اسلام قبول کرنے

---

❶ سورة آل عمران / الآية ٦٤.

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، جزء من رقم الحديث ٧، ١/ ٣٢؛ وصحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، جزء من رقم الحديث ٧٤۔ (١٧٧٣)، ٣/ ١٣٩٣۔ ١٣٩٦. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ثمرات بیان فرما کر ہرقل کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ حدیث کی شرح میں علامہ قرطبی نے تحریر کیا ہے:

"يَعْنِي تَدْخُلُ فِي دِيْنِ الْإِسْلَامِ تَسْلَمْ فِي الدُّنْيَا مِنَ الْخِزْيِ، وَفِي الآخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ ." ❶

[یعنی دین اسلام میں داخل ہو جاؤ، دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب سے محفوظ ہو جاؤ گے]۔

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ نے اس کو اسلام سے منہ موڑنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: [پس اگر تم نے (دعوت اسلام سے) منہ موڑا، تو تمہارے ذمہ کسانوں کا گناہ (بھی) ہے]

اور اس سے مراد یہ ہے، کہ اگر تم نے دعوتِ اسلام کے قبول کرنے سے اعراض کیا، تو تم پر تمہاری پیروکار رعیت کا بھی گناہ ہوگا، جو کہ تمہارے اطاعت قبول کرنے پر (ہی) اطاعت کرتے ہیں۔ ❷

صحیح بخاری میں ایک مقام پر امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ دَعْوَةِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى، وَعَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ، وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ، وَالدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ]❸

[یہود و نصاریٰ کو دعوت دینے اور ان سے لڑائی کی جانے والی بات کے متعلق باب، نیز نبی کریم ﷺ کا ایران اور روم کے بادشاہوں کو خطوط

---

❶ المفهم ٣/٦٠٨.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٣/٦٠٩.

❸ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، ٦/١٠٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھنا اور لڑائی سے پہلے دعوتِ (اسلام) دینا]

ایک دوسرے مقام پر حضرت امام رحمہ اللہ نے درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ] ❶

[نبی کریم ﷺ کے (غیر مسلموں کو) اسلام، نبوت اور اس بات کی دعوت دینے کے متعلق باب، کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں]۔

واقعہ سے معلوم ہونے والی دیگر چار باتیں:

۱: دعوت دین دیتے ہوئے مخاطب کے احترام کو شرعی حدود میں رہتے ہوئے ملحوظ رکھنا۔ آنحضرت ﷺ نے ہرقل کو [عظیم الروم] [رومیوں کا قائد] کے لقب سے مخاطب کیا۔

۲: دعوت دیتے ہوئے اختصار کا اہتمام کرنا۔

۳: دعوتِ دین میں قرآنی آیات سے استفادہ کرنا۔

۴: دعوت دین کے لیے [ذریعہ تحریر] سے استفادہ کرنا۔

امام نووی نے مسلم شریف کی حدیث پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ] ❷

[نبی کریم ﷺ کے ہرقل کو دعوتِ اسلام دینے کی خاطر مکتوب ارسال کرنے کے متعلق باب]

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد، ٤٠٩/٦.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، ١٣٩٣/٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ج: اکیدر ❶ دومہ ❷ کو دعوتِ اسلام:

امام ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَأُكَيْدَرَ دُوْمَةَ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى."

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے دعوت إلی اللہ تعالیٰ کی غرض سے کسریٰ، قیصر اور اکیدر دومہ کو خطوط ارسال فرمائے۔" ❸

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے، کہ اکیدر دومہ ان لوگوں میں سے تھا، جن کے نام آنحضرت ﷺ نے دعوتِ دین کی خاطر گرامی نامے ارسال فرمائے اور اکیدر...... جیسا کہ امام نووی نے تحریر کیا ہے...... نصرانی تھا۔

علاوہ ازیں...... امام مسلم کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ حدیث کے مطابق...... اکیدر نے آنحضرت کو ریشمی کپڑا بطور تحفہ ارسال کیا تھا۔ ❹

---

❶ (أُکَیدِر): ہمزہ کی پیش اور کاف کی زبر کے ساتھ اور وہ نصرانی تھا۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۴/۵۰).

❷ (دُومة): دال کی پیش اور زبر کے ساتھ، دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ مدینہ طیبہ سے تیرہ مراحل، دمشق سے قریباً دس مراحل اور کوفہ سے بھی کم وبیش اتنے ہی فاصلہ پر واقع ایک جگہ۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۴/۵۰)؛ نیز ملاحظہ ہو: معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، "دومة"، ۲/۵۶۳-۵۶۵.

❸ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، باب كتب النبي ﷺ، رقم الحديث ۶۵۵۳، ۱۴/۴۹۱. شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی [سند کو صحیح مسلم کی شرط] پر قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ۱۴/۴۹۱).

❹ ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، وخاتم الذهب والحرير على الرجل، رقم الحديث ۱۸- (۲۰۷۱)، ۳/۱۶۴۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

یہود و نصاریٰ کو دعوتِ اسلام

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور انہیں اس بات کا حکم دیا، کہ وہ وہاں موجود یہود و نصاریٰ کو توحید و رسالت کے اقرار اور پھر اسلامی شریعت کے احکام کی پابندی کرنے کی دعوت دیں۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے وقت فرمایا:

"إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا - ﷺ - رَسُولُ اللّٰهِ.

فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.....الحديث [1]

"بے شک تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو، جو اہل کتاب ہیں، اس لیے جب تم ان کے ہاں پہنچو، تو انہیں دعوت دو، کہ وہ گواہی دیں، کہ

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب أخذ الصدقة من الأغنياء وتُرَدُّ في الفقراء حيث كانوا، جزء من رقم الحديث ١٤٩٦، ٣/٣٥٧؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، جزء من رقم الحديث ٢٩۔ (١٩)، ١/٥٠. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

پس اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں، تو انہیں بتلانا، کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

پس اگر وہ تمہاری اس بات کو (بھی) مان لیں، تو انہیں خبر دینا، کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ (کی ادائیگی) فرض کی ہے، وہ ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے غریبوں پر خرچ کی جائے گی۔ الحدیث

حدیث شریف میں مذکور [أَهْلِ كِتَابٍ] سے مراد...... جیسا کہ علامہ قرطبی نے بیان کیا ہے...... ❶ یہود و نصاریٰ ہیں اور ان کی یمن میں تعداد مشرکین عرب سے زیادہ تھی۔

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں:

۱: دعوتِ دین کے لیے مبلغ ارسال کرنا۔

۲: داعی کے لیے اپنے مخاطبین کے متعلق ضروری معلومات کا جاننا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے مخاطبین کے متعلق معلومات مہیا فرمائیں۔ علامہ قرطبی شرح حدیث میں لکھتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ نے [اہل کتاب] کا خصوصی طور پر معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے اس لیے ذکر فرمایا، کیونکہ وہ مشرکین عرب کے برعکس اہل علم تھے اور تاکہ وہ ان کے ساتھ مجادلہ و مناظرہ کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں اور ان کی تسلی و اطمینان کے لیے دلائل و شواہد کو قبل از وقت ترتیب دے لیں۔ ❷

۳: دعوتِ دین کی اساس توحید و رسالت کی دعوت دینا ہے اور اسی سے دعوت کا آغاز ہوگا اور اس کے بعد نماز و زکوٰۃ کی دعوت دینا ہے۔ امام نووی نے اس

---

❶ ملاحظہ ہو: المفهم ۱/۱۸۱.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱/۱۸۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر درج بالا عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ] (1)

[توحید و رسالت کی گواہی اور اسلامی شریعت کی پابندی کی دعوت دینے کے متعلق باب]

(۵)

منافقوں کو دعوتِ دین

نبی کریم ﷺ منافقوں کو بھی دعوت دین دیا کرتے تھے۔اس بارے میں ذیل میں دو مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱: عبداللہ بن اُبی کے ہاں تشریف لے جانا:

امام بخاری اور امام مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا:

''نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اگر آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (تو بہتر ہوتا)۔''

نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کی طرف روانہ ہوئے۔ مسلمان (بھی) پیدل آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ (جہاں سے وہ گزر رہے تھے) وہ شور زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچے، تو وہ کہنے لگا: ''مجھ سے دور رہیے، بے شک آپ کے گدھے کی بُو نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔''

اس پر ان میں سے ایک انصاری شخص نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔''

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الإیمان ۱۰/۱ ۵۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ (ابن ابی) کی طرف سے اس کی قوم کا ایک شخص (یہ بات سن کر) غصہ میں آ گیا اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ پھر دونوں طرف سے دونوں کے حمایتی مشتعل ہو گئے اور چھڑی، ہاتھا پائی اور جوتے تک نوبت پہنچ گئی۔

ہمیں معلوم ہوا ہے، کہ یقیناً (اس موقعہ پر) یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾[1] [2]

[اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں، تو ان میں صلح کرا دو]

امام نووی نے صحیح مسلم کی روایت پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِيْنَ][3]

[نبی کریم ﷺ کے دعوت (دین) دینے اور منافقوں کی اذیت پر صبر کرنے کے متعلق باب]

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں:

۱: دعوتِ دین کے لیے مخاطب کے ہاں داعی کا خود جانا۔

۲: دعوتِ دین کی غرض سے اجتماعی طور پر جانا۔

۳: مخاطب کی طرف سے بدسلوکی کا معاملہ پیش آنے کے لیے داعی کا ذہنی طور پر قبل از وقت تیار رہنا۔

---

[1] سورة الحجرات/ جزء من الآية ۹.

[2] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الصلح، باب ما جاء في الإصلاح بين الناس، رقم الحديث ۲٦۹۱، ۲۹۷/٥؛ وصحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، رقم الحديث ۱۷۔ (۱۷۹۹)، ۱٤۲٤/۳. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

[3] صحيح مسلم ۱٤۲٤/۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: منافقوں کو اہل اسلام کو اذیت دینے سے منع کرنا:

امام ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے بلاتے ہوئے فرمایا:

''یَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ یُفْضِ الْإِیْمَانُ إِلٰی قَلْبِهِ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ، وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ یَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِیْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ. وَمَنْ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ یَفْضَحْهُ، وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رِحْلِهِ.'' ❶

[''اے وہ لوگو جو اپنی زبان کے ساتھ مسلمان ہوئے اور ایمان ان کے دل تک نہیں پہنچا! مسلمانوں کو اذیت نہ دو اور نہ ان پر طعن زنی کرو اور نہ (ہی) ان کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے رہو، کیونکہ بے شک جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی کوتاہی کی ٹوہ میں رہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی خامی تلاش کرتے ہیں اور جس کی خامی اللہ تعالیٰ تلاش کریں، تو وہ اس کو رسوا کر دیتے ہیں، اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان میں (لوگوں سے چھپا ہوا بھی) ہو۔'']

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کو خطاب کرکے انہیں

---

❶ جامع الترمذي، أبواب البر والصلة، رقم الحديث ۲۱۰۱، ۱۵۲/۶؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحظر والإباحة، باب الغيبة، ذكر الزجر عن طلب عثرات المسلمين وتعييرهم، رقم الحديث ۵۷۶۳، ۷۵/۱۳۔۷۶. امام ترمذی نے اس کو [حسن غریب] اور شیخ البانی نے [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے ابن حبان کی [سند کو قوی] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ۱۵۳/۶؛ وصحيح الترغيب والترهيب ۵۸۸/۲؛ وهامش الإحسان ۷۶/۱۳).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام کو اذیت دینے، ان پر طعن زنی کرنے اور ان کی خامیوں کی ٹوہ میں رہنے سے منع فرمایا۔

علامہ طیبی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ''آنحضرت ﷺ کے الفاظ مبارکہ [لَا تُؤْذُوْا الْمُسْلِمِیْنَ] ❶ اس بات پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں، کہ اسلام (دل کی) تصدیق اور اعمال صالحہ دونوں کے مجموعہ کا نام ہے، تو گویا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

> ''اے وہ لوگو جن کے پاس (دلی) تصدیق کے بغیر (صرف زبان سے) اسلام (کا دعویٰ) ہے! ان لوگوں کو اذیت نہ دو، جنہوں نے ان دونوں چیزوں کو اپنے پاس جمع کیا ہے۔''

ایک سوال اور اس کا جواب:

اس مقام پر شاید کوئی یہ سوال کرے، کہ منافق کو یہ کس طرح کہا گیا ہے، کہ [وہ اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈنے کے درپے نہ رہے] حالانکہ منافق تو مسلمان کا بھائی ہوتا ہی نہیں؟ علامہ طیبی نے اس سوال کو خود ہی ذکر کر کے اس کا جواب دیا ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں:

> ''اگر تم کہو: آنحضرت ﷺ کے فرمان [اپنے مسلمان بھائی کا عیب......] میں [اپنے بھائی] کے الفاظ کہنے میں کیا حکمت ہے، کیونکہ گفتگو تو منافقوں کے ساتھ ہو رہی ہے اور وہ مسلمانوں کے بھائی نہیں ہیں؟''

میں کہتا ہوں: یہ الفاظ [جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کی ٹوہ میں رہتا ہے] سابقہ گفتگو کا تتمہ اور ان میں زور پیدا کرنے کے لیے ہے۔ گویا کہ یوں کہا گیا ہے:

---

❶ شرح الطیبي ۱۰/۳۲۱۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی مسلمان بھی اپنے مسلمان بھائی کے عیوب ڈھونڈنے کے درپے رہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو تلاش کرکے، اس کو رسوا کردیں گے، اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان میں (لوگوں سے چھپا ہوا بھی) ہو اور جب اللہ تعالیٰ یہ سزا مسلمان کو دیتے ہیں، تو پھر اس شخص کو اس جرم کی کس قدر سنگین سزا ملے گی، جو پہلے ہی سے منافق ہو۔'' ❶

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے منافقوں کو بھی دعوتِ دین دی۔

(۶)

اہل اسلام، مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو دعوت

مشرکوں، یہودیوں اور منافقوں کو جدا جدا دعوتِ دین دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے ان سب اقسام کے لوگوں کو مسلمانوں سمیت ایک ہی مقام پر دعوتِ دین دی۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عروہ سے روایت نقل کی ہے، کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے انہیں خبر دی، کہ:

''بے شک نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس پر ایک پالان تھی اور اس کے نیچے فدک (شہر) کی بنی ہوئی چادر تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا۔ آپ ﷺ بنو حارث بن خزرج کے محلہ میں سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی غرض سے تشریف لے جارہے تھے۔ یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے۔ آپ ﷺ کا گزر ایک مجلس کے پاس سے ہوا، جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہود سب ملے جلے لوگ تھے۔ انہی لوگوں میں عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

جب سواری کی وجہ سے اٹھنے والی گرد مجلس میں پہنچی، تو عبداللہ بن ابی نے

❶ شرح الطیبی ۱۰/۳۲۱۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی، پھر کہنے لگا: ''گرد نہ اڑاؤ۔''

"فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ وَقَفَ ، فَنَزَلَ ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ . "

نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کہا، پھر رک کر (سواری) سے نیچے اترے، پھر ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی اور انہیں قرآن سنایا۔

عبداللہ بن ابی نے کہا: ''اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں۔ اگر تمہاری بات حق ہے، تو تم ہماری مجلسوں میں (آ کر) ہمیں تنگ نہ کرو۔ اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ جاؤ۔ پس جو ہم میں سے (وہاں) تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصہ سنانا۔''

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لائیے، کیونکہ یقیناً ہم اس کو پسند کرتے ہیں۔''

پھر مسلمان، مشرک اور یہود آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے کا قصد کیا۔ نبی کریم ﷺ انہیں خاموش کرواتے رہے، یہاں تک کہ وہ چپ ہو گئے، پھر آنحضرت ﷺ اپنے جانور پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے۔'' ❶

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اہل مجلس کو دعوت الی اللہ دی اور انہیں قرآن کریم سنایا اور اس مجلس میں اہل اسلام، بت پرست مشرک، یہودی اور منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی موجود تھا۔

---

❶ متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب التفسیر، باب ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ من الذين أُوتُوا الكتاب من قبلكم ومن الذين أشركوا أذى كثيرا﴾، جزء من رقم الحديث ٤٥٦٦، ٨/ ٢٣٠ـ٢٣١؛ وصحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب في دعاء النبي ﷺ وصبره على أذى المنافقين، جزء من رقم الحديث ١١٦ـ (١٧٩٨)، ٣/ ١٤٢٢ـ ١٤٢٣. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر دو باتیں:

۱: دعوتِ دین کا دینا کسی جگہ میں محصور نہ ہونا، جہاں بھی موقع میسر ہو، دعوتِ دین دی جائے گی۔

۲: مخاطب لوگوں کی طرف سے بدسلوکی کا سامنا کرنے کے لیے داعی کو ذہنی طور پر قبل از وقت تیار رہنا چاہیے۔

(۷)

مجوسیوں کو دعوتِ دین

نبی کریم ﷺ نے مجوسیوں کو بھی دعوتِ اسلام دی۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ:

''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک مکتوب کسری [1] کے نام بھیجا اور انہیں حکم دیا، کہ وہ اسے بحرین کے گورنر کو دے دیں۔

بحرین کے گورنر نے وہ مکتوب کسری کو دیا۔

جب کسری نے اس کو پڑھا، تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

میرا خیال ہے [2]، کہ ابن المسیب نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ان [3] کے لیے بدعا کی، کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ [4]

---

[1] (کسری): کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھا جاتا ہے اور یہ ایران کے بادشاہ کا لقب تھا۔ اس کا عربی میں معنی [مظفر] [کامیاب] ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جس کسری کو گرامی نامہ ارسال فرمایا تھا، وہ کسری پرویز بن ہرمز بن انوشروان تھا۔ (ملاحظہ ہو: عمدة القاري ۱۸/ ۱۵۷).

[2] اس بات کے کہنے والے ابن شہاب الزہری ہیں۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۸/ ۱۲۷)

[3] ان سے مراد کسری اور اس کے لشکر ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۸/ ۱۲۷).

[4] صحیح البخاري، کتاب المغازي، رقم الحدیث ۴۴۲۴، ۸/ ۱۲۶.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

۱: دعوتِ دین بذریعہ تحریر۔ امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ] ❶

[نبی کریم ﷺ کی کسریٰ و قیصر کے نام چٹھی کے متعلق باب]

۲: مخاطب کا دعوتِ دین کے جواب میں برا طرزِ عمل۔

۳: بعض اوقات داعی کا لوگوں کے برے سلوک پر بددعا کرنا۔

(۸)

ہر جابر کو دعوتِ اسلام

نبی کریم ﷺ نے صرف مذکورہ بالا لوگوں ہی کے نام دعوتِ دین کے لیے مکاتیب ارسال نہ فرمائے، بلکہ ہر جابر کو اسلام کی دعوت دینے کی غرض سے لکھا۔

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى، وَإِلَى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّجَاشِيِ، وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ." ❷

[بے شک نبی کریم ﷺ نے اسلام کی دعوت دینے کی خاطر کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف لکھا اور یہ وہ نجاشی نہ تھا، جس پر نبی کریم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی"]۔

---

❶ صحيح البخاري ۸/۱۲۶.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، رقم الحديث (۱۲۲۳)، ۳/۱۳۹۷.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نووی نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ][1]

[نبی کریم ﷺ کے دعوتِ اسلام کے لیے کافر بادشاہوں کے نام خطوط کے متعلق باب]

بعض کتابوں میں ان حکمرانوں اور ان کی طرف مکاتیب لے جانے والے حضرات صحابہ کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔[2] مثال کے طور پر امام ابن سعد نے اپنی کتاب [الطبقات الکبریٰ] میں درج ذیل عنوان لکھا ہے۔

[ذِكْرُ بِعْثَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الرُّسُلَ بِكُتُبِهِ إِلَى الْمُلُوكِ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا كَتَبَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَاسٍ مِنَ الْعَرَبِ وَغَيْرِهِمْ][3]

[رسول اللہ ﷺ کا بادشاہوں کے نام دعوتِ اسلام کے لیے خطوط ارسال کرنے کا ذکر اور [اس کا ذکر] جو کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب اور دیگر لوگوں کو لکھا]

امام ابن سعد نے اس عنوان کے تحت آنحضرت ﷺ کے مکاتیب گرامی کا

---

[1] صحيح مسلم ٣/١٣٩٧.

[2] ملاحظہ ہو: فتح الباري ٨/١٢٨؛ وسيرة ابن هشام ٤/١٨٨؛ وكتاب الأموال لأبي عبيد القاسم بن سلام ص ٢٥-٢٨؛ وتاريخ الطبري ٢/٦٤٤-٦٤٥؛ وتاريخ الإسلام (المغازي) للذهبي ٥٠١-٥١٢؛ والفصول في سيرة الرسول ﷺ ص ٢٦١-٢٦٢؛ والسيرة النبوية لابن خلدون ص ١٥٣-١٥٨؛ والسيرة النبوية الصحيحة للدكتور العمري ص ٤٥٤-٤٦٠؛ والسيرة النبوية في ضوء المصادر الأصلية ص ٥١٣-٥٢٤.

[3] الطبقات الكبرى ١/٢٥٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے اور ان میں سے بیس سے زیادہ ایسے ہیں، جو بادشاہوں اور دوسرے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے ارسال کیے گئے تھے۔ ❶

(۹)

اقرباء کو دعوتِ دین

نبی کریم ﷺ نے دعوتِ دین دیتے ہوئے اپنے قرابت داروں کو نظر انداز نہ کیا، بلکہ ان کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔ اس بارے میں سات مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: قریش کو دعوتِ دین:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ﴾ ❷ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ."

[جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ: اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے)، تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا اور وہ جمع ہوگئے، پھر آنحضرت ﷺ نے (دعوت) عامہ ❸ اور (دعوتِ) خاصہ ❹ دی۔

---

❶ ملاحظہ ہو: الطبقات الکبری ۱/۲۵۸۔۲۹۱؛ نیز ملاحظہ ہو: مجموعة الوثائق السياسية للدكتور محمد حميد الله؛ وسفراء النبي ﷺ للواء الركن محمود شيت خطاب.

❷ سورة الشعراء / الآية ٢١٤.

❸ سب جمع ہونے والے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

❹ مخصوص لوگوں کو نام لے کر خطاب فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ.

يَا فَاطِمَةُ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ،

فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا." [1]

["اے بنی کعب بن لوی! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے بنی مرۃ بن کعب! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے بنی عبد شمس! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے بنی عبد مناف! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے بنی ہاشم! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے بنی عبد المطلب! اپنی جانوں کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! اپنی جان کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

کیونکہ بے شک میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے لیے کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، ہاں تمہارے ساتھ قرابت ہے اور میں صلہ رحمی کرتا رہوں گا۔"]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، جزء من رقم الحديث ٣٤٨ـ (٢٠٤)، ١٩٢/١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

"يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ! سَلِيْنِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا." ❶

"اے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ بھی کام نہ آ سکوں گا۔

اے صفیہ! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی! میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں آپ کے کچھ بھی کام نہ آ سکوں گا۔

اے فاطمہ بنت محمد ﷺ! میرے مال میں سے جو چاہو، مجھ سے مانگ لو (لیکن) اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں تمہارے کسی بھی کام نہ آ سکوں گا۔"

امام بخاری نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾] ❷

[(اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے) کے متعلق باب]

امام نووی نے صحیح مسلم کی روایت پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ فِي قوله تعالىٰ: ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾] ❸

[اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ترجمہ: اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے)

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري: كتاب التفسير، جزء من رقم الحديث ٤٧٧١، ٨/٥٠١؛ وصحيح مسلم، كتاب الإيمان، جزء من رقم الحديث ٣٥١ـ (٢٠٦)، ١/١٩٣.

❷ صحيح البخاري ٨/٥٠١.

❸ صحيح مسلم ١/١٩٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق باب]

امام ابن حبان نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ تَبْلِيْغِهِ الرِّسَالَةَ وَمَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ] ❶

[آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانے اور اپنی قوم سے جو اذیت پہنچی اس کے متعلق باب]

مذکورہ بالا روایتوں میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے قریش کی مختلف شاخوں کو دعوت عام دی اور پھر خصوصی طور پر اپنے چچا حضرت عباس، پھوپھی حضرت صفیہ اور صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم کو دعوت دی۔

ب: بنو عبد المطلب کو دعوتِ دین دینے کی خاطر جمع کرنا:

امام احمد اور امام ضیاء مقدسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَفِيْهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ."

"رسول اللہ ﷺ نے بنو عبد المطلب کو جمع کیا یا انہیں بلایا اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے تھے، کہ ان میں ہر ایک (پورا) جذعہ ❷ کھالیتا اور

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب التاريخ، ١٤/٤٨٥.

❷ (جذعة): پانچویں سال میں داخل ہونے والے اونٹ، دوسرے سال میں داخل ہونے والی گائے اور بکری اور ایک سال کی بھیڑ کو [جذعة] کہتے ہیں اور یہاں جذعہ سے مراد دوسرے سال میں داخل ہونے والی بکری یا ایک سالہ بھیڑ ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ٢٠/٢٢٣).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق ❶ (پانی) پی لیتا تھا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے ایک مد ❷ کھانا تیار کروایا۔ انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''پھر بھی کھانا اسی قدر رہا، جتنا پہلے تھا۔ (ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ) گویا کہ اس کو چھوا ہی نہیں گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ایک چھوٹا پیالہ (پانی) کا منگوایا۔ انہوں نے سیر ہو کر پیا۔ پھر بھی پانی اس قدر باقی رہا، کہ گویا کہ اس کو چھوا ہی نہیں گیا یا انہوں نے پیا ہی نہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! إِنِّي بُعِثْتُ إِلَيْكُمْ خَاصَّةً، وَإِلَى النَّاسِ عَامَّةً، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟''

''اے بنو عبدالمطلب! بے شک مجھے خصوصی طور پر تمہاری طرف اور عمومی طور پر سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس بارے میں تم نشانی دیکھ چکے ہو۔ پس تم میں سے کون میرا بھائی اور ساتھی بننے کے لیے میری بیعت کرتا ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''آنحضرت ﷺ کی جانب کوئی ایک بھی نہ اٹھا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں آپ ﷺ کی جانب اٹھا، اور میں (وہاں موجود) لوگوں میں سے سب سے چھوٹا تھا۔''

انہوں نے بیان کیا: ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔''

---

❶ (الفرق): اہل حجاز کا ایک پیمانہ جو کہ بارہ مد یا تین صاع کے برابر ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ھامش المسند للشیخ احمد شاکر ۲/ ۳۵۲) اور صاع کم و بیش اڑھائی کلو کے برابر ہوتا ہے۔ اس طرح الفرق کم و بیش ساڑھے سات کلو ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ (مد): صاع کا ایک چوتھائی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ (اپنی بات) دہرائی۔ میں ہر دفعہ آپ ﷺ کی جانب اٹھ کر جاتا اور آنحضور ﷺ فرماتے: ''بیٹھ جاؤ۔'' جب میں تیسری مرتبہ اٹھا، تو آنحضرت ﷺ نے اپنا دست (مبارک) میرے ہاتھ پر مارا۔''❶

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

۱: دعوتِ دین دینے کے لیے لوگوں کو کھانے پر جمع کرنا۔

۲: نبی کریم ﷺ کا اپنے خاندان بنو عبد المطلب کو دعوت دین دینے کا اہتمام فرمانا۔

۳: واضح نشانیاں دیکھنے کے باوجود ضروری نہیں، کہ لوگ دعوتِ حق قبول کرلیں۔

ج: چچا ابوطالب کو دعوتِ دین:

امام بخاری اور امام مسلم نے سعید بن المسیب کے حوالے سے ان کے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے انہیں بتلایا:

''جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا، تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ وہاں آپ ﷺ نے ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔

رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے کہا:

---

❶ المسند، رقم الحدیث ۱۳۷۱، ۲/۳۵۲-۳۵۳. (ط: دارالمعارف مصر)؛ والأحادیث المختارة، مسند علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۴۴۸، ۲/۷۱-۷۲. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راویاں [ثقہ] ہیں؛ شیخ احمد شاکر اور شیخ عبدالملک دھیش نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ۸/۳۰۲؛ وهامش المسند ۲/۳۵۲؛ وهامش الأحادیث المختارة ۲/۷۱). نیز ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحدیث ۸۸۳، ۲/۱۶۵. (ط: دارالمعارف بمصر).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَا عَمِّ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ."

"اے چچا (جان)! آپ ایک کلمہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] [اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں] کہیے، تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس (کلمہ) کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔"

(اس پر) ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا:

"أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟"

[کیا آپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جائیں گے؟"

فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ أَبُوْطَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: "هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ."

وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ."

رسول اللہ ﷺ مسلسل ان پر اس (یعنی کلمہ اسلام) کو پیش کرتے رہے، اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب کے آخری الفاظ یہ تھے:

"وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔"

اور انہوں نے [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہنے سے انکار کر دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَمَا وَاللّٰهِ! لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ أُنْهَ عَنْكَ".

"جب تک مجھے آپ کے بارے میں روکا نہیں جاتا، میں اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کے لیے ضرور استغفار کرتا رہوں گا۔"

اس پر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں (وحی) نازل فرمائی: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......الآية [1]﴾ [2]

اس حدیث شریف میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا ابوطالب کو دعوتِ اسلام دی۔ اور ان کے قبول نہ کرنے کی بنا پر بار بار یہی دعوت دہراتے رہے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے: "فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرِضُهَا عَلَيْهِ" علامہ قرطبی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ بار بار (اللہ تعالیٰ کی توحید کی) گواہی دینے کی دعوت دیتے رہے۔ [3]

ایک اور روایت میں ہے:

"فَقَالَ لَهُ مِرَارًا." [4]

"آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے یہ بات متعدد دفعہ دہرائی۔"

حدیث سے معلوم ہونے والی دو باتیں:

۱: دعوتِ دین مخاطب شخص کی وفات تک جاری رہتی ہے۔

۲: ہدایت دینا، مخلوق میں سے کسی کے بھی ہاتھ میں نہیں۔ آنحضرت ﷺ باوجود شدید تڑپ اور محنت کے اپنے چچا کو ہدایت نہ دے سکے۔ اللہ کریم نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ﴾ [5]

---

[1] سورة التوبة / الآية ١١٣. آیت شریفہ کا مفہوم یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ اور اہل ایمان کے لیے مشرکوں کے لیے استغفار کرنا مناسب نہیں۔

[2] متفق علیه: صحیح البخاري: کتاب الجنائز، باب إذا قال المشرك عند الموت: "لا إله إلا الله"، رقم الحدیث ١٣٦٠، ٣/٢٢٢؛ وصحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی صحة إسلام من حضره الموت مالم یشرع في النزع، ...... رقم الحدیث ٣٩ (٢٤)، ١/٥٤. الفاظِ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

[3] ملاحظہ ہو: المفهم ١/١٩٣.

[4] منقول از: فتح الباري ٨/٥٠٧.

[5] سورة القصص / جزء من الآية ٥٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بے شک آپ جس کو پسند کریں ہدایت نہیں دیتے، بلکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں)۔

د: چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نماز تسبیح کی ترغیب:

حضرات ائمہ ابوداود، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيْكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوْكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ، سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً. فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ، وَأَنْتَ قَائِمٌ، قُلْتَ:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ."

خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا، وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا (عَشْرَ مَرَّاتٍ)، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا، فَتَقُوْلُهَا، وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا. ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ، فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ. إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً. فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً.''[1]

''اے عباس رضی اللہ عنہ! اے میرے چچا! کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ہدیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نہ بتلاؤں؟ کیا میں آپ کو دس خصلتوں [یعنی دس فوائد] والا کام نہ دوں؟ جب آپ اس کو کریں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے پچھلے، پرانے نئے، بھول کر کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ علانیہ دس قسم کے گناہوں کو معاف فرما دیں۔

آپ چار رکعت نماز ادا کیجیے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور (ایک دوسری) سورت پڑھیے۔ ان کے پڑھنے سے فارغ ہو کر حالت قیام ہی میں پندرہ

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، تفريع أبواب التطوّع، باب صلاة التسبيح، رقم الحديث ١٢٩٣، ١٢٤/٤-١٢٦؛ وسنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة، باب في صلاة التسبيح، رقم الحديث ١٣٨٣، ٢٥٣/١؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب صلاة التطوّع، ٣١٨/١؛ والسنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة التطوع، رقم الحديث ٤٩١٦، ٧٣/٣. حافظ صلاح الدین العلائی نے اس کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: النقد الصحيح لما اعترض عليه من أحاديث المصابيح ص ٣٠)؛ حافظ ابن حجر اس کے بارے میں اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: حق یہ ہے کہ، کثرت طرق کی بنا پر یہ حدیث [حسن] درجہ کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلاني عن أحاديث المصابيح (المطبوع مع شرح الطيبي ٣٤٦/١-٣٤٩). علامہ ابوالطیب عظیم آبادی لکھتے ہیں، کہ اس حدیث کو صحیح اور حسن کہنے والوں میں ابن مندہ، الآجری، الخطیب، ابوسعد السمعانی، ابوموسیٰ المدینی ابوالحسن بن المفضل، منذری، ابن الصلاح، نووی اور دوسرے (اہل علم) ہیں۔ (ملاحظہ ہو: عون المعبود ١٢٤/٤). شیخ البانی نے بھی اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ٢٤١/١؛ وصحيح سنن ابن ماجه ٣٢٣/١؛ وصحيح الترغيب والترهيب ٣٥٤/١)؛ نیز ملاحظہ ہو: إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه للشيخ محمد على جانباز ١٩٢/٥-١٩٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ] پڑھیے۔

پھر رکوع کیجیے اور حالت رکوع میں انہی [کلمات] کو دس مرتبہ کہیے۔ پھر رکوع سے سر اٹھایے اور انہیں دس دفعہ کہیے۔ پھر سجدہ کیجیے اور انہیں حالت سجدہ میں دس مرتبہ پڑھیے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھایئے اور انہیں دس دفعہ پڑھیے۔ پھر سجدہ کیجیے اور انہیں دس مرتبہ پڑھیے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھایئے اور انہیں دس مرتبہ پڑھیے۔ یہ اس طرح ہر رکعت میں پچہتر مرتبہ ہوں گے۔ اسی طرح چاروں رکعتوں میں کیجئے۔

اگر استطاعت ہو، تو ہر روز (ایسی) نماز پڑھیے، اگر ایسا نہ کرو تو ہر جمعہ [1] میں ایک مرتبہ، اور اگر ایسا نہ کرو، تو ہر ماہ میں ایک دفعہ، اور اگر ایسا نہ کرو، تو ہر سال میں ایک دفعہ، اور اگر ایسا نہ کرو، تو زندگی میں ایک دفعہ۔''

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نماز تسبیح پڑھنے کی پر زور ترغیب دی۔ آنحضرت ﷺ نے اصل عمل بتلانے سے پہلے [یا عباس] [یا عماہ] رضی اللہ عنہ کے ساتھ ندا دے کر ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی پھر [أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْبُوكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟] کے الفاظ فرما کر بتلائے جانے والے عمل کے سننے، سمجھنے اور کرنے کے لیے ان کے شوق کو ابھارا۔

۵: عم زاد کو نظر کے پیچھے نظر لگانے سے روکنا:

امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی

---

[1] یعنی ہر ہفتہ میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''یَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُوْلٰى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ''❶

''اے علی! نظر کے پیچھے نظر نہ لگانا، کیونکہ پہلی تو تیرے لیے ہے، لیکن دوسری تیرے لیے نہیں۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی علی رضی اللہ عنہ کو غیر محرم عورت کو پہلی مرتبہ بلا قصد دیکھنے کے بعد دوسری دفعہ قصد کر کے دیکھنے سے منع فرمایا، کیونکہ بغیر ارادے کے نظر پڑ جانے کی معافی ہے، لیکن قصداً دیکھنے کا معاملہ اس سے مختلف ہوتا ہے۔❷

و: ازواج مطہرات کو تہجد کی ترغیب:

امام بخاری نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ایک رات رسول اللہ ﷺ نے خوف زدہ حالت میں بیدار ہو کر فرمایا:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ! وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ! مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ ـ يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ ـ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ؟

---

❶ سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب في ما يؤمر من غض البصر، رقم الحديث ۲۱۴۹، ۱۳۱/۶؛ وجامع الترمذي، أبواب الاستيذان والآداب، باب ما جاء في نظرة الفجاءة، رقم الحديث ۲۹۲۶، ۵۰/۸. امام ترمذی اور شیخ البانی نے اس حدیث کو [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۵۰/۸؛ وصحيح سنن أبي داود ۴۰۳/۲؛ وصحيح سنن الترمذي ۳۶۱/۲).

❷ ملاحظہ ہو: عون المعبود ۱۳۱/۶؛ وتحفة الأحوذي ۵۰/۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ.‘‘ ❶

’’اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں! اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے نازل فرمائے ہیں! اور کیا کیا فتنے نازل کیے گئے ہیں! حجرے والیوں...... آنحضرت ﷺ کی مراد آپ کی بیویاں تھیں...... کو کون بیدار کرے، تاکہ وہ نماز (تہجد) پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والی آخرت میں برہنہ ہوں گی۔‘‘

صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے:

’’أَيْقِظُوْا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ.‘‘ ❷

’’حجرے والیوں کو بیدار کرو۔‘‘

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو نماز تہجد کے لیے جگانے کی ترغیب دی۔ آنحضرت ﷺ نے خصوصی طور پر ان کے بیدار کروانے کا ذکر...... بقول حافظ ابن حجر...... اس لیے کیا، کہ وہ اس وقت وہاں موجود تھیں یا مشہور قاعدے کے مطابق [آغاز اپنی ذات اور پھر اپنے اہل وعیال سے کرو]۔ ❸

نبی کریم ﷺ نے ازواج مطہرات کو نماز تہجد کے لیے جگانے کی حکمت بیان کرنے کی غرض سے فرمایا: [دنیا میں کتنی ہی کپڑے پہننے والی آخرت میں برہنہ ہوں گی]۔ اس بارے میں علامہ طیبی لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ کا فرمان [دنیا میں کتنی ہی لباس پہننے والی عورتیں] گویا کہ ازواج مطہرات کو جگانے کا سبب بیان کرنے کی خاطر ہے

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الفتن، باب لا يأتي زمان إلا الذي بعده شر منه، رقم الحديث ٧٠٦٩، ١٣/ ٢٠.

❷ المرجع السابق، كتاب العلم، باب العلم والعظة بالليل، جزء من رقم الحديث ١١٥، ١/ ٢١٠. ❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ١/ ٢١٠.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مقصود یہ ہے، کہ ان کے لیے عبادت سے غفلت کرنا اور نبی کریم ﷺ سے تعلق پر تکیہ کرنا درست نہیں، کیونکہ اگر اس نسبت کے ساتھ عمل نہ ہوا، تو کل قیامت کے دن یہ نسبت انہیں کچھ نفع نہ پہنچائے گی اور نہ ہی عذاب الٰہی سے نجات دلوا سکے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ﴾ [1]

[پس جب صور میں پھونک دیا جائے گا. تو اس دن ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہ رہے گی]۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [2]

[اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے]۔ [3]

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کو تہجد کے لیے جگانے کی تڑپ کس قدر شدید تھی اور اس بارے میں آپ ﷺ کا موقف کس قدر صریح اور واضح تھا! اس کے برعکس دین کے لیے کام کرنے والے بعض حضرات اس طرزِ عمل سے کس قدر دور ہیں! وہ خود تو اپنے گمان میں رات دن دعوتِ دین میں مگن رہتے ہیں، لیکن ان کے اہل وعیال فرائض کے ترک کرنے اور حدود اللہ کو پامال کرنے والے ہیں۔ ان کا عذر لنگ یہ ہے، کہ خدمت اسلام میں مشغولیت کی بنا پر ان کے پاس اہل وعیال کے لیے وقت نہیں۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَشْقِيَاءِ وَاجْعَلْنَا بِرَحْمَتِكَ

---

[1] سورة المؤمنون / الآية ۱۰۱.

[2] سورة الشعراء / الآية ۲۱٤.

[3] ملاحظہ ہو: شرح الطيبي ٤/ ۱۲۰۳۔۱۲۰٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰى صِرَاطِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَقِيمِ❶ . آمين يا حي ياقيوم .

حدیث میں ایک اور فائدہ:

اس حدیث شریف سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے، کہ دعوتِ دین کے لیے کوئی مخصوص وقت نہیں، بلکہ جب بھی ضرورت ہو اور موقع مناسب ہو، تو دعوتِ دین دی جائے گی۔

ز: نواسے کو دعائے قنوت سکھلانا:

حضرت ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوِتْرِ:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ. وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ."❷

---

❶ اے اللہ! ہمیں ان بدنصیب لوگوں کی راہ پر نہ چلانا، اور ہمیں اپنے نبی کریم ﷺ کے صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمانا۔ آمین یاحي یاقیوم۔

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ١٧٢٧، ٣/٢٥٢؛ وسنن أبي داود، كتاب الصلاة، تفريع أبواب الوتر، باب القنوت في الوتر، جزء من رقم الحديث ١٤٢٢، ٤/٢١١-٢١٢؛ وجامع الترمذي، أبواب الوتر، باب ما جاء في القنوت في الوتر، رقم الحديث ٤٦٣، ٢/٤٦٠؛ وسنن النسائي، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الدعاء في الوتر، ٣/٢١٨؛ وسنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلاة، باب ما جاء في القنوت في الوتر، رقم الحديث ١١٦٧، ١/٢١٣؛ وسنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب الدعاء في القنوت، رقم الحديث ١٦٠١، ١/٣١٢؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقاق، باب الأدعية، ذكر الأمر بسؤال ربه جل وعلا الهداية والعافية والولاية فيمن رُزق إياها، جزء من رقم الحديث ٩٤٥، ٣/٢٢٥. امام ترمذی لکھتے ہیں: یہ حدیث [حسن] ہے اور ہم قنوت ←

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے کلمات سکھلائے، کہ میں انہیں (نماز) وتر میں پڑھا کروں:

''اے اللہ! مجھے ہدایت دیجیے، ان لوگوں میں سے، جنہیں آپ نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دیجیے ان لوگوں میں سے، جنہیں آپ نے عافیت فرمائی اور میری نگہبانی فرمائیے، ان لوگوں میں سے، جن کی آپ نے نگہبانی فرمائی اور جو کچھ آپ نے عنایت فرمایا ہے، اس میں برکت فرمائیے۔ اور آپ نے جو فیصلہ فرمایا ہے، اس کے شر سے مجھے بچا لیجیے۔ بے شک آپ فیصلہ کرتے ہیں، آپ پر فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ بلاشبہ وہ ذلیل نہیں ہوتا، جس کی آپ سرپرستی فرمائیں اور وہ عزت نہیں پاتا، جس سے آپ دشمنی کریں۔ اے ہمارے رب! آپ بابرکت اور بلند و بالا ہیں۔''

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نواسے کو دعائے قنوت سکھلائی۔ آنحضرت ﷺ نے اس دعا کی تعلیم صرف ایک مرتبہ نہیں، بلکہ متعدد دفعہ دی۔ بعض روایات میں ہے:

''وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ.''[1]

[''اور آنحضرت ﷺ یہ دعا ہمیں سکھلایا کرتے تھے۔'']

← کے متعلق آنحضرت ﷺ سے اس سے کسی اچھی چیز کو نہیں جانتے؛ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٢/٤٦١، وصحيح سنن أبي داود ١/٢٦٧؛ وصحيح سنن الترمذي ١/٣٨٠؛ وصحيح سنن ابن ماجه ١/١٩٤)؛ نیز ملاحظہ ہو: إنجاز الحاجة ٤/٥١٧-٥١٨. الفاظ حدیث سنن ابي داود کے ہیں۔

[1] ملاحظہ ہو: المسند، جزء من رقم الحديث ١٧٢٧، ٣/٢٥٣؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٣/٢٢٥. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی [سند] کو اور شیخ ارناؤوط نے صحیح ابن حبان کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٣/٢٥٢؛ وهامش الإحسان ٣/٢٢٥).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھ کی بات یہ ہے، کہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد، بلکہ بعض اہل علم بھی نواسوں اور نواسیوں سے اپنے تعلق کو ان سے لاڈ پیار کرنے، ان کی ضیافت کرنے اور انہیں تحائف دینے میں محدود سمجھتے ہیں، ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنا دور دور تک ان کی زندگیوں میں نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نواسوں اور نواسیوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں نبی کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ ❶

إنه سميع مجيب.

(۱۰)

عورتوں کو دعوتِ دین

نبی کریم ﷺ نے خواتین کو بھی دعوتِ دین دینے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ ذیل میں اس کے بارے میں تین مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

۱: پڑوسن کو ہدیہ دینے کی ترغیب:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ." ❷

"اے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی پڑوسن کے لیے (کسی بھی چیز کے بطور ہدیہ دینے کو) حقیر نہ سمجھے، خواہ وہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔"

---

❶ اس بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب "نبی کریم ﷺ بحیثیت والد"

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب لا تحقرن جارة لجارتها، رقم الحديث ٦٠١٧، ١٠/٤٤٥ وصحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بالقليل، ولا تمتنع من القليل لاحتقاره، رقم الحديث ٩٠ (١٠٣٠)، ٢/٧١٤. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف سے مراد یہ ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر نے بیان کیا ہے کہ خاتون اپنی ہمسائی کو کسی بھی چیز کا بطور ہدیہ دینا حقیر نہ سمجھے، اگرچہ وہ چیز ایسی ہو، کہ اس کا عموماً کوئی فائدہ نہ ہو۔ ❶

حافظ ابن حجر نے مزید لکھا ہے: اس بات کا بھی احتمال ہے، کہ حدیث میں ایک بات سے منع کر کے اس کے برعکس کرنے کا حکم دیا گیا ہے، تو گویا کہ اس میں تلقین کی گئی ہے، کہ ہمسائی اپنی پڑوسن سے ہدیہ کے ذریعے محبت کرے، اگرچہ یہ ہدیہ کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ اس طرح اس کام کے کرنے میں امیر و غریب سب برابر ہو جائیں گے۔ ❷

آنحضرت ﷺ کے عورتوں کو خصوصی طور پر اس بات سے منع کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

خواتین کو خصوصی طور پر اس سے روکنے میں حکمت یہ ہے، کیونکہ وہ ہی باہمی محبت اور دشمنی کا منبع ہوتی ہیں، اور وہ ہی دونوں صورتوں میں جلد جذبات کا شکار ہوتی ہیں۔ ❸

ب: خواتین کو مردوں سے پہلے سر اٹھانے سے روکنا:

امام احمد نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَأْسَهَا حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ رُؤُوْسَهُمْ.''

''اے عورتو! تم میں سے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت کے ساتھ ایمان

---

❶ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۰/۴۴۵.
❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰/۴۴۵.
❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰/۴۴۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے، وہ اس وقت تک اپنے سر کو (سجدے سے) نہ اٹھائے، یہاں تک کہ مرد اپنے سروں کو اٹھالیں۔''

انہوں (یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا: ''اور یہ (حکم آنحضرت ﷺ نے) اس لیے (دیا)، کیونکہ ان [یعنی مردوں] کی چادریں چھوٹی ہونے کی بنا پر یہ خدشہ تھا، کہ سجدہ کی حالت میں ان کی شرمگاہیں بے پردہ ہوگئی ہوں۔''❶

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے مستورات کو مردوں سے پہلے سجدے سے اپنے سروں کے اٹھانے سے منع فرمایا۔

ج: عید کے دن مستورات کو وعظ فرمانا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان فرمایا:

''قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ، نَزَلَ، فَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ......الحديث❷

''نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ نے ابتدا نماز سے فرمائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا جب آپ ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہوئے، تو عورتوں کے ہاں تشریف لائے اور انہیں وعظ فرمایا۔''......الحدیث

امام بخاری نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

---

❶ المسند، رقم الحديث ٢٦٩٥١، ٤٤/٥١٤. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٤٤/٥١٤).

❷ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب العيدين، جزء من رقم الحديث ٩٧٨، ٢/٤٦٦؛ وصحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، جزء من رقم الحديث ٣ـ (٨٥٥)، ٢/٦٠٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ] ❶

[عید کے دن امام کا عورتوں کو وعظ کرنے کے متعلق باب]

امام بخاری نے اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرکے اس پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ] ❷

[امام کے عورتوں کو وعظ کرنے اور انہیں تعلیم دینے کے متعلق باب]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو دعوت دینے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ❸

(۱۱)

جوانوں کو دعوتِ دین دینا

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کو دعوت دین دینے کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں اجتماعی اور انفرادی دونوں صورتوں میں دعوت دینا ثابت ہے۔ اس سلسلے میں ذیل میں تین مثالیں توفیق الٰہی سے پیش کی جارہی ہیں:

ا: نوجوانوں کو شادی کی ترغیب دینا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ

---

❶ صحيح البخاري، كتاب العيدين، ٢/٤٦٦.

❷ المرجع السابق، كتاب العلم، ١/١٩٢.

❸ اس بارے میں مزید مثالیں [نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم] صفحات ۷۸۔۸۱ میں دیکھئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ." ❶

[''اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اس کو نکاح کر لینا چاہیے، کیونکہ وہ نگاہ کو جھکانے والا اور شرم گاہ کو محفوظ کرنے والا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو، تو اس کو روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ وہ بے شک اس کے لیے شہوت کو توڑنے والا ہے۔'']

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے شادی کی استطاعت رکھنے والے نوجوانوں کو نکاح کرنے کی ترغیب دی اور دوسروں کو روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

ب: قریشی نوجوانوں کو زنا سے منع فرمانا:

امام ابن عاصم اور امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ! لَا تَزْنُوا. أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ." ❷

---

❶ متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب قول النبي ﷺ: "من استطاع منكم الباءة ......"، جزء من رقم الحديث ٥٠٦٥، ٩/١٠٦؛ وصحيح مسلم، كتاب النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤونةً، جزء من رقم الحديث ١-(١٤٠٠)، ٢/١٠١٨. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

❷ كتاب السنة، باب ذكر قول النبي ﷺ "خير نساءٍ ركبن الإبل نساء قريش"، رقم الحديث ١٥٣٥، ص٦٢٦؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الحدود، ٤/٣٥٨. الفاظ حدیث المستدرک کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کو [مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/٣٥٨؛ والتلخيص ٤/٣٥٨)۔ نیز ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ٢/٦١٨؛ وهامش المسند أبي يعلى ٣/١٩.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے قریش کے نوجوانو! زنا نہ کرو۔ سنو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی، اس کے لیے ہی جنت ہے۔''

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے زنا سے بچنے کا عظیم صلہ بیان فرما کر قریشی نوجوانوں کو زنا سے منع فرمایا۔

ج: ایک نوجوان کے لیے زنا کی قباحت کو واضح کرنا:

امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ایک نوجوان نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لِيْ فِيْ الزِّنَا"

''اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے زنا کی اجازت دیجیے۔''

لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ انہوں نے اس کو ڈانٹا اور کہا:

"مَهْ مَهْ"

''چپ ہو جاؤ، چپ ہو جاؤ''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اُدْنُهْ."

''قریب آ جاؤ''

تو وہ آنحضرت ﷺ کے قریب ہو گیا۔

انہوں [راوی] نے بیان کیا: ''وہ بیٹھ گیا۔''

آنحضرت ﷺ نے پوچھا:

"أَتُحِبُّهُ لِأُمِّكَ؟"

''کیا تم اس کو اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے عرض کیا:

”لا ، وَاللّٰهِ! جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ . “

”نہیں، واللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کر دیں۔“

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ.“

[”اور لوگ (بھی) اس کو اپنی ماؤں کے لیے پسند نہیں کرتے“]

(پھر) آنحضرت ﷺ نے دریافت کیا:

”أَفَتُحِبُّهُ لِابْنَتِكَ؟“

”تو کیا تم اس کو اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟“

اس نے عرض کیا:

”لا ، وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلَنِيْ اللّٰهُ فِدَاءَكَ . “

[”نہیں، واللہ! اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کر دیں“]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِبَنَاتِهِمْ.“

[اور لوگ (بھی) اس کو اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتے“]

(پھر) آنحضرت ﷺ نے پوچھا:

”أَفَتُحِبُّهُ لِأُخْتِكَ؟“

[”تو کیا تم اس کو اپنی ہمشیرہ کے لیے پسند کرتے ہو؟“]

اس نے عرض کیا:

”لا ، وَاللّٰهِ! جَعَلَنِيْ اللّٰهُ فِدَاءَكَ . “

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''نہیں، واللہ! مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر نثار کر دیں'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ."

[''اور لوگ (بھی) اس کو اپنی بہنوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔'']

(پھر) آنحضرت ﷺ نے پوچھا:

"أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ؟"

[''تو کیا تم اس کو اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرتے ہو؟'']

اس نے عرض کیا:

"لَا ، وَاللّٰهِ! جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ."

[''نہیں، واللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کر دیں۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِعَمَّاتِهِمْ."

[''اور لوگ (بھی) اس کو اپنی پھوپھیوں کے لیے پسند نہیں کرتے'']

(پھر) آنحضرت ﷺ نے پوچھا:

"أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ؟"

[''تو کیا پس تم اس کو اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟'']

اس نے عرض کیا:

"لَا ، وَاللّٰهِ! جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ."

[''نہیں، واللہ! اللہ مجھے آپ پر قربان کر دیں۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"وَلَا النَّاسُ يُحِبُّوْنَهُ لِخَالَاتِهِمْ."

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''اور لوگ [بھی] اس کو اپنی خالاؤں کے لیے پسند نہیں کرتے۔'']

انہوں [یعنی راوی] نے بیان کیا: پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور دعا کی:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ.''

[''اے اللہ! اس کے گناہ کو معاف فرما دیجیے، اس کے دل کو پاک فرما دیجیے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما دیجیے۔'']

انہوں [یعنی راوی] نے بیان کیا:

''فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلٰى شَيْءٍ.'' [1]

[اس کے بعد وہ نوجوان کسی چیز کی طرف دیکھتا بھی نہ تھا'']

اس حدیث شریف میں ہم دیکھتے ہیں، کہ آنحضرت ﷺ زنا کی اجازت طلب کرنے والے نوجوان کو ڈانٹنے سے حضرات صحابہ کو روکتے ہیں۔ اس کو اپنے قریب بٹھاتے ہیں، زنا کی قباحت اور برائی کو سوال و جواب کی صورت میں اس کے لیے اجاگر کرتے ہیں، پھر اپنا دست مبارک اس پر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے اس کے گناہ کی معافی، دل کی پاکیزگی اور شرم گاہ کی حفاظت کے لیے دعا کرتے ہیں۔

اللہ اکبر! ہمارے نبی کریم ﷺ کس قدر حلیم، مہربان اور نرم خو تھے! صلوات ربي وسلامه عليه.

لطف وعنایت سے لبریز گفتگو، شفقت و رحمت سے رکھے ہوئے دست مبارک اور دلوں کے پھیرنے والے رب ذوالجلال سے التجائے نبوی نے کیا اثر دکھایا؟

---

[1] المسند، رقم الحديث ٢٢٢١١، ٥٤٥/٣٦. حافظ عراقی اس کے متعلق لکھتے ہیں، کہ اس کی [سند جید] ہے اور [راویان صحیح کے روایت کرنے والے] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: هامش إحياء علوم الدين ٣٣٤/٢)؛ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیح] اور [راویان کو ثقہ اور صحیح کے روایت کرنے والے] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٤٥٤/٣٥٦).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے راوی ہی نے بیان کیا:

[اس کے بعد وہ نوجوان کسی چیز کی طرف دیکھتا (بھی) نہ تھا] [1]

(۱۲)

بچوں کو دعوتِ دین

ہمارے نبی کریم ﷺ نے دعوتِ دین دیتے ہوئے بچوں کو نظر انداز نہیں فرمایا، بلکہ انہیں بھی اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ اس سلسلے میں تین مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: یہودی بچے کو دعوتِ اسلام:

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا، تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا:

''أَسْلِمْ.''

''مسلمان ہو جاؤ۔''

اس نے اپنے پاس موجود اپنے باپ کی طرف دیکھا، تو اس نے بچے سے کہا:

''أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ.''

''ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو۔''

چنانچہ وہ (بچہ) مسلمان ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ (وہاں سے) یہ کہتے ہوئے

[1] اس سلسلے میں مزید دو مثالیں مولف کی کتاب [نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم] صفحات ۷۵۔۷۷ میں دیکھیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر تشریف لائے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ."❶

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، جنہوں نے اس کو (دوزخ کی) آگ سے بچالیا ہے۔"

صحیح ابن حبان کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

"قُلْ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" أَشْفَعُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ."

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ❷ کہو، میں روزِ قیامت اس کی وجہ سے تمہارے لیے شفاعت کروں گا۔"

لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھنا شروع کیا، تو اس کے باپ نے کہا:

"أُنْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَكَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ."

"ابوالقاسم ﷺ تمہیں جو کہہ رہے ہیں اس پر غور کرو۔"

اس پر لڑکے نے کہا:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ."❸

["میں گواہی دیتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔"]

اس حدیث میں یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی بچے کو دعوتِ اسلام دی۔

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجنائز، رقم الحديث ١٣٥٦، ٢١٩/٣.

❷ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

❸ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الجنائز، باب المريض وما يتعلّق به، ذكر جواز عيادة المرء أهل الذمة إذا طمع في إسلامهم، جزء من رقم الحديث ٢٩٦٠، ٢٢٧/٧. شیخ ارناؤوط نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ٢٢٧/٧).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّي عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟] ❶

[(اس بارے میں) باب کہ جب بچہ مسلمان ہو کر فوت ہو جائے، تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے گا؟]

ایک اور مقام پر امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[بَابُ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ؟] ❷

[(اس بارے میں) باب کہ بچے پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا؟]

امام بخاری کے دونوں عنوانات کے متعلق حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: [کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے گا؟] اس مقام پر انہوں [یعنی امام بخاری] نے سوالیہ انداز میں عنوان ذکر کیا ہے اور کتاب الجہاد میں ایسے انداز میں ذکر کیا ہے، جو کہ (اسلام پیش کرنے کے جواز پر) قطعی طور پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: [بچے پر اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا؟] گویا کہ جب وہ پہلے ہی سے اس کے اسلام کے صحیح ہونے کے متعلق دلائل پیش کر چکے ہیں، لہٰذا اب اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی اور انہوں نے اس مقام پر ایک نئی بات بتلائی، کہ اس پر اسلام کیسے پیش کیا جائے؟ ❸

علاوہ ازیں حافظ ابن حجر نے فوائد حدیث ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: حدیث میں بچے پر اسلام پیش کرنا [ثابت ہوتا] ہے۔ اگر ایسا کرنا درست نہ ہوتا، تو آنحضرت ﷺ اس پر پیش ہی نہ فرماتے۔ ❹

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الجنائز، ۲۱۸/۳.

❷ المرجع السابق، كتاب الجهاد، ۱۷۱/۶.

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۲۱۹/۳.

❹ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۲۱/۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: بچوں کو طلوع آفتاب سے پہلے رمی سے روکنا:

امام ابوداود اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات [1] ہمیں یعنی بنوعبدالمطلب کے بچوں کو گدھوں پر [سوار کروا کر] پہلے بھیج دیا اور پیار سے ہماری رانوں پر تھپکیاں دیتے ہوئے فرمایا:

"أُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ." [2]

["اے میرے چھوٹے بیٹو! طلوع آفتاب ہونے تک جمرۃ (الکبری) کو کنکریاں نہ مارنا۔"]

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے، کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدالمطلب کے بچوں کو فجر سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونے کی اجازت دی، تو انہیں طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں مارنے سے روک دیا۔

ج: یتیم بچے کو کھانے کے آداب سکھلانا:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عمر بن أبی سلمۃ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

---

[1] مناسک حج میں سے یہ ہے، کہ حج کرنے والے نو اور دس ذوالحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں بسر کرکے دن کے روشن ہونے پر وہاں سے منیٰ کے لیے روانہ ہوں اور طلوع آفتاب کے بعد جمرۃ الکبری کو سات کنکریاں ماریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور لوگوں، عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ سے نصف شب کے بعد روانہ ہونے کی اجازت دی، البتہ...... جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے...... یہ حکم بھی دیا، کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔

[2] سنن أبي داود، كتاب المناسك، باب التعجيل من جمع، رقم الحديث ١٩٣٨، ٥/٢٨٩؛ وسنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب من تقدم من جمع لرمي الجمار، رقم الحديث ٣٠٦٠، ٢/ ١٨٢. الفاظِ حدیث سنن ابی داود کے ہیں۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ١/ ٣٦٦؛ وصحيح سنن ابن ماجه ٢/ ١٧٦).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ (کھاتے وقت) برتن میں گھومتا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

"یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ."

''اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ لیا کرو، دائیں [ہاتھ] سے کھایا کرو اور اس [جگہ] سے کھاؤ، جو تمہارے قریب ہو۔''

"فَمَا زَالَتْ طِعْمَتِي بَعْدُ."❶

''اس کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔''

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہما کو ان کے لڑکپن میں کھانے کے آداب کی تعلیم دی۔ انہوں نے خود بیان کیا: "کُنْتُ غُلَامًا" [میں بچہ تھا] حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: یعنی بالغ ہونے سے پہلے، پیدائش سے لے کر بالغ ہونے تک بچے کو [غلام] کہتے ہیں۔❷

امام قرطبی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: اس میں بچوں کو ان کے متعلقہ دین کی ضروری باتیں اور آداب سکھلانے کا ثبوت ملتا ہے۔❸

(۱۳)

مریضوں کو دعوتِ دین دینا

نبی کریم ﷺ بیماروں کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے اور

---

❶ متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام والأکل بالیمین، رقم الحدیث ۵۳۷۶، ۵۲۱/۹؛ وصحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما، رقم الحدیث ۱۰۸ (۲۰۲۲)، ۱۵۵۹/۳. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۵۲۱/۹. نوٹ: اس بارے میں مزید مثالیں راقم السطور کی کتاب [بچوں کا احتساب] اور [نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم] صفحات ۷۷۔۷۸ میں ملاحظہ فرمائیے۔

❸ ملاحظہ ہو: المفهم ۲۹۷/۵۔ ۲۹۸.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی انہیں دعوتِ دین بھی دیتے۔ اسی طرح جب مریض لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے، تو آپ ﷺ انہیں دین کی باتیں بتلاتے۔ ذیل میں توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں تین مثالیں پیش کی جارہی ہیں:

۱: بنونجار کے شخص کو دعوتِ توحید:

حضرات ائمہ احمد، ابویعلی اور ضیاء مقدسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم ﷺ بنونجار کے ایک شخص کی عیادت کی غرض سے اس کے ہاں تشریف لے گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

"یَا خَالُ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ." ❶

''اے ماموں! آپ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] پڑھ لیجیے۔''

اس (شخص) نے کہا:

"أَوْ خَالٌ أَنَا أَوْ عَمٌّ؟"

''کیا میں ماموں ہوں یا چچا؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا، بَلْ خَالٌ."

''نہیں، بلکہ (آپ) ماموں ہیں۔''

پھر آنحضرت ﷺ نے اس سے کہا:

"قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ."

''کہیے: لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ.'' ❷

اس نے کہا:

---

❶ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

❷ یعنی ان کے سوا کوئی معبود نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خَيْرٌ لِّيْ؟"

["(کیا یہ کہنا) میرے لیے بہتر ہے؟"❶]

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

حدیث سے معلوم ہونے والی چار باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے عیادت کے دوران حاصل ہونے والے موقع کو دعوت دین کے لیے استعمال فرمایا۔

۲: آنحضرت ﷺ نے دعوتِ توحید دی، کہ دعوتِ دین کی اساس، بنیاد اور نقطہ آغاز یہی دعوت ہے۔

۳: آنحضرت ﷺ نے مریض شخص کو [یَا خَال] [اے ماموں] کے الفاظ کے ساتھ مخاطب کرکے ان کے جذبات کو ابھارا۔

۴: آنحضرت ﷺ نے ایک ہی موقع پر ایک سے زائد مرتبہ دعوت دی۔

فصلوات ربي وسلامه عليه.

ب: بیمار عورت کو صبر کی ترغیب:

امام بخاری اور امام مسلم نے عطاء بن ابی رباح سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے کہا: "مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟" میں نے عرض کیا: "کیوں نہیں۔ (ضرور دکھلایئے)۔"

---

❶ المسند، رقم الحديث ١٢٥٤٣، ٢٠/١٨؛ ومسند أبي يعلى الموصلي، رقم الحديث ٧٥٧۔ (٣٥١٢)، ٢٢٧/٦؛ والأحاديث المختارة، رقم الحديث ١٦٤١، ٣٥/٥۔٣٦۔ الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔ حافظ ہیثمی نے لکھا ہے: "اس کو احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے راویان صحیح کے روایت کرنے والے ہیں۔" مسند ابی یعلی اور الأحادیث المختارۃ کے محققین نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٣٠٥/٥؛ وهامش مسند أبي يعلى ٢٢٧/٦؛ وهامش المختارة ٣٥/٥).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا: ''اس کالی عورت نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا:

"إِنِّي أُصْرَعُ ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي ."

[''بے شک مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور بے شک میری بے پردگی ہوتی ہے، پس میرے لیے دعا کیجیے (کہ مجھے اللہ تعالیٰ اس مرض سے شفا دے دیں)۔'']

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ."

[''اگر تم چاہو تو صبر کرو، تو تمہارے لیے جنت ہے اور اگر تم چاہو، تو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں، کہ وہ تمہیں عافیت عطا فرما دیں'']

اس [خاتون] نے عرض کیا:

"إِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ ." [1]

''بے شک (مرگی کے وقت) میری بے پردگی ہو جاتی ہے، پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، کہ میری بے پردگی نہ ہو۔''

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

اس حدیث شریف سے یہ بات واضح ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے صبر کا عظیم ثواب بیان فرما کر بیمار عورت کو صبر کی ترغیب دی۔

---

[1] متفق علیہ: صحیح البخاري، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، رقم الحدیث ۵۶۵۲، ۱۰/۱۱۴؛ وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن مما یصیبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك......، رقم الحدیث ۵٤ـ(۲۵۷٦)، ٤/۱۹۹٤. الفاظِ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: بیمار عورت کو بخار کو برا بھلا کہنے سے روکنا:

امام مسلم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ

''بے شک رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لائے، اور فرمایا:

"مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ أُمَّ الْمُسَيَّبِ! تُزَفْزِفِيْنَ؟"

''اے ام السائب یا ام المسیب! تمہیں کیا ہوا ہے؟ کپکپا رہی ہو؟''

انہوں نے عرض کیا:

"اَلْحُمَّى، لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا."

''بخار (کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ فرمائیں۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَسُبِّي الْحُمَّي، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ."[1]

''بخار کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ یہ تو انسانوں کی خطاؤں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے، جس طرح کہ بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے مہمان ہونے کے باوجود خاتون کو غلط بات سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا مہمان ہونا غلط بات پر ٹوکنے کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك،......، رقم الحديث ٥٣ـ(٢٥٧٥)، ٤/١٩٩٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: آنحضرت ﷺ نے علتِ احتساب ❶ بھی بیان فرما دی، کہ بخار گناہوں کو ختم کرنے کی بنا پر برا بھلا کہنے کا مستحق نہیں۔

۳: آنحضرت ﷺ نے بخار کے گناہوں کو ختم کرنے کو مثال سے واضح فرمایا۔

(۱۴)

مصیبت زدہ لوگوں کو تلقینِ صبر

ہمارے نبی کریم ﷺ دکھی اور رنجیدہ لوگوں کو حوصلہ دیتے اور انہیں صبر کی تلقین فرماتے۔ توفیق الٰہی سے اس سلسلے میں ذیل میں دو واقعات پیش کئے جارہے ہیں:

ا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو شوہر کی وفات پر تلقینِ صبر:

امام مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں نے کہا:

"غَرِيبٌ، وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ، لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ." ❷

''پردیسی، پردیس ہی میں (چل بسے)، میں ضرور ان پر ایسا روؤں گی، کہ اس کو بیان کیا جائے گا۔

---

❶ یعنی ام السائب یا ام المسیب کو اپنے ٹوکنے کی وجہ اور سبب۔

نوٹ: اس طرح آنحضرت ﷺ نے ام العلاء رضی اللہ عنہا کی عیادت کے وقت مسلمان کی بیماری کی فضیلت کو بیان فرمایا۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبي داود، کتاب الجنائز، باب عیادة النساء، رقم الحدیث ۳۰۹۰، ۲۴٦/۸)؛ اور شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ۵۹۷/۲).

❷ ان کا مقصود یہ تھا، کہ وہ ان پر شدید نوحہ کریں گی۔ (ملاحظہ ہو: المفهم ۵۷٤/۲).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں ان پر رونے کے لیے تیار ہو چکی تھی، کہ مدینہ کے مضافات سے ایک عورت آئی اور وہ (رونے میں) میری مدد کرنا چاہتی تھی۔ (راستے میں) رسول اللہ ﷺ اسے ملے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ؟"

[''کیا تو شیطان کو اس گھر میں داخل کرنا چاہتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے دو مرتبہ ❶ نکالا ہے؟'']

(ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا):

"فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ." ❷

''پس میں رونے سے رک گئی اور میں نہ روئی۔''

حدیث سے معلوم ہونے والی دو باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے مصیبت پر نوحہ کرنے سے روکا۔

۲: آنحضرت ﷺ نے روکنے کا سبب بھی بیان فرمایا، کہ نوحہ کی بنا پر شیطان گھر میں داخل ہوتا ہے۔

ب: خاتون کو بیٹے کی وفات پر صبر کا حکم:

امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

''بے شک رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو کہ اپنے بچے (کی وفات) پر رو رہی تھی۔ ❸ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا:

❶ دو دفعہ نکالنے سے مراد شاید یہ ہے، کہ ایک دفعہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے خالص اسلام سے اور دوسری دفعہ ان کی بہترین ہجرت سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (ملاحظہ ہو: المفهم ٢/ ٥٧٤-٥٧٥).

❷ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب البكاء على الميت، رقم الحديث ١-(٩٢٢)، ٢/ ٦٣٥.

❸ عورت کے رونے سے مراد ایسا رونا ہے، جس کے ساتھ آواز کو بلند کرنا یا اس کے علاوہ بین وغیرہ کرنا شامل تھا، کیوں کہ مصیبت پر صرف رونے کی تو ممانعت نہیں۔ (ملاحظہ ہو: المفهم ٢/ ٥٧٩).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ."

[''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔'']

وہ کہنے لگی:

"وَمَا تُبَالِيْ بِمُصِيْبَتِيْ."

''تمہیں تو میری مصیبت کی پروا نہیں۔''

جب آنحضرت ﷺ (وہاں سے) تشریف لے گئے، تو اس سے کہا گیا:

"إِنَّهُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ."

''یقیناً وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔''

تو یہ (خبر) اس پر موت کی مانند آئی [1] پھر وہ آپ ﷺ کے دروازے پر آئی اور وہاں دربان نہ دیکھے اور اس نے عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ أَعْرِفْكَ."

''یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ." [2]

''یقیناً صبر تو وہی ہے، جو صدمہ کے شروع میں ہو۔''

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

ا: آنحضرت ﷺ نے مصیبت زدہ عورت کو بین وغیرہ کرنے سے منع فرمایا۔

امام نووی حدیث شریف کے فوائد ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: ''اس

---

[1] یعنی اس کو معلوم کر کے اس قدر صدمہ ہوا، جس قدر موت کی وجہ سے صدمہ پہنچتا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الأولى، رقم الحديث ١٥ ـ (٩٢٦)، ٢/٦٣٧ـ٦٣٨.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہر ایک کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔'' ❶

۲: بسا اوقات نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے کو ناگوار صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے موقع پر دعوت دینے والے کو تحمل اور نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

۳: آنحضرت ﷺ کی بردباری اور تواضع، کہ خاتون کا ناگوار جواب سننے کے باوجود، اس کو کچھ نہ کہا۔

(۱۵)

تاجروں کو دعوتِ دین

ہمارے نبی کریم ﷺ تاجروں کو دعوتِ دین دینے کا بھی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اس بارے میں ذیل میں چار مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

ا: تاجروں کو جھوٹ سے بچنے کا حکم:

امام طبرانی نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ إِلَيْنَا وَكُنَّا تُجَارًا، وَكَانَ يَقُوْلُ:
''يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ.''

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور ہم تجارت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے:
''اے تاجرو! جھوٹ سے بچو۔''

❶ شرح النووي ٦/٢٢٤.

نوٹ: اس بارے میں ایک اور مثال: [آنحضرت ﷺ کا اپنی صاحبزادی کو حالت نزع میں موجود نواسے کے فوت ہونے پر صبر کی تلقین کرنا] ملاحظہ ہو: ''نبی کریم ﷺ بحیثیت والد'' ص ۱۵۰۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حدیث شریف سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ کا بازار میں دعوت دین کے لیے نکلنا۔

۲: دعوتِ دین میں مخاطب لوگوں سے متعلقہ موضوع کے بارے میں گفتگو کرنا۔

۳: آنحضرت ﷺ کا اس طرح بازار تشریف لے جانا ایک آدھ مرتبہ کی بات نہ تھی، بلکہ الفاظ حدیث سے معلوم ہوتا ہے، کہ آپ ﷺ اس غرض سے کثرت سے وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ب: تاجروں کو تقویٰ، نیکی اور سچ گوئی کی تلقین:

حضرات ائمہ ترمذی، ابن حبان، بیہقی اور حاکم نے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع الزرقی سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ (طیبہ) کی عیدگاہ کی جانب روانہ ہوئے، تو وہاں لوگوں کو خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ!"

"اے تاجرو!"

وہ (لوگ) رسول اللہ ﷺ کے لیے ہمہ تن گوش ہوئے اور انہوں نے اپنی نگاہوں اور گردنوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف موڑ لیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُونَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ."[1]

---

[1] جامع الترمذي، أبواب البيوع، باب ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ إياهم، رقم الحديث ۱۲۲۸، ۳۳۵/۴۔۳۳۶؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ←

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[''بے شک قیامت کے دن تاجر لوگ نافرمانوں کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے مگر جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی اور سچ بولا۔'']

حدیث شریف سے معلوم ہونے والی چار باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے راستے میں تاجروں کو دعوتِ دین دی۔

۲: آنحضرت ﷺ نے دعوت کا آغاز کرنے سے پیشتر [یا معشرَ التُّجّار!] فرما کر ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی۔

۳: آنحضرت ﷺ نے مخاطب لوگوں کی صورتِ حال کی مناسبت سے گفتگو فرمائی۔

۴: آنحضرت ﷺ نے اپنا پیغام انتہائی مختصر اور جامع الفاظ میں پہنچا دیا۔

فصلوات ربي وسلامه عليه.

ج: تاجروں کو سچ گوئی کی تلقین:

حضرات ائمہ احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

كُنَّا قَوْمًا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، وَكُنَّا نَبِيْعُ بِالْبَقِيْعِ، فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا بِأَحْسَنَ مِنَ اسْمِنَا، فَقَالَ:

← كتاب البيوع، ذكر إثبات الفجور للتجار الذين لا يتقون الله في بيعهم وشرائهم، رقم الحديث ٤٩١٠، ١١/٢٧٦-٢٧٧؛ والسنن الكبرى، كتاب البيوع، باب كراهية اليمين في البيع، رقم الحديث ١٠٤١٤، ٥/٤٣٦؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب البيوع، ٢/٦. الفاظ حدیث السنن الکبری اور المستدرك کے ہیں۔ امام ترمذی نے اس کو [حسن صحیح] کہا ہے۔ امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے۔ شیخ البانی نے اس کو [صحیح لغیرہ] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٤/٣٣٦، والمستدرك ٢/٦؛ والتلخيص ٢/٦؛ وصحيح الترغيب والترهيب ٢/٣٤٢).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَا مَعْشَرَ التُّجَارِ! إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْيَمِينُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ." ❶

ہم لوگوں کو "دلال" کا نام دیا جاتا تھا اور ہم بقیع کے مقام پر کاروبار کرتے تھے۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں ہمارے [سابقہ] نام سے بہتر نام عطا فرمایا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"اے تاجرو! بے شک اس کاروبار میں جھوٹ اور قسم شامل ہو جاتی ہے، لہٰذا تم اس کے ساتھ صدقہ ملا لیا کرو (یعنی صدقہ خیرات کر لیا کرو)۔

حدیث سے معلوم ہونے والی پانچ باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ کا بازار میں دعوتِ دین دینا۔

۲: مخاطب لوگوں کو اچھے لقب سے پکارنا، کہ اس سے ان کے توجہ اور دھیان سے بات کو سننے اور اس کو قبول کرنے کے امکانات میں اضافہ کی توقع ہوتی ہے۔

۳: آنحضرت ﷺ نے مخاطب لوگوں کے مناسب حال موضوع کے متعلق گفتگو فرمائی۔

---

❶ المسند، رقم الحديث ۱٦۱۳٤، ۲٦/٥٦؛ وسنن أبي داود، كتاب البيوع، باب في التجارة يخالطها الحلف واللغو، رقم الحديث ۲۲۲٤، ۷/۱۲٤؛ وسنن النسائي، كتاب الأيمان والنذور، في الحلف واليمين لمن يعتقد اليمين بقلبه، ۷/۱٤؛ وسنن ابن ماجه، أبواب التجارات، التوقي في التجارة، رقم الحديث ۲۱٦۱، ۲/۱٦؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب البيوع ۲/۱٥. الفاظِ حدیث المستدرك کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے؛ حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے اور شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ۲/۱٥؛ والتلخيص ۲/۱٥؛ وصحيح الجامع الصغير وزيادته، رقم الحديث ۷۸٥۱ـ ۳٥۳۹، ٦/۳۰٥؛ وصحيح سنن أبي داود ۲/٦٤۰؛ وصحيح سنن النسائي ۳/۹۳۰؛ وصحيح سنن ابن ماجه ۲/٦).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴: آنحضرت ﷺ نے صدقہ کی ترغیب دینے سے پیشتر اس ترغیب کا سبب بھی بیان فرمادیا۔ اس طرح ترغیب کی قبولیت کی توقع میں توفیق الٰہی سے اضافہ ہوتا ہے۔ صدقہ کی ترغیب اور بیان کردہ سبب میں شاید تعلق یہ ہے، کہ کاروبار میں جھوٹ اور جھوٹی یا زیادہ قسموں کی بنا پر طبیعت میں تکدر پیدا ہوتا ہے اور صدقہ دینے سے اس کی دوری کی اللہ تعالیٰ سے توقع ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ایک دوسرے ارشاد گرامی: ''أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا''❶ برائی کے پیچھے نیکی لگا دو، وہ (نیکی) اس (برائی) کو مٹا دے گی۔'' سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔

اسی بارے میں علامہ طیبی لکھتے ہیں: ''بسا اوقات گھٹیا گفتگو اور زیادہ قسمیں کھانے سے نفس میں تکدر پیدا ہوجاتا ہے۔ جس کے ازالہ اور نفس کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی تکدر کے ازالہ اور نفس کی صفائی کی خاطر صدقہ کرنے کا حکم دیا۔''❷

۵: آنحضرت ﷺ نے موقع ومحل کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی مختصر اور جامع بات فرمائی۔ فصلوات ربي وسلامه عليه.

د: تاجروں کو بازار سے واپس آنے پر تلاوت کی ترغیب:

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ مِنْ سُوقِهِ أَنْ يَقْرَأَ

❶ ملاحظہ ہو: المسند، جزء من رقم الحديث ٢١٣٥٤، ٢٨٤/٣٥. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کو [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٢٨٤/٣٥).

❷ شرح الطيبي ٢١١٩/٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشْرَ آيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً." ❶

[''اے تاجرو! کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات کی طاقت نہیں رکھتا، کہ جب وہ بازار سے لوٹے، تو دس آیات پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر آیت کے بدلہ میں نیکی لکھ دیں۔'']

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے تاجروں کو بازاروں سے واپس آ کر دس آیات پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ شاید اس ترغیب کی حکمت یہ ہو، کہ بازار میں ہونے والے گناہوں کی وجہ سے طبیعتوں میں پیدا ہونے والا تکدر تلاوت قرآن پاک سے دور ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اُعلم.

(۱۶)

فقراء کو دعوتِ دین

ہمارے نبی کریم ﷺ غریب لوگوں کو بھی دعوت دین دینے کا اہتمام فرماتے۔ آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ بیٹھتے اور انہیں دین کی باتوں کی تعلیم دیتے۔ ذیل میں توفیق الٰہی سے اس بارے میں تین مثالیں پیش کی جا رہی ہیں:

۱: قرآن کریم پڑھنے کی ترغیب:

امام مسلم نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ منقول از: مجمع الزوائد، كتاب الأذكار، باب ما يقول إذا دخل السوق وإذا رجع منه، ۱۰/ ۱۲۹. حافظ ہیثمی نے لکھا ہے: ''اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ ربیع بن ثعلب اور ابی اسماعیل المؤدب کے علاوہ باقی راوی صحیح کے روایت کرنے والے ہیں اور وہ دونوں (بھی) ثقہ ہیں۔'' (المرجع السابق ۱۰/ ۱۲۹).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟"

''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے، کہ وہ ہر روز (وادی) بطحان یا (وادی) عقیق میں جائے اور وہاں سے دو اونچی کوہان والی اونٹنیاں گناہ اور قطع رحمی کے بغیر لے آئے۔''

ہم نے عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ."

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کو پسند کرتے ہیں۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفَلَا يَغْدُوْ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ."[1]

[''تم میں سے ایک مسجد کی طرف جا کر اللہ عزوجل کی کتاب کی دو آیتیں سکھاتا یا پڑھتا کیوں نہیں؟ (یہ) اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین (آیات) کا (سکھلانا یا پڑھنا) تین سے بہتر ہے اور چار کا چار سے بہتر ہے اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بہتر ہے۔'']

حدیث شریف کے الفاظ (اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بہتر ہے) کے محدثین کرام نے دو معانی بیان کیے ہیں۔ ایک معنی یہ ہے، کہ مسجد میں جا کر جس قدر آیات سکھلائی یا پڑھی جائیں گی، وہ اتنی ہی تعداد میں اونٹوں کے حاصل کرنے

---

[1] صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلّمه، رقم الحديث ۲۵۱ - (۸۰۳)، ۱/۵۵۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر ہوگا۔ دوسرا معنی یہ ہے، کہ دو آیتوں کا سکھلانا یا پڑھنا، دو اونٹنیوں اور اتنی ہی تعداد میں اونٹوں سے بہتر ہے، یعنی دو اونٹنیوں اور دو اونٹوں سے بہتر ہے، تین آیات کا سکھلانا یا پڑھنا تین اونٹنیوں اور تین اونٹوں سے بہتر ہے، چار آیات کا سکھلانا یا پڑھنا چار اونٹنیوں اور چار اونٹوں سے بہتر ہے۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے مسجد میں آ کر قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کی فضیلت بیان فرما کر اصحاب صفہ کو اس کی ترغیب دی۔

حدیث سے معلوم ہونے والی دیگر تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ نے مسجد میں آ کر قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی فضیلت بیان کرنے کے لیے اسلوب استفہام اختیار فرمایا، تا کہ سامعین بتلائی جانے والی بات کی طرف خوب متوجہ ہو جائیں۔[1]

۲: آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے ثواب کو ایک مثال سے بیان فرمایا اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، کہ انسانی نفوس مثالوں سے نسبتاً زیادہ مانوس ہوتے ہیں اور بیان کردہ بات کو زیادہ قبول کرتے ہیں۔[2]

۳: آنحضرت ﷺ نے مثال کے انتخاب میں مخاطب لوگوں کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسی مثال بیان فرمائی، کہ اس کے عناصر ان کے ماحول میں موجود تھے اور وہ اس سے خوب آشنا تھے۔[3]

ب: فقراء کے لیے بشارت:

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے،

---

[1] اس بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب "نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم" صفحات ۲۱۴۔۲۲۱.

[2] اس بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: "إعلام الموقعين" ۱/ ۲۳۹۔۲۴۰؛ اور "نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم"، صفحات ۱۸۶۔۱۸۷.

[3] اس بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: المرجع السابق صفحات ۲۷۵۔۲۹۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے بیان کیا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ! أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ، خَمْسِمِائَةِ عَامٍ." ❶

["اے گروہ فقراء! کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں، کہ اہل ایمان کے فقراء ان کے مالداروں سے نصف دن (یعنی) پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے"]

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے فقیر اہل ایمان کو ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ علامہ طیبی اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"مال داروں کو حساب کے لیے روکا جائے گا، کہ انہوں نے مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، لیکن فقیروں کے پاس تو دنیا میں مال نہ تھا، تو ان سے اس بارے میں کیا حساب ہوگا؟" ❷

علامہ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ صبر کرنے والے نیک فقراء اور مال کے حقوق ادا کرنے والے شکر گزار اغنیاء (دونوں) کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے۔" ❸

ج: مہاجر فقراء کو سابقین کے درجات پا لینے والی بات کی تعلیم:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

---

❶ سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، منزلة الفقراء، جزء من رقم الحديث ٤١٧٦، ٢/٤١٢؛ شیخ البانی نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الجامع الصغير وزيادته، رقم الحديث ٧٨٥٣-٣٥٤١، ٦/٣٠٥-٣٠٦).

❷ شرح الطيبي ٥/١٦٨٦.

❸ المرجع السابق ٥/١٦٨٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک غریب مہاجرین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ."

"مال دار لوگ بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ابدی نعمتوں کو (بھی) لوٹ لیا۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "وَمَا ذَاكَ؟" "وہ کیوں؟"

انہوں نے عرض کیا:

"يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ."❶

"وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، اور روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دیتے، وہ (غلام) آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کرتے۔"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟"

"کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھلا دوں، کہ تم اس کے ساتھ ان کو جا ملو، جو تم پر سبقت لے چکے ہیں اور ان سے (ہمیشہ) آگے رہو، جو تم سے پیچھے ہیں اور کوئی تم سے افضل نہ ہو، مگر وہ، جو وہی کام کرے، جو تم کرتے ہو؟"

انہوں نے عرض کیا:

"بلى يارسول الله!"

"ضرور (بتلائیے) یارسول اللہ ﷺ!"

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تُسَبِّحُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً....." الحديث ❶

["تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کہو......الحدیث]

اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے فقیر مہاجرین کو وہ چیز سکھلائی، کہ جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے مال دار صحابہ کا مقام و مرتبہ پا سکتے تھے اور دوسرے لوگوں پر سبقت لے سکتے تھے۔

(۱۷)

بدوؤں کو دعوتِ دین

بدو لوگ ❷ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے۔ اسی طرح دوران سفر بھی ان سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ایسے مواقع پر آنحضرت ﷺ انہیں اسلام قبول کرنے اور دیگر دینی باتوں کی دعوت دیتے۔ اس بارے میں توفیق الٰہی سے تین مثالیں پیش کی جا رہی ہیں:

۱: ارادہ قتل کرنے والے بدو کو دعوتِ اسلام:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم ایک

❶ متفق علیہ: صحيح البخاري، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلاة، جزء من رقم الحديث ٨٤٣، ٢/٣٢٥؛ وصحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، وبيان صفته، جزء من رقم الحديث ١٤٣ ـ (٥٩٥)، ١/٤١٦ـ٤١٧. الفاظِ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔ ❷ خانہ بدوش لوگ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھنے سائے والے درخت کے پاس آئے، تو ہم نے اس کو نبی کریم ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا۔ پھر مشرکوں میں سے ایک شخص آیا اور اس وقت نبی کریم ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے وہ تلوار میان سے نکال لی اور آنحضرت ﷺ سے کہنے لگا:

''تم مجھ سے ڈرتے ہو۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

وہ کہنے لگا:

"فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟"

''سو تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ۔''[1]

اور صحیح ابی بکر اسماعیلی کی روایت میں ہے:

فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ، فَقَالَ: "مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟"

تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے تلوار پکڑ لی اور پوچھا: ''تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟''

وہ کہنے لگا:

"كُنْ خَيْرَ آخِذٍ."

''آپ بہترین (تلوار) تھامنے والے بنئے۔''

[1] متفق علیه: صحیح البخاري، کتاب المغازي، غزوة ذات الرقاع، جزء من رقم الحدیث ٤١٣٦، ٧/٤٦٦؛ وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة الخوف، جزء من رقم الحدیث ٣١١ـ (٨٤٢)، ١/٥٧٦. الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟"

"کیا تم گواہی دیتے ہو، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟"

اس نے جواب دیا:

"لَا، وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ، وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ."

"نہیں، لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں، کہ کبھی آپ کے ساتھ لڑائی نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسی قوم کے ساتھ تعاون کروں گا، جو آپ سے جنگ کرے گی۔"

آنحضرت ﷺ نے اسے چھوڑ دیا، تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان سے کہا:

"جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ."[1]

"میں لوگوں میں سے بہترین (شخص) کے پاس سے تمہارے ہاں آیا ہوں۔"

صحیح بخاری کی روایت میں ہے: جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"ہم سوئے ہی تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا۔ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو (وہاں) ایک بدو بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ فِي

---

[1] منقول از: مشکاة المصابیح، باب التوکل والصبر، الفصل الثالث، جزء من رقم الحدیث ٥٣٠٥، ٣/ ١٤٦٠. امام نووی نے بھی اس روایت کو ریاض الصالحین میں ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: ریاض الصالحین، باب الیقین والتوکل، ص ٥١).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدِهِ صَلْتًا، فَقَالَ لِي: "مَنْ يَمْنَعُكَ؟"[1]

''بے شک اس نے میری نیند ہی کے دوران میری تلوار کو نیام سے نکالا۔ میں بیدار ہوا، تو وہ اس کے ہاتھ میں بے نیام تھی۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: ''تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟''

حدیث سے معلوم ہونے والی تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ کے سینہ اطہر میں لوگوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کی تڑپ کس قدر شدید تھی، کہ قتل کی دھمکی دینے والے پر قابو پانے کے بعد اس کو توحید و رسالت کے اقرار کی دعوت دی۔

۲: آپ ﷺ رحمت و شفقت اور عفو و درگزر میں کس قدر بلندی پر فائز تھے! معاذ اللہ! جان سے ختم کرنے کی دھمکی دینے والے کی گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد کروانے کے لیے کوشاں ہیں۔ دعوتِ اسلام قبول کرنے سے اس کے انکار پر بھی انتقام نہیں لیتے، بلکہ بلا سزا چھوڑ دیتے ہیں اور اس دشمن نے بھی آنحضور ﷺ کے متعلق کتنا خوب صورت جملہ کہا:

"جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ."

''(اے میری قوم!) میں تمہارے پاس لوگوں میں سے بہترین انسان کے ہاں سے آیا ہوں۔''

اور رب ذوالجلال کی قسم! یقیناً وہ بہترین انسان تھے۔ فصلوات ربي وسلامه عليه.

۳: آنحضرت ﷺ نے ایک بدو کو دعوت دین دی۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، جزء من رقم الحديث ٤١٣٥، ٧/٤٢٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: ایک بدّو کو احترامِ مسجد کی تلقین:

امام مسلم اور امام ابن حبان نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

''ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، کہ ایک بدو آیا اور اس نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کہا: ''رک جاؤ، رک جاؤ۔''

انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لَا تُزْرِمُوْہ، دَعُوْہُ.''

''اس (کے پیشاب) کو نہ روکو۔ اس کو چھوڑ دو۔''

انہوں نے اس کو چھوڑ دیا، یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا:

''إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ''. أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم .''[1]

[''بے شک یہ مسجدیں اس پیشاب اور نجاست کے لائق نہیں،[2] وہ تو اللہ عزوجل کے ذکر، نماز اور قرآن (کریم) پڑھنے کے لیے ہیں۔'' یا جیسے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت في المسجد......، رقم الحديث ١٠٠ ......(٢٨٥)، ١/٢٣٦-٢٣٧؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب تطهير النجاسة، رقم الحديث ١٤٠١، ٤/٢٤٦. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

[2] یعنی مسجد میں پیشاب کرنا یا کوئی اور نجاست پھیلانا مسجد کے شایانِ شان نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا]۔

حدیث سے معلوم ہونے والی چار باتیں:

۱: بسا اوقات کسی برائی پر وقتی طور پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے، کیونکہ فوری طور پر اس سے روکنے سے اس سے بڑی برائی کا خدشہ ہوتا ہے۔ بدو کے پیشاب کی گندگی محدود جگہ پر تھی۔ روکنے کی صورت میں اس گندگی کے اثرات اس کے جسم، کپڑوں اور مسجد میں زیادہ جگہوں پر پہنچنے کا امکان تھا اور اس وجہ سے...... واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب...... آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو اسے کچھ نہ کہنے کا حکم دیا۔

۲: برائی سے ہر روکنے والا درست نہیں ہوتا۔ حضرات صحابہ کا اس وقت روکنا درست نہیں تھا، اسی لیے آنحضرت ﷺ نے انہیں بدّو کو روکنے سے منع فرما دیا تھا، کیونکہ ان کے روکنے سے متعدد برائیوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔

۳: برائی پر وقتی طور پر خاموشی کا معنی نہ تو اس پر رضا مندی ہے اور نہ ہی ہمیشہ کے لیے اس پر احتساب نہ کرنا ہے۔ بلکہ مناسب وقت پر ٹھیک انداز سے احتساب ضروری ہے۔

۴: آنحضرت ﷺ نے بدو کو انتہائی نرمی اور شفقت سے احترامِ مسجد کی تلقین فرمائی۔ امام ابن حبان نے اس پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ قَوْلَ الْمُصْطَفٰى ﷺ (دَعُوْهُ) أَرَادَ بِهِ التَّرَفُّقَ لِتَعْلِيْمِهِ مَالَمْ يَعْلَمْ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ وَأَحْكَامِهِ][1]

[اس بات کا بیان، کہ مصطفیٰ ﷺ کے ارشاد [اس کو چھوڑ دو] کا مقصود یہ تھا، کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے احکام، جنہیں وہ نہیں جانتا تھا، کی

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٤/٢٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم اس کو شفقت سے دی جائے]

ج: اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرنے والے بدو کو نصیحت:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ

''بے شک ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

"إِنَّ امرأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَ إِنِّيْ أَنْكَرْتُهُ."

[''بے شک میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کے لڑکے کو جنم دیا تھا اور یقیناً میں نے اس کا انکار کر دیا ہے''[1]]

رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا:

"هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟"

''کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟''

اس نے عرض کیا:

"نَعَمْ"

''جی ہاں۔''

آپ ﷺ نے دریافت کیا:

"فَمَا أَلْوَانُهَا؟"

''ان کے رنگ کیا ہیں؟''

اس نے عرض کیا:

"حُمْرٌ."

''سرخ۔''

---

[1] یعنی میں نے اس کو اپنا بیٹا ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے پوچھا:

"هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟"

''کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟''

اس نے جواب دیا:

"إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا"

''یقیناً ان میں البتہ خاکی بھی ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"فَأَنَّى تَرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا؟"

''تمہاری رائے میں یہ کیسے آ گیا؟''

اس نے جواب دیا:

"لَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ"

''شاید یہ (رنگ) کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔''

"وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ ." [1]

آنحضرت ﷺ نے اس کو اس [بچے] کے انکار کی اجازت نہ دی۔

اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کے لیے اس بات کو واضح فرمایا، کہ جنم لینے والے بچے کے والدین سے مختلف رنگ کی بنا پر اس کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کرنا نادرست اور غلط فیصلہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی بات سمجھانے کے لیے جن باتوں کا اہتمام فرمایا، ان میں سے تین درج ذیل ہیں:

---

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، رقم الحديث ٧٣١٤، ١٣/٢٩٦؛ وصحيح مسلم، كتاب اللعان، رقم الحديث ١٨ـ (١٥٠٠)، ٢/١١٣٧.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: آنحضرت ﷺ نے اسلوبِ استفہام استعمال فرمایا۔ تنہا خود ہی نہ بولتے رہے، بلکہ اس کو بھی شریک گفتگو کیا، تاکہ بتلائی جانے والی بات میں اس کی زیادہ سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو۔

۲: بات سمجھانے کی غرض سے مثال پیش فرمائی، تاکہ بات زیادہ واضح ہو جائے۔

امام بخاری نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ، وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيَفْهَمَ السَّائِلُ][1]

[اس بارے میں باب، کہ ایک امر معلوم کو دوسرے امر واضح سے تشبیہ دینا، تاکہ سائل سمجھ جائے، اور نبی ﷺ دونوں کا حکم بیان کر چکے ہوں]

۳: مثال کے چناؤ میں اعرابی کے حالات کا خیال رکھتے ہوئے اونٹوں کی مثال پیش فرمائی اور بدوؤں کے اونٹوں سے تعلق کو بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد موجود تمام لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دی جائے گی، کیونکہ آنحضرت ﷺ کو بعثت کے بعد آنے والے تمام انسانوں کے لیے نبی اور رسول بنا کر مبعوث کیا گیا اور خود نبی کریم ﷺ نے تا حد استطاعت تمام قسم کے لوگوں کو دین حق کی دعوت دی۔ اسی بارے میں ڈاکٹر علی عبد الحلیم محمود لکھتے ہیں: تمام لوگوں کو اس بات کی دعوت دی گئی ہے، کہ وہ تنہا اللہ تعالیٰ کی بغیر کسی قسم کے شرک کے عبادت کریں، ان کے ساتھ، ان کے فرشتوں، ان کی کتابوں اور ان کے رسولوں پر ایمان لائیں اور اس دین میں داخل ہو جائیں، جو (حضرت) محمد ﷺ لے کر تشریف لائے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا، تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

---

[1] صحیح البخاري ۲۹۶/۱۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات کچھ بھی ہوں، کسی انسان کو غیر اللہ کی عبادت کی اجازت نہیں اور ہر شخص اس بات کا پابند ہے، کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے اس کامل اور مفصل ضابطہ حیات کے مطابق بسر کرے، جو دینِ اسلام کی شکل میں آیا۔ جس کسی کو بھی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی دعوت پہنچ گئی اور اس کو اسلامی شریعت کی خبر ہوگئی، وہ اس کا پابند ہے، خواہ وہ شہری ہو یا بادیہ نشین۔ ❶

---

❶ ملاحظہ ہو: فقه الدعوة إلى الله تعالىٰ ۹٤۳/۲.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوئم

اسلام کی عالم گیریت کے متعلق شبہات کی حقیقت

تمہید:

کچھ لوگ اسلام کے عالم گیر مذہب ہونے کے متعلق شبہات پیش کرتے ہیں۔ اس مقام پر توفیق الٰہی سے درج ذیل تین شبہات کی حقیقت بیان کرنے کی کوشش کی جارہی ہے:

۱: اسلام کے عالم گیر مذہب ہونے کے تصور کا حالات کی پیداوار ہونا

۲: اسلام کا صرف اہلِ عرب کا دین ہونا

۳: آنحضرت ﷺ کے دائرۂ نبوت کو محدود کرنے کے لیے بعض آیات سے استدلال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہ ۱: اسلام کی عالم گیریت کے تصور کا حالات کی پیداوار ہونا

اس بارے میں ولیم میور لکھتے ہیں:

''یہ خیال کہ اسلام تمام دنیا کے لیے ہے، بعد میں پیدا ہوا، اگرچہ بہت سی احادیث اس خیال کی تائید میں ہیں، تاہم پیغمبرِ اسلام کے ذہن میں اگر یہ تصور آیا بھی تھا، تو دھندلا سا تھا، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی کل کائنات عرب تک محدود تھی اور نیا دین اسی ملک کے لیے مخصوص تھا۔ اول تا آخر اہلِ عرب ہی کو دعوت دی گئی اور انہی سے خطاب کیا گیا۔ ایک عالمگیر مذہب کا یقیناً بیج بو دیا گیا تھا، لیکن اگر وہ بار آور ہوا، تو اس کی یہ وجہ ہوئی، کہ حالات نے مساعدت کی، نہ یہ کہ اس کے بانی کا یہ منشا اور ارادہ تھا۔''[1]

حقیقتِ شبہ:

ولیم میور کی گفتگو کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

ا: اسلام کا تمام دنیا کے لیے ہونا، یہ خیال حالات کی مساعدت کی بنا پر بعد میں پیدا ہوا۔

ب: بہت سی احادیث کے اس خیال کی تائید کے باوجود پیغمبرِ اسلام کے ذہن میں اگر یہ تصور آیا بھی تھا، تو دھندلا سا تھا۔ اس پر ولیم میور کے خیال میں درج ذیل باتیں دلالت کرتی ہیں:

[1] تاریخ خلافت ص ۴۳۔۴۴؛ منقول از ''دعوت اسلام'' از پروفیسر آرنلڈ۔ حاشیہ ص ۳۴۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے، کہ یہی رائے کیتانی کی ہے۔ جلد ۵/ص ۳۲۳۔۳۲۴۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I: ان کی کل کائنات عرب تک محدود تھی۔

II: یہ دین اسی ملک کے لیے مخصوص تھا۔

III: اول تا آخر تک اہل عرب ہی کو دعوت دی گئی۔

مذکورہ بالا شبہ کے دلائل کی حقیقت سمجھنے کی خاطر قارئین کرام کی توجہ درج ذیل حقائق کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

ا: اسلام کے تمام دنیا کے لیے دین ہونے کے عقیدے کا بیان صرف احادیث ہی نہیں کرتیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بیسیوں آیات شریفہ بھی اس کو واضح اور واشگاف الفاظ میں بیان کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں بیس سے زیادہ مرتبہ ﴿يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ﴾ (اے لوگو) کے ساتھ خطاب کیا گیا ہے، بارہ مرتبہ سے زیادہ ﴿يَـٰٓأَهْلَ الْكِتَـٰبِ﴾ (اے اہل کتاب) کے ساتھ خطاب کیا گیا۔ گزشتہ صفحات میں اٹھارہ آیات ذکر کی گئی ہیں، جن میں یہ بیان کیا گیا ہے، کہ آنحضرت ﷺ کو سب جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا، آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ پر نازل کردہ قرآن کریم سب جہان والوں کے لیے نصیحت ہے، اس میں متعدد مقامات پر سب لوگوں سے خطاب ہے اور آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کرہ ارض پر موجود تمام لوگوں پر آپ کی امت میں شامل ہونا فرض ہے۔ [1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

''اور قرآن (کریم) میں اہل کتاب میں سے یہود و نصاریٰ، مشرک، بت پرستوں اور تمام انسانوں اور جنوں کو اس قدر کثرت سے دعوت دی گئی ہے، کہ اس کا آسانی سے شمار کرنا ممکن نہیں۔'' [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: اس کتاب کا مبحث اوّل۔

[2] الجواب الصحيح لمن بدّل دين المسيح عليه السلام ١/١١٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: ولیم میور کا یہ کہنا کہ [اسلام کا تمام دنیا کے لیے ہونے کا خیال بعد کے حالات کی پیداوار ہے] کیوں کر درست ہوسکتا ہے، جب کہ اس حقیقت کا بیان قرآن کریم کی مکی سورتوں میں ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائے:

ا: سورۃ القلم میں ہے: ﴿وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ❶ [اور نہیں ہے وہ مگر نصیحت تمام جہانوں کے لیے] اور سورۃ القلم مکی سورت ہے، بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول بھی نقل کیا گیا ہے، کہ وہ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی تیسری سورت ہے۔ پہلی سورت [اقرأ باسم ربك الذي خلق] اور دوسری [الــــنــــون] ❷ تو اس طرح اسلام کے ابتدائی دور میں ہی یہ حقیقت اجاگر کی گئی، کہ قرآن کریم سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔

ب: سورۃ التکویر میں ہے: ﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ فَأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ ❸ [وہ ہرگز کسی مردود شیطان کا کلام نہیں، پس تم کہاں جارہے ہو؟ یہ اس کے علاوہ کچھ نہیں، کہ جہانوں کے لیے نصیحت ہے] اور یہ بھی مکی سورت ہے۔ ❹

ج: سورۃ الأعراف میں ہے: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ ❺ [کہہ دیجیے اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں] اور یہ بھی مکی سورت ہے۔ ❻

د: سورۃ الفرقان میں ہے: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾ ❼ [بہت برکت والے ہیں وہ جنھوں نے اپنے

---

❶ الآية ٥٢. ❷ ملاحظہ ہو: فتح القدير ٥/٢٧٢-٢٧٣.
❸ الآيات ٢٥-٢٧. ❹ ملاحظہ ہو: فتح القدير ٥/٥٤٦؛ وتفسير القاسمي ١٧/٦٢.
❺ جزء من الآية ١٥٨. ❻ ملاحظہ ہو: زاد المسير ٣/١٦٤؛ وتفسير القرطبي ٧/١٦٠.
❼ الآية ١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے پر (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی کتاب نازل کی، تاکہ وہ جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو] اور یہ بھی مکی سورت ہے۔ ❶

ہ: سورۃ سبا میں ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ ❷ [اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا، مگر تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا] اور یہ سورت بھی مکی ہے۔ ❸

۳: ولیم میور کا یہ کہنا، کہ [پیغمبر اسلام کے ذہن میں اسلام کے ساری دنیا کے دین ہونے کا اگر تصور تھا بھی، تو دھندلا تھا]، کی حقیقت درج ذیل باتوں سے خوب واضح ہو جاتی ہے:

I: کیا پیغمبر اسلام ﷺ اس بارے میں بیسیوں آیات کو نہ سمجھتے تھے، جن میں تمام بنی نوع انسان اور خصوصاً اہل کتاب کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی، جن میں یہ بیان کیا گیا، کہ آنحضرت ﷺ پر نازل کردہ کتاب تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ جن میں یہ واضح کیا گیا، کہ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کوئی دوسرا دین اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں، حتیٰ کہ انبیائے سابقین بھی آپ ﷺ کے زمانہ نبوت کو پانے کے بعد حصولِ نجات کے لیے آپ کی اتباع کے پابند ہیں۔

II: کیا آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ ❹ [ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا، مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا]،
[مجھے سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے]،
[مجھے ساری مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے][میں خاتم النّبیین ہوں]

---

❶ ملاحظہ ہو: زاد المسير ٦/٧١، وفتح القدير ٤/٨٦. ❷ جزء من الآية ٢٨.
❸ ملاحظہ ہو: زاد المسير ٦/٤٣٠؛ وفتح القدير ٤/٤٤١.
❹ ان کی تفصیل اور حوالہ جات اس کتاب کے مبحث اوّل میں ملاحظہ فرمایئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[میں عاقب ہوں۔ اور عاقب سے مراد، کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو]،

[اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میرے زمانہ نبوت کو پاتے، تو وہ ضرور میری اتباع کرتے]،

[میرے بارے میں علم ہونے کے باوجود مجھ پر ایمان نہ لانے والا ہر یہودی و نصرانی جہنمی ہوگا]،

اور اسی طرح کے دیگر ارشادات کے بعد یہ کہنا درست ہے، کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں اگر یہ تصور تھا بھی، تو دھندلا تھا؟

III: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرہ ارض پر اشاعت اسلام کے متعلق حضرات صحابہ کو بشارتیں دی:

حیرہ میں اسلام پہنچنے کی خوش خبری دی،

اہل فارس کے ایمان پانے کی نوید مسرت سنائی،

اہل مصر کے دین اسلام قبول کرنے اور اس کو آگے پہنچانے کی بشارت دی،

مشرق و مغرب میں سلطنت اسلامیہ کے پہنچنے کا مژدہ سنایا،

دنیا کے ہر گھر میں دین اسلام کے داخل ہونے نوید جان فزا دی۔ [1]

یہ اور اسی قسم کی دیگر بشارتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں اسلام کے عالم گیر مذہب ہونے کے تصور کے روزِ روشن کی طرح واضح ہونے پر دلالت کرتی ہیں یا دھندلا ہونے پر؟ فاعتبروا یا أولی الابصار. [2]

IV: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دعوتِ دین دینے کی غرض سے اپنے ہاں بلایا،

---

[1] ان کی تفصیل اور حوالہ جات اس کتاب کے مبحث اوّل میں گزر چکے ہیں۔

[2] اے آنکھوں والو! غور و فکر کرو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سردار کے ہاں تشریف لے جا کر خود دعوت دی،

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہود خیبر کو لڑائی سے پہلے دعوت دینے کی تلقین فرمائی،

نصرانی عدی بن حاتم ❶ کو دعوت اسلام دی،

شاہ روم قیصر اور دومہ کے اکیدر کو مکاتیب گرامی ارسال فرمائے،

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کے یہود و نصاریٰ کو دعوت دین دینے کے لیے مبعوث فرمایا،

مجوسیوں کو دعوتِ اسلام دینے کی خاطر شاہ ایران کو مکتوب گرامی بھیجا،

حبشہ کے حاکم کو چٹھی ارسال فرمائی اور ہر جابر کو دعوتِ اسلام کے لیے لکھا۔ ❷

یہ ساری مبارک کدوکاوش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں اسلام کے عالمی مذہب کے واضح تصور ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے، یا اس تصور کے دھندلا ہونے کا؟ فما لهولاء القوم لا يكادون يفقهون حديثا؟ ❸

پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

اسلام کا یہ دعویٰ کہ وہ عالم گیر ہے اور تمام لوگوں اور قوموں پر حاوی ہے، اس کی عملی مثال ان مراسلات میں ملتی ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ ھ مطابق ۶۸۸ء میں اپنے زمانے کے حکمرانوں کو بھیجے تھے چنانچہ اسی سال میں قیصر روم ہرقل، شاہ ایران، حاکم یمن، مقوقس مصر اور نجاشی حبشہ کے نام مراسلات بھیجے گئے اور انہیں قبول اسلام کی دعوت دی گئی۔

یہ خطوط، جو سلاطین کو بھیجے گئے، اسلام کے اس دعوے کا کھلا اعلان کرتے ہیں،

---

❶ دعوت کے نتیجہ میں توفیق الٰہی سے مسلمان ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ

❷ ان سب باتوں کی تفصیل اور حوالہ جات اس کتاب کے مبحث دوئم میں گزر چکے ہیں۔

❸ اس قوم کو کیا ہو چکا ہے، کہ بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ تمام دنیا کے لیے ہے اور یہ دعویٰ وہ ہے، جس کا قرآن (کریم) میں بار بار ذکر آیا ہے۔ ❶

کیا مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کہنا قرین انصاف ہے، کہ آنحضرت ﷺ کی کل کائنات عرب تک محدود تھی اور اول سے آخر تک اہل عرب ہی کو دعوت دی گئی؟

۴: ولیم میور لکھتے ہیں، کہ [یہ دین عرب ہی کے لیے مخصوص تھا]۔ اس بارے میں قارئین کی توجہ دو باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

I: سوال یہ ہے، کہ غیر عرب دنیا کی وہ کون سی بات ہے، جس کا اس دین میں حل موجود نہیں؟ اسلام روئے زمین کے تمام انسانوں کے لیے ایک کامل اور متوازن ضابطہ حیات ہے۔ عبادات، معاملات اور اخلاقیات کا کوئی گوشہ ایسا نہیں، جس کے متعلق اس دین میں مکمل راہ نمائی نہ ہو۔

پھر اس دین میں دنیا و آخرت کا حسین امتزاج ہے۔ آخرت کی فکر کے نام پر لوگوں کو رہبانیت اور فرارِ دنیا کی ترغیب نہیں دی گئی اور دنیا کے سدھارنے کی آڑ میں خالق کائنات سے اعراض اور ان کی نافرمانی اور بغاوت پر اکسایا نہیں گیا۔

غریبوں کی ہمدردی کے نام پر لوگوں کے مال و متاع کو لوٹنے کی اجازت نہیں دی گئی اور حقوق ملکیت اور آزادانہ مقابلہ کے دل فریب نعروں کے شور میں قلیل وسائل والے لوگوں کے خون چوسنے کے دروازوں کو نہیں کھولا گیا۔

حکمرانوں کو مطلق العنان بنا کر عوام کو غلام نہیں بنایا گیا اور شخصی آزادیوں کی آڑ میں سوسائٹی کے امن و سکون اور استقرار سے کھیلنے کی کسی کو اجازت نہیں دی گئی۔

---

❶ ملاحظہ ہو: دعوت اسلام صفحات ۳۲۔۳۳، اس کے بعد فاضل مؤلف نے قرآن کریم کی اس بارے میں چھ آیات نقل کی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگوں کے احترام کے نام پر جوانوں کو بھیڑ بکریاں نہیں بنایا گیا اور جوانوں کی آزادی کے نشہ میں معاشرے کی پاکیزگی اور ستھرائی کو گندگی سے بدلنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

مساواتِ نسواں کے دل فریب نعروں کے بہانے خاندانی نظام کو چکنا چور نہیں کیا گیا اور خاندانی نظام کی حفاظت کے نام پر عورتوں کو لونڈیاں اور باندیاں نہیں بنایا گیا۔

غرضیکہ اسلام ایک کامل اور متوازن دستورِ حیات ہے۔ اگر عرب دنیا کی یہ ضرورت تھی اور ہے، تو غیر عرب دنیا بھی اس کی محتاج تھی، ہے اور تا قیامت رہے گی۔

II: دعوتِ اسلام جزیرۃ العرب سے نکل کر جہاں جہاں پہنچی، وہاں کے لوگوں نے کمال شوق اور عجیب گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا۔ نہ صرف اس دین کو قبول کیا، بلکہ اس دین کی زبان سے اپنی صدیوں پرانی زبانوں سے زیادہ پیار کیا، اپنی صدیوں بلکہ ہزاروں سالہ پرانی تہذیبوں کو خیرباد کہہ دیا۔ اس بارے میں اپنی طرف سے کچھ تحریر کرنے کی بجائے دو مستشرقین کی کتابوں سے اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

نامور فرانسیسی مستشرق ڈاکٹر غوستاف لوبون لکھتے ہیں:

''یونانی، ایرانی اور رومی مشرق میں جس کام کو نہ کر سکے، عربوں نے وہی کام جبر و اکراہ کے بغیر جلد ہی کر دکھایا۔ مثال کے طور پر مصر کو دیکھیے، جو کہ اجنبی اثرات کے قبول کرنے کے حوالے سے دنیا کا سب سے زیادہ اکھڑ ملک نظر آتا تھا، وہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے فتح مصر کے بعد سو سال سے کم عرصہ میں اپنی سات ہزار سالہ تاریخ والی تہذیب کو بھول گیا۔ اس نے ایک نئے دین، نئی زبان اور نئی ثقافت کو اس قدر مضبوطی سے تھاما، کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو لانے والے چھپ گئے، لیکن اس نے ان کو نہ چھوڑا۔‘‘

ڈاکٹر غوستاف لوبون مزید لکھتے ہیں:

’’عرب جس شدت سے مصر میں اثر انداز ہوئے، وہ جہاں بھی گئے مثلاً افریقہ، شام، ایران وغیرہ، اسی طرح اثر انداز ہوئے۔ ان کا اثر تو بلادِ ہند میں پہنچا، جہاں وہ صرف راہ گزر کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے، ان کا اثر بلادِ چین میں پہنچا، جہاں ان کی آمد صرف تجارت کی غرض سے تھی۔

ہم تاریخ میں کسی امت کو بھی عرب ایسی عظیم تاثیر والی نہیں دیکھتے۔ عربوں سے ملاقات کرنے والی تمام امتوں نے، اگرچہ ان کی ملاقات عربوں سے تھوڑے ہی عرصہ کے لیے ہوئی، ان کی ثقافت کو اپنالیا اور جب عرب منظرِ عالم سے غائب ہوئے، تو انہیں دبانے والے ہی ان کی روایات سے وابستہ ہوگئے اور انہی کو دنیا میں پھیلانے لگے۔ صورتِ حال (یقیناً) ایسے ہی ہے، عربوں کی بالا دستی تو صدیوں سے ختم ہو چکی ہے، لیکن آج بھی بحر اوقیانوس سے سندھ تک اور بحر متوسط سے صحرا تک نبی ﷺ کے پیروکاروں کے مذہب اور ان کی زبان کے علاوہ کچھ اور نظر نہیں آتا۔‘‘ [1]

ایک اور مقام پر ڈاکٹر غوستاف لوبون بربریوں کے متعلق رقم طراز ہیں:

’’جس طرح بربر عرب بن گئے، اس طرح ان کی زبان [بربری] بھی عربی زبان میں تبدیل ہوگئی۔ بڑے قبائل کے علاقے کے رہنے والوں کی [بربری] زبان کے ایک تہائی الفاظ عربی ہیں۔ یہ دلچسپ بات ہمارے لیے ایک بار پھر عربوں کی عظیم تاثیر کو ثابت کرتی ہے، جو کہ کسی اور امت کو نصیب نہیں ہوئی۔ انہی امتوں میں یونانی اور رومی بھی ہیں، جن کا شمالی

[1] حضارۃ العرب صفحات ٦٧٢۔٦٧٣.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افریقہ میں اقتدار اتنی ہی مدت رہا، جتنی مدت عربوں کا رہا، لیکن ان کی زبانیں بربری زبان پر اپنا کوئی اثر نہ چھوڑ سکیں۔'' ❶

مشہور انگریزی مستشرق پروفیسر توماس آرنلڈ سپین کے عیسائیوں پر اسلام، عربی زبان اور عربی ثقافت کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

''اکثر عیسائیوں نے عربی نام رکھ لئے تھے اور ظاہری رسم و رواج میں بھی ایک حد تک اپنے مسلمان ہمسایوں کی تقلید کرتے تھے، مثلاً بہت سے عیسائی ختنہ کرتے تھے اور کھانے پینے کے معاملے میں بھی انہوں نے ان ''کافروں'' ❷ کی عادات اختیار کرلی تھیں، جنہوں نے اصطباغ ❸ نہیں پایا تھا۔''

وہ مزید لکھتے ہیں:

''عربی زبان نے بہت جلد لاطینی کی جگہ لے لی۔ نتیجہ یہ ہوا، کہ جس زبان میں عیسائیوں کا علم دین مدون تھا، اس کو عیسائی رفتہ رفتہ بھولنے لگے اور اس کی طرف سے غفلت کرنے لگے، حتیٰ کہ کلیسا کے بعض بلند مرتبہ عہدے دار بھی صحیح لاطینی سے ایسے نابلد ہوگئے، کہ ان پر اہل علم کو ہنسی آتی تھی۔''

پھر پروفیسر آرنلڈ سپین کے ایک عیسائی مصنف کا اپنے ہم وطنوں سے شکوہ نقل کرتے ہیں، جس کا کچھ حصہ ذیل میں ہے:

---

❶ حضارة العرب ص ۳۰۵.

❷ ان کی مراد اس سے مسلمان ہیں۔

❸ اصطباغ: عیسائی مذہب اختیار کرتے وقت سر پر پانی چھڑکنے کی رسم ادا کرنا۔ بپتسمہ۔ (فیروز اللغات ''ا۔ص''، ص ۶۸).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اب عیسائیوں میں ایسے ذی علم کہاں ہیں، جو مقدس کتابیں پڑھنے میں انہماک رکھتے ہوں اور لاطینی علمائے دین کی کتابوں پر نگاہ ڈالنے کی پروا کرتے ہوں؟ کون ہے، جو انجیلوں یا انبیاء اور رسولوں کی کتابوں کو پڑھنے کا شوق رکھتا ہو۔ ہمارے عیسائی نوجوان جو اطوار کی شستگی اور چرب زبانی سے متصف ہیں، اپنے لباس اور چال ڈھال کی نمائش کرتے ہیں، اور مسلمانوں کے علوم میں شہرت رکھتے ہیں۔ وہ عربی بلاغت کے نشے میں سرشار ہیں اور مسلمانوں کی کتابوں کو اٹھاتے اور بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں اور ان پر بحث کرتے ہیں اور ان کی تعریف وتوصیف میں علم خطابت کے سارے صنائع و بدائع صرف کردیتے ہیں اور ان کا خوب چرچا کرتے ہیں، لیکن وہ کلیسا کی کتابوں کی خوبیوں سے قطعاً ناآشنا ہیں اور کلیسا کے چشموں کو، جن کا منبع بہشت ہے، حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

افسوس! عیسائی لوگ اپنی شریعت سے ایسے ناواقف ہیں اور لاطینی لوگ اپنی زبان سے ایسے بے پروا ہوگئے ہیں، کہ تمام عیسائی امت میں ہزار اشخاص میں سے بمشکل ایک شخص ایسا ملے گا، جو لاطینی زبان میں اپنے کسی دوست کو مزاج پرسی کا ایک خط بھی لکھ سکے، البتہ ایسے عیسائی بے شمار ہیں، جو عربی زبان کے رنگین جملے بڑے طمطراق سے بولتے ہیں، بلکہ وہ نظم بھی لکھ سکتے ہیں، جس کا ہر شعر ردیف کے ایک ہی حرف پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں ان کے حسن خیال کی اعلیٰ پرواز کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے لکھنے میں وہ عربوں سے بھی بڑھ کر وزن اور بحر کی پابندی کرتے ہیں۔" [1]

[1] دعوت اسلام صفحات ۱٤۳-۱٤٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر آرنلڈ سپین کے عیسائیوں پر اسلام کے مذہبی اثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اسلام نے عیسائیوں کے عقائد کو متاثر کیا تھا، مثلاً طلیطلہ کا اسقف مسئلہ تبنّی کا قائل تھا، جس کا مفہوم یہ ہے، کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام انسان تھا اور خدا کا بیٹا بلحاظ فطرت نہیں، بلکہ از روئے تبنّی تھا (یعنی لے پالک بیٹا بنانے سے خدا کا فرزند ہوا، ورنہ اپنی فطرت میں انسان تھا)۔ چنانچہ اس بشپ کے متعلق صاف صاف کہا گیا ہے، کہ اس نے یہ ملحدانہ عقائد ❶ مسلمانوں کے ساتھ گہرے تعلقات کی وجہ سے اختیار کیے تھے۔

معلوم ہوتا ہے، کہ یہ عقیدہ سپین کے ایک بڑے حصے میں پھیل گیا اور شہر ارجل (صوبہ قیطلونیہ) کے اسقف فیلکس نے اس عقیدے کی سپتی مانیہ (فرانس) کے علاقے میں خوب کامیابی سے اشاعت کی، جو کہ اس زمانے میں فرانس کے ظل حمایت میں تھا۔

جب کلیسا کے ایسے ممتاز مقتدا مسلمانوں کے میل جول سے اس حد تک متاثر ہوسکتے تھے، تو اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ سپین کے عام عیسائیوں پر اسلام کا کس قدر زیادہ اثر ہوگا۔ ❷

افریقہ میں اسلام کے اثرات بیان کرنے کے لیے پروفیسر آرنلڈ نے ریورنڈ بوزورسمتھ کی شہادت نقل کی ہے، جو کہ لکھتے ہیں:

''وہ انتہا درجے کی قبیح رسمیں اور خرابیاں مثلاً مردم خوری، انسانی قربانی

---

❶ یہ مصنف پروفیسر آرنلڈ کی ذاتی رائے ہے، حقیقت یہ ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نہ حقیقی فرزند تھے اور نہ لے پالک تھے، بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول تھے۔

❷ ملاحظہ ہو: دعوتِ اسلام ص ۱٤٥.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بچوں کو زندہ دفن کرنا، جو کہ ایک زمانے میں تمام افریقہ میں پھیلی ہوئی تھیں، اور اب بھی افریقہ کے بعض حصوں میں گولڈ کرسٹ اور انگریزی نو آبادیوں کے قریب پائی جاتی ہیں، اشاعت اسلام کے بعد ہمیشہ کے لیے فوراً موقوف ہو جاتی ہیں۔

وہ لوگ جو اب تک برہنگی یا نیم برہنگی کی حالت میں رہتے تھے، صاف ستھرے کپڑے پہننے شروع کر دیتے ہیں اور وہ دیسی باشندے جو پہلے کبھی نہانا نہیں جانتے تھے، اب بار بار نہاتے ہیں اور ہاتھ منہ دھوتے ہیں، کیونکہ اسلامی شریعت نے وضو اور غسل کا حکم دے رکھا ہے۔''[1]

غیر عرب دنیا کی اسلام، عربی زبان، اسلامی تہذیب سے اس قدر گہری وابستگی، دلچسپی اور تعلق کے بعد کیا یہ کہنا قرین انصاف ہے، کہ یہ دین صرف عرب کے لیے مخصوص تھا؟

III: غیر عربی مسلمانوں نے اسلامی علوم کی اس قدر خدمت کی، کہ عربوں پر سبقت لے گئے۔ علم تفسیر میں حضرات ائمہ ابن جریر الطبری، ابن العربی، ابن عطیہ، القرطبی، ابو حیان، علم حدیث میں حضرات ائمہ بخاری، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، خطابی، حاکم، ابن عبد البر، القرطبی، علم نحو میں حضرات ائمہ سیبویہ، فارسی، زجاج، یہ سب لوگ غیر عربی ہی تو تھے۔ یہ حضرات اور ان ایسے علوم کی خدمت کرنے والے سینکڑوں علماء وافاضل کے صدیاں گزرنے کے باوجود باقی رہنے والے شاہکار، کیا اس بات کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہیں، کہ انہوں نے اسلام کو عربوں کا مخصوص دین نہ سمجھا اور نہ پایا، بلکہ اس کو اپنا دین سمجھا اور پایا اور اس کی اور اس کے مختلف علوم کی بے مثال خدمت کی۔ علامہ محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری نے اپنی شہرہ آفاق کتاب [تحفة الأحوذي شرح جامع

---

[1] دعوتِ اسلام ص ٣٤٦.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الترمذی] کے مقدمہ میں ایک فصل کا درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

"الـفصل السادس في أنّ حَمَلَةَ الْعِلْمِ فِيْ الْإِسْلَامِ أَكْثَرُهُمْ الْعَجْمُ." ❶

[چھٹی فصل کہ بلا شبہ اسلام میں اکثر اہل علم عجمی تھے]

پھر اسی فصل کے آغاز میں لکھتے ہیں:

''یہ حیران کن حقیقت ہے، کہ شرعی اور عقلی علوم میں ملت اسلامیہ کے علماء کی اکثریت عجمی تھی، شاذ و نادر ہی کوئی دوسرا ہوگا۔'' ❷

انہی عجمی حضرات نے اسلام اور علوم اسلامیہ کی انتہائی قابل قدر خدمت کرنے کی بدولت مذہبی سیادت و قیادت پائی۔ امام ابن الصلاح کا نقل کردہ درج ذیل واقعہ اس حقیقت کو خوب واضح کرتا ہے:

(امام) زہری نے بیان کیا: ''میں عبدالملک بن مروان کے ہاں پہنچا، تو اس نے دریافت کیا:

''اے زہری! کہاں سے آرہے ہو''؟

میں نے جواب دیا: ''مکہ (مکرمہ) سے۔''

اس نے کہا: ''کس کو اس (یعنی مکہ) کے رہنے والوں کی سیادت کرتے چھوڑ کر آئے ہو؟''

میں نے کہا: ''عطاء بن ابی رباح۔''

اس نے پوچھا: ''تو وہ عرب سے ہے یا عجم سے؟''

میں نے جواب دیا: ''عجم سے ہے۔''

---

❶ تحفة الأحوذی، المقدمة، ۳۸/۱.

❷ المرجع السابق ۳۸/۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے استفسار کیا: ''وہ کس طرح ان کا سردار بن گیا؟''
میں نے جواب دیا: ''دین داری اور (احادیث شریفہ) روایت کرنے کی وجہ سے۔''
اس نے کہا: ''سیادت دین داروں اور (احادیث) روایت کرنے والوں ہی کو زیبا ہے۔''
(پھر) اس نے پوچھا: ''اہل یمن کی سرداری کس کے پاس ہے؟''
میں نے کہا: ''طاؤس بن کیسان (کے پاس)۔''
اس نے کہا: ''عرب سے ہے یا عجم سے؟''
میں نے بتلایا: ''عجم سے ہے۔''
اس نے پوچھا: ''اس کی سیادت کا راز کیا ہے؟''
میں نے جواب دیا: ''وہی، جو عطاء کی (سیادت کا راز تھا)۔''
اس نے کہا: ''بلاشبہ وہ ہی اس کے لیے موزوں ہے۔''
(پھر) اس نے پوچھا: ''اہل مصر کی سرداری کس کے ہاتھ میں ہے؟''
انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''یزید بن ابی حبیب (کے پاس)۔''
اس نے کہا: ''عربوں میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟''
میں نے کہا: ''عجم سے ہے۔''
(پھر) اس نے پوچھا: ''اہل شام کی قیادت کس کے پاس ہے؟''
انہوں نے بیان کیا: میں نے کہا: ''مکحول (کے پاس)۔''
اس نے پوچھا: ''عربوں میں سے ہے یا عجمیوں میں سے۔''
میں نے بتلایا: ''عجمیوں میں سے ہے۔ وہ نوبی [1] غلام ہے، جس کو ہذیل

[1] نوبہ کا رہنے والا اور نوبہ ساحل نیل پر اسوان اور دنقلہ کا درمیانی افریقی علاقہ ہے۔ (ملاحظہ ہو: المنجد في الأعلام ص ۷۱۵).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ کی ایک عورت نے آزاد کیا تھا۔''

اس نے کہا: ''اہل جزیرہ کا قائد کون ہے؟''

میں نے کہا: ''میمون بن مہران۔''

اس نے کہا: ''عربوں سے ہے یا عجمیوں میں سے ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''عجمیوں میں سے۔''

اس نے کہا: ''اہل خراسان کا سردار کون ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''ضحاک بن مزاحم۔''

اس نے پوچھا: ''عربوں میں سے یا عجمیوں میں سے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: عجمیوں میں سے؟''

اس نے کہا: ''اہل بصرہ کا قائد کون ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''حسن بن اَبی الحسن۔''

اس نے کہا: ''عربوں میں سے یا عجمیوں میں سے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''عجمیوں میں سے۔''

اس نے کہا: ''اہل کوفہ کا قائد کون ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''ابراہیم نخعی۔''

اس نے پوچھا: ''عربوں میں سے ہے یا عجمیوں میں سے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں نے کہا: ''عربوں میں سے ہے۔''

اس نے کہا: ''اے زہری! تیری بربادی ہو! تو نے میری مشکل آسان کی۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! عجمی لوگ عربوں کی سیادت و قیادت کریں گے، یہاں تک کہ وہ منبروں پر خطبہ دیں گے اور عرب نیچے بیٹھے ہوں گے۔''

انہوں نے کہا: ''میں نے کہا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّمَا هُوَ أَمْرُ اللّٰهِ وَدِيْنُهُ، مَنْ حَفِظَهُ سَادَ، وَمَنْ ضَيَّعَهُ سَقَطَ."

"اے امیر المؤمنین! یقیناً یہ تو اللہ تعالیٰ کا حکم اور ان کا دین ہے، جس شخص نے اس کی حفاظت کی وہ سردار بن گیا اور جس نے اس کو ضائع کیا وہ گر گیا۔"❶

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے، کہ غیر عربوں نے اسلام کو صرف عربوں کا دین نہ سمجھا، بلکہ اپنا دین سمجھا اور اس کی اور اس کے علوم کی عظیم الشان خدمت کر کے سیادت وقیادت کے بلند مقام پر پہنچے۔

۵: مذکورہ بالا شبہ کی حقیقت کی مزید نقاب کشائی کی خاطر دو فاضل مستشرقین کے اقتباسات ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: جرمن پروفیسر زخاؤ رقم طراز ہیں: پیغام الٰہی صرف عربوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اللہ (تعالیٰ) کے احکام تمام کائنات کے لیے ہیں، لہٰذا تمام نوع انسان سے غیر مشروط اطاعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ چونکہ محمد ﷺ اللہ (تعالیٰ) کے رسول تھے، اس لیے اپنی اطاعت کا مطالبہ کرنے میں وہ حق بجانب تھے اور معلوم ہوتا ہے، کہ ان کا یہ موقف ابتدائے اسلام ہی سے ان کے مذہب کا ایک لازمی حصہ رہا ہے۔"❷

ب: پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

"ایک ایسی ساعت جب کہ رسول خدا ﷺ پر یاس اور ناامیدی کے سیاہ بادل چھائے تھے اور اہل مکہ آنحضرت ﷺ کی بات سننے سے بشدت

---

❶ مقدمه ابن الصلاح، النوع الرابع والستون: معرفة الموالي من الرواة والعلماء ص ۱۹۹.

❷ فاضل جرمن پروفیسر کا یہ اقتباس پروفیسر آرنلڈ نے اپنی کتاب دعوت اسلام ص ۳۲ کے حاشیہ میں نقل کیا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں: "گولڈ سیر اور پروفیسر نوئلڈیکہ نے بھی اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۳۷، حاشیہ ۱).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکاری تھے (سورۃ النحل آیات ۴۳ و ۱۱۴) اور نو مسلموں کو انتہائی اذیت دی جارہی تھی، تاکہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں (سورۃ النحل آیۃ ۱۰۸) اور دیگر مسلمان اپنے دشمنوں کے غیظ و غضب سے بچنے کے لیے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے، آزمائش کی ایسی گھڑی میں اللہ (تعالیٰ) کی طرف سے یہ وعدہ آیا کہ:

﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا﴾. (النحل: ۸۴).

(اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ قائم کریں گے)''[1]

پروفیسر آرنلڈ مندرجہ بالا اقتباس کے نیچے حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں:

''یہ عجب بات معلوم ہوتی ہے، کہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات[2] کے باوجود بعض لوگوں نے اس امر کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے، کہ بانیٔ اسلام کا ابتداء ہی سے یہ منشا تھا، کہ اسلام تمام خلائق کا مذہب ہو۔''[3]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا عقیدہ حالات کی پیداوار نہیں، بلکہ ابتدائے بعثت ہی سے یہ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم کی بیسیوں آیات اس عقیدے کو وضاحت سے بیان کرتی ہیں۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں نازل کردہ آیات میں بھی اس معاملے میں کسی قسم کا ابہام یا الجھاؤ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے بھی متعدد احادیث شریفہ میں اس عقیدے کو واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا، کہ ارض پر اشاعت اسلام کی بشارتیں دیں اور تا حدِ استطاعت

---

[1] دعوتِ اسلام ص ۳٤.

[2] پروفیسر آرنلڈ کا اشارہ آیت شریفہ ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا﴾ اور اسلام کی عالمگیریت پر دلالت کرنے والی چھ دیگر آیات کریمہ کی طرف ہے، جو کہ انہوں نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں نقل کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۳۳).

[3] المرجع السابق ص ۳٤، حاشیہ ۱.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب و عجم میں اسلام کی اشاعت کے لیے جدوجہد فرمائی۔ علاوہ ازیں جس طرح اسلام عربوں کے لیے مفید اور سعادتِ دارین کا سبب ہے، اسی طرح غیر عربوں کے لیے بھی ہے۔ مزید برآں اسلام کے آغاز ہی سے عالمگیر مذہب ہونے کی شہادت خود غیر مسلم مفکرین نے بھی دی ہے۔

شبہ ۲: اسلام کا صرف اہل عرب کا دین ہونا

رسول اللہ ﷺ عربی تھے۔ ان پر نازل کردہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ ان کی بعثت عرب میں ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ ان کی نبوت و رسالت بھی صرف عرب کے لیے تھی۔

حقیقت شبہ:

اس شبہ کی حقیقت سمجھنے کے لیے قارئین کرام سے درج ذیل باتوں کی طرف توجہ مبذول کرنے کی التماس ہے:

اس شبہ میں تسلیم کیا گیا ہے، کہ حضرت محمد ﷺ رسول تھے، البتہ...... بقول اس شبہ کے...... ان کی نبوت و رسالت صرف عرب کے لیے تھی۔

یہاں یہ سوال ہے، کہ کیا کوئی نبی و رسول جھوٹ بولتا ہے؟ یقیناً جواب یہ ہے، کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے، کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، کیونکہ جھوٹ بولنے والا نبی و رسول نہیں ہوسکتا۔

دوسرا سوال یہ ہے، کہ کیا حضرت محمد ﷺ نے کہا ہے، کہ ان کی نبوت و رسالت صرف عربوں کے لیے ہے؟ جواب یہ ہے، کہ انہوں نے بالکل ایسے نہیں فرمایا، بلکہ اس سلسلے میں صورتِ حال اس کے یکسر مختلف ہے۔ صورتِ حال کا یہ اختلاف درج ذیل حقائق کی روشنی میں نصف النہار کے آفتاب کی طرح واضح اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن ہے۔

ا: آپ ﷺ پر نازل کردہ کتاب کا سب جہانوں کے لیے نصیحت ہونے کا اعلان۔

ب: قرآن کریم کا سب لوگوں کو جا بجا خطاب

ج: قرآن کریم کی اہل کتاب کو دعوتِ اسلام

د: قرآن کریم کا آپ ﷺ کی بعثت کے عام ہونے پر دلالت کرنا

ہ: قرآن کریم کا آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا اعلان کرنا

و: قرآن کریم کا آپ ﷺ کی نبوت پر تمام لوگوں کے ایمان لانے کو فرض قرار دینا

ز: آنحضرت ﷺ کا اپنی بعثت کے عموم کو بیان فرمانا

ح: آنحضرت ﷺ کا متعدد احادیث میں اپنے خاتم النّبیین ہونے کی خبر دینا

ط: آنحضرت ﷺ کا کرہ ارض میں انتشار اسلام کی بشارتیں دینا

ی: آنحضرت ﷺ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے امتی کی حیثیت سے آنے اور دنیا سے نصرانیت کو ختم کرنے اور اسلام کو پھیلانے کی بشارت دینا

ک: آنحضرت ﷺ کا بذات خود مشرکوں، نصرانیوں، یہودیوں، مجوسیوں اور اپنے زمانہ کے تمام جابروں کو دعوت اسلام دینا [1]

۲: حضرت محمد ﷺ کا عربی ہونا، آپ ﷺ کی بعثت کا جزیرۃ العرب میں ہونا اور آپ ﷺ پر نازل کردہ کتاب کا عربی میں ہونا، کیا عجمی لوگوں کے لیے اسلام کو سمجھنے کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ مسلمہ جواب یہ ہے، کہ قطعی طور پر رکاوٹ نہیں۔ زبان کے اختلاف کی بنا پر افہام و تفہیم میں رکاوٹ کو متعدد طریقوں سے بآسانی دور کیا جا سکتا ہے۔

[1] ان سب باتوں کے متعلق تفصیلی گفتگو کتاب کے سابقہ صفحات میں ملاحظہ فرمایئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صورت یہ ہے، کہ عرب مسلمان عجمی زبانیں سیکھیں اور پیغامِ اسلام غیر عرب لوگوں تک پہنچائیں۔

دوسری صورت یہ ہے، کہ عرب مسلمان مترجمین کے ذریعے سے دعوتِ اسلام عجمی لوگوں تک پہنچائیں۔

تیسری صورت یہ ہے، کہ عجمی لوگ عربی زبان سیکھیں۔ قرآن وسنت کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔

الحمد للہ ان تینوں صورتوں کی وساطت سے دعوتِ اسلام کا کام صدیوں سے جاری ہے۔ پہلی صورت کا حکم تو خود نبی کریم ﷺ نے دیا۔ امام بخاری نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے:

"أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُوْدِ، حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُتُبَهُ، وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوْا إِلَيْهِ." [1]

[''بے شک نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا، کہ وہ یہودیوں کی تحریر

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأحكام، باب ترجمة الحكام……، رقم الحديث ۷۱۹۵، ۱۳/۱۸۵-۱۸۶. امام بخاری نے اس کو تعلیقاً روایت کیا ہے۔ [یعنی پوری سند کے بغیر]۔ البتہ حضرات ائمہ احمد، ابوداود اور ترمذی وغیرہ نے پوری سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المسند، رقم الحديث ۲۱۶۱۸، ۳۵/۴۹۰؛ وسنن أبي داود، كتاب العلم، باب رواية أهل الكتاب، رقم الحديث ۳۶۴۰، ۱۰/۵۶؛ وجامع الترمذي، ابواب الاستيذان والأدب، باب في تعليم السريانية ۷/۴۱۲. شیخ ارناؤط اور ان کے رفقاء نے المسند کی [سند کو حسن]، شیخ البانی نے سنن ابی داود کی حدیث کو [حسن صحیح] اور امام ترمذی نے اپنی روایت کردہ حدیث کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۳۵/۴۹۰؛ وصحيح سنن أبي داود ۲/۶۹۵؛ وجامع الترمذي ۷/۴۱۳).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکھیں، یہاں تک، کہ میں (ان کے نام) نبی کریم ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب وہ آپ ﷺ کو لکھتے، تو آنحضرت ﷺ کو (ان کے خطوط) پڑھ کر سناتا تھا۔"]

دوسری صورت کی عصر صحابہ سے ایک مثال امام بخاری نے حضرت ابو جمرہ کے حوالے سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَبَيْنَ النَّاسِ." ❶

"میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمہ کیا کرتا تھا۔"

امام بخاری نے ہی ایک دوسرے مقام پر حضرت ابو جمرہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يُجْلِسُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: "أَقِمْ عِنْدِي، حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي." [فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ.]" ❷

["میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا، وہ مجھے اپنے پلنگ پر بٹھاتے تھے اور انہوں نے مجھے فرمایا: "میرے پاس رہو، میں تمہارے لیے اپنے مال میں سے ایک حصہ مقرر کروں گا۔"

[تو میں ان کے ساتھ دو ماہ رہا۔"]

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں، کہ کہا گیا ہے، کہ ابو جمرہ فارسی جانتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما (کی گفتگو) کا فارسی میں ترجمہ کرتے تھے۔ ❸

---

❶ صحيح البخاري، كتاب العلم، باب تحريض النبي ﷺ وفد عبدالقيس على أن يحفظوا الإيمان......، جزء من رقم الحديث ۸۷، ۱/ ۸۳.

❷ المرجع السابق، كتاب الإيمان، باب أداء الخمس من الإيمان، جزء من رقم الحديث ۵۳، ۱/ ۱۲۹.

❸ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱/ ۱۳۰.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عینی اس روایت سے معلوم ہونے والے احکام بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: اس میں یہ ہے، کہ عالم کا حاضرین کو سمجھانے اور ان کی بات سمجھنے کی غرض سے کسی دوسرے شخص سے مدد لینا۔ ❶

تیسری صورت کہ عجمی لوگ عربی زبان سیکھ کر قرآن و سنت کو سمجھیں اور دوسروں کو سمجھائیں۔ الحمد للہ غیر عربی مسلمانوں نے اس میدان میں اس قدر محنت اور جدوجہد کی، کہ تفسیر و حدیث، عربی زبان اور دیگر علوم اسلامیہ میں امامت کے منصب تک پہنچے اور عرب ان کے خوشہ چین ہوئے۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ نبی کریم ﷺ کا عربی ہونا، قرآن کریم کا عربی زبان میں ہونا اور آپ ﷺ کی بعثت کا عربوں میں ہونا آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کے صرف اہل عرب کے لیے ہونے کے دلیل نہیں بن سکتی اور نہ ہی پیغامِ اسلام کا عربی میں ہونا عجمی لوگوں کے اس کو سمجھنے کی راہ میں رکاوٹ تھا اور نہ اب ہے۔

شبہ۳: اسلام کی عالم گیریت کے خلاف بعض آیات سے استدلال:

قرآن کریم کی بعض آیات میں نبی کریم ﷺ کے کارِ نبوت کو آپ ﷺ کے قرابت داروں، آپ کی قوم اور مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و پیش میں بسنے والے لوگوں میں محصور کر دیا گیا ہے۔ ایک آیت شریفہ میں ہے:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ❷

[اور اپنے سب سے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے]۔

ایک دوسری آیت کریمہ میں ہے:

---

❶ ملاحظہ ہو: عمدة القاري ١/ ٣١٠.

❷ سورة الشعراء / الآية ٢١٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰىهُمۡ مِّنۡ نَّذِيۡرٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ﴾ ❶

[تا کہ آپ (اس) قوم کو ڈرائیں، جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا]۔

ایک تیسری آیت مبارکہ میں ہے:

﴿وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ لِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَ مَنۡ حَوۡلَهَا﴾ ❷

[اور یہ ایک کتاب ہے، ہم نے اس کو نازل کیا ہے، بڑی برکت والی ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے اور تا کہ آپ بستیوں کے مرکز اور اس کے اردگرد کے لوگوں کو ڈرائیں]

ان آیات سے استدلال کرتے ہوئے شبہ پیش کرنے والے لوگ کہتے ہیں، کہ اسلام عالم گیر مذہب نہیں اور آنحضرت ﷺ کی نبوت صرف ان کی اپنی قوم، اپنی بستی اور اس کے گردونواح میں بسنے والے لوگوں کے لیے ہے۔

حقیقت شبہ:

اس شبہ کی حقیقت کو سمجھنے کی خاطر قارئین کرام کی توجہ درج ذیل چار باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

۱: کیا مذکورہ بالا تین آیات شریفہ میں یہ بات ہے، کہ ان میں ذکر کردہ لوگوں کے سوا کسی اور کو آپ نے نہیں ڈرانا؟

کیا پہلی آیت شریفہ، کہ [جس میں سب سے قریبی رشتہ داروں کو ڈرانے کا حکم

---

❶ سورة القصص / جزء من الآية ٤٦.

❷ سورة الانعام / جزء من الآية ٩٢.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا ہے]، اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ صرف انہی کو ڈرانا ہے اور ان کے علاوہ اپنے تھوڑے قریبی یا دور کے رشتہ داروں، اپنی قوم، اپنی بستی اور اس کے گردوپیش کے لوگوں یا دور رہنے والے لوگوں یا غیر عجمی لوگوں کا ڈرانا آپ کے دائرہ کار سے باہر ہے؟ آیت شریفہ کا کون سا حصہ، لفظ یا حرف اس معنی کی خبر دے رہا ہے؟

کیا دوسری آیت شریفہ، کہ [جس میں اپنی قوم کو ڈرانے کے متعلق بتلایا گیا ہے]، میں یہ بات ہے، کہ اپنی قوم کے علاوہ کسی اور قوم کے لوگوں کو نہیں ڈرانا؟

کیا تیسری آیت شریفہ، کہ [جس میں بستیوں کے مرکز اور اس کے گردوپیش کے لوگوں کو ڈرانے کا ذکر کیا گیا ہے]، میں یہ بات ہے، کہ ان کے سوا کسی اور کو ڈرانا آپ کے دائرہ نبوت سے خارج ہے؟

۲: تیسری آیت شریفہ، کہ [آپ بستیوں کے مرکز اور اس کے گردوپیش والوں کو ڈرائیں] میں [گردوپیش] سے مراد کیا ہے؟

ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بقول اس سے مراد مشرق اور مغرب کی جانب تمام بستیاں ہیں۔ ❶

انہی کے بقول یا اس سے مراد مکمل روئے زمین ہے۔ ❷

امام طبری کی نقل کردہ تفسیر کے مطابق اس سے مراد دنیا کے تمام کنارے ہیں، ❸ علامہ قرطبی اور حافظ ابن کثیر کی نقل کردہ تفسیر کے مطابق اس سے مقصود عرب کے قبیلے، انسانوں کے تمام گروہ عرب وعجم ہیں، ❹

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر الطبری ۱۱/۵۳۱.

❷ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۱/۵۳۱.

❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۱/۵۳۱.

❹ ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبی ۷/۳۸؛ وتفسیر ابن کثیر ۲/۱۷۵.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی بیضاوی اور قاضی ابوسعود کے بقول مشرق و مغرب میں تمام شہروں اور دیہاتوں والے اس سے مراد ہیں۔ [1]

مذکورہ بالا اقوال کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے، کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و پیش پوری دنیا کے لوگوں کو ڈرائیں۔

شبہ کرنے والے حضرات سے سوال ہے، کہ کیا آپ لوگ اس آیت کریمہ کو زیادہ سمجھتے ہیں یا وہ لوگ جنہوں نے اپنی پوری زندگیاں قرآن کریم کے سمجھنے سمجھانے کے لیے وقف کر رکھی تھیں، جن کی راتیں قرآنِ کریم کی تلاوت اور تدبر میں بسر ہوتیں اور دن اس کی تعلیم و اشاعت میں گزرتے؟

کیا آپ لوگ اس آیت کریمہ کو زیادہ سمجھتے ہیں یا وہ جن کے لیے لسانِ رسالت ﷺ نے اپنے رب ذوالجلال سے دعا کی: "اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ." [2] [اے اللہ! اس کو کتاب [یعنی قرآن کریم] سکھلا دیجیے۔"

اور امت نے انہیں ترجمان القرآن کا لقب دیا؟

۳: اس شبہ کے اٹھانے والے حضرات سے پوچھیے، کہ آیا زیر بحث موضوع کے متعلق سارے قرآن کریم اور ذخیرہ احادیث میں صرف یہ تین آیات ہی ہیں؟

ان کی نگاہیں ان آیات شریفہ کو کیوں نہیں دیکھ رہیں، جن میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، کہ قرآن کریم سب جہانوں کے لیے نصیحت ہے؟

ان کی نظروں سے وہ آیات کیوں اوجھل ہوگئی ہیں، جن میں تمام بنی نوع انسان کو دعوتِ اسلام دی گئی ہے؟

---

[1] ملاحظہ ہو: تفسیر البیضاوی ۱/۳۱۱؛ وتفسیر أبي السعود ۳/۱۶۳.

[2] صحیح البخاري، کتاب العلم، باب قول النبي ﷺ: "اللھم علمه الکتاب"، جزء من رقم الحدیث ۷۵، ۱/۱۶۹.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان آیات کو کیوں نہیں پڑھتے، جن میں اہل کتاب کو قرآن کریم پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے؟

ایسے لوگوں کے لیے ان آیات شریفہ میں تدبر کرنے کی راہ میں کون سی رکاوٹ ہے، جن میں یہ بیان کیا گیا ہے، کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سب انسانوں اور جنوں کے لیے ہے، آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت کے بعد روئے زمین پر موجود سب جن و انس آپ کی امت میں شامل ہونے کے پابند ہیں؟

احادیث شریفہ کی ایک بہت بڑی تعداد، جن میں یہی باتیں بیان کی گئی ہیں، ان کو دیکھنے کی راہ میں ان کے لیے کون سی دیوار حائل ہے؟ ❶

۴: ہم اس شبہ کے پیش کرنے والے لوگوں سے سوال کرتے ہیں، کہ شبہ میں ذکر کردہ تینوں آیات کس پر نازل ہوئیں: آپ لوگوں پر یا حضرت محمد ﷺ پر؟ ان کے معانی آپ زیادہ سمجھتے ہیں یا وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے بیان کرنے کی ذمہ داری تفویض کی؟ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ﴾ ❷

[اور آپ پر ہم نے یہ ذکر (یعنی قرآن کریم) نازل کیا ہے، تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کریں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں]۔

کیا آنحضرت ﷺ نے ان آیات شریفہ سے یہ سمجھا، کہ دعوتِ اسلام صرف عربوں کے لیے ہے؟

---

❶ اس سلسلے میں تفصیل اس کتاب کے مبحث اول میں گزر چکی ہے۔

❷ سورۃ النحل/ الآیۃ ٤٤.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے تا حد استطاعت یہ دعوت عرب و عجم میں پھیلائی۔ شاہ روم کو دعوتِ اسلام دی، شاہِ ایران کو قبولِ اسلام کا پیغام بھیجا۔ نہ صرف یہی بلکہ ہر جابر کو دعوتِ اسلام کی خاطر لکھا۔ ❶

ہم اس شبہ کے پیش کرنے والوں سے سوال کرتے ہیں، کہ آپ ﷺ کی یہ جدوجہد قرآن کریم کی منشا کے مطابق تھی یا مخالف؟

آیئے ہم قرآن کریم ہی سے اس کا جواب حاصل کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ ❷

[یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرتا ہے]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے اعمال و افعال کی درستگی اور حجیت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔

خلاصۂ گفتگو یہ ہے، کہ شبہ میں مذکورہ آیات سے استدلال کرتے ہوئے دعوتِ اسلام کو عربوں میں محصور کرنا قطعی طور پر غلط ہے اور اس کا سبب یا تو لاعلمی اور جہالت ہے اور یا اسلام سے بغض و عداوت۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائیں۔ آمین یاحي یا قیوم۔

---

❶ اس سلسلے میں تفصیل اس کتاب کے بحث دوئم میں گزر چکی ہے۔

❷ سورة الأحزاب / الآية ٢١.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

لا تعداد حمد و ثناء رب علیم و حکیم کے لیے، کہ انہوں نے اس اہم موضوع کے متعلق مجھ ناتواں کو یہ صفحات ترتیب دینے کی توفیق سے نوازا۔ اگر اس میں کچھ خیر ہے، تو محض ان کی عنایت و نوازش سے ہے اور جو کچھ خلل، کوتاہی، کمی اور تقصیر ہے، وہ مجھ ناکارے کی وجہ سے ہے۔ اب انہی سے اس میں موجود خطاؤں کی معافی کی عاجزانہ التماس ہے اور اس میں موجود خیر کو میرے لیے، امت اسلامیہ اور اسلام کے لیے اپنے فضل و کرم سے نافع، مفید اور کارآمد بنانے کی دعا ہے۔إنه سميع مجيب.

خلاصہ کتاب:

کتاب میں بیان کردہ باتوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱: دعوتِ اسلامیہ کا عموم:

دعوتِ اسلامیہ آنحضرت ﷺ کے زمانۂ رسالت سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے ہے۔ اور ان سب پر اسلام کو قبول کرنا فرض ہے۔ قرآن و سنت کے بہت سے دلائل و شواہد اس حقیقت پر متعدد پہلوؤں سے دلالت کرتے ہیں، جن میں سے دس درج ذیل ہیں:

۱: آنحضرت ﷺ کے معجزے قرآن کریم کا دوام اور اللہ تعالیٰ کا اس کی حفاظت کی ذمہ داری لینا۔

۲: آنحضرت ﷺ کی بعثت کا سب لوگوں کے لیے ہونا اور اس کے برعکس سابقہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا صرف اپنی اپنی قوم کے لیے ہونا۔ علاوہ ازیں دیگر قدیم مذاہب کی دعوت کا بھی محدود رقبے اور مخصوص اقوام کے لیے ہونا۔

۳: قرآن کریم کا تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہونا۔

۴: قرآن کریم کا سب لوگوں کو مخاطب کرنا۔

۵: قرآن کریم کا اہل کتاب کو دعوتِ اسلام دینا۔

۶: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النّبیین ہونا۔

۷: امت اسلامیہ کا ہدایت خلق کے لیے وجود میں آنا۔

۸: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کی فرضیت۔

۹: کرہ ارض میں اشاعتِ اسلام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں۔

۱۰: تورات وانجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ورسالت کے متعلق بشارتیں۔

ب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام اقسام کے لوگوں کو دعوتِ دین دینا:

انہی اقسام کے لوگوں میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱: مشرک لوگ

۲: یہودی

۳: نصرانی

۴: مجوسی

۵: منافقین

۶: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود ہر جابر

۷: اقرباء

۸: خواتین

۹: نوجوان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰: بچے

۱۱: مریض

۱۲: مصیبت زدہ افراد

۱۳: تاجر حضرات

۱۴: فقراء

۱۵: بدو

ج: اسلام کی عالم گیریت کے متعلق شبہات کی حقیقت:

پہلا شبہ: اسلام کے عالم گیر مذہب ہونے کے تصور کا حالات کی پیداوار ہونا:

حقیقت شبہ: اس شبہ کی حقیقت کی نقاب کشائی کے متعدد پہلوؤں میں سے چھ درج ذیل ہیں:

۱: بیسیوں آیات شریفہ کا واضح طور پر اسلام کی عالم گیریت کو بیان کرنا

۲: قرآن کریم کی مکی سورتوں میں اس کا واشگاف الفاظ میں بیان

۳: آنحضرت ﷺ کا اس حقیقت کے متعلق واضح اور دوٹوک موقف

۴: اسلام کا عرب اور غیر عرب لوگوں کے لیے کامل اور بہترین ضابطہ حیات ہونا

۵: غیر عرب لوگوں کا کمال شوق سے اس دین کا استقبال کرنا اور نہایت گرم جوشی سے اسے قبول کرنا

۶: غیر عرب لوگوں کا اسلامی علوم کی خدمت میں عربوں پر سبقت لے جانا

دوسرا شبہ: اسلام کا صرف اہل عرب کا دین ہونا:

حقیقت شبہ: اس شبہ کی حقیقت اجاگر کرنے والی متعدد باتوں میں سے تین درج ذیل ہیں:

۱: حضرت محمد ﷺ کو عربوں کے لیے رسول تسلیم کرنے کا لازمی نتیجہ ہے، کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اپنے بیان میں سچے ہیں۔

۲: آپ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں اپنی نبوت ورسالت کے عموم کو بیان کیا اور تمام اقسام کے لوگوں کو تا حدِ استطاعت پیغامِ اسلام پہنچا کر اپنے اس بیان کی عملی طور پر تائید وتصدیق بھی فرمائی۔

۳: آنحضرت ﷺ کا اور قرآن کریم کا عربی ہونا غیر عرب لوگوں تک پیغامِ اسلام کو پہنچانے میں رکاوٹ نہیں۔

اس مقصد کی خاطر متعدد صورتوں میں سے تین درج ہیں:

ا: عرب مسلمان عجمی زبانیں سیکھیں

ب: عرب مسلمانوں کا مترجموں کے ذریعہ پیغامِ اسلام پہنچانا۔

ج: غیر عرب مسلمانوں کا عربی زبان سیکھنا

ان تینوں صورتوں کے ذریعہ پیغامِ اسلام عجمی لوگوں تک پہنچایا گیا۔ پہلی صورت کا آغاز تو نبی کریم ﷺ کے حکم سے آپ کے زمانۂ مبارک ہی سے ہوا۔ دوسری صورت کے لیے مثال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں ملتی ہے۔ اور تیسری صورت اس شکل میں سامنے آئی، کہ غیر عرب مسلمان قرآن وسنت اور ان کے متعلقہ علوم میں منصبِ امامت تک پہنچے اور عرب ان کے خوشہ چین ہوئے۔

تیسرا شبہ: اسلام کی عالم گیریت کے خلاف بعض آیات سے استدلال:

حقیقت شبہ: اس شبہ کی حقیقت کو آشکارا کرنے والی باتوں میں سے چار درج ذیل ہیں:

ا: ذکر کردہ آیات شریفہ کا مقصود یہ نہیں، کہ ان میں بیان کردہ لوگوں کے سوا کسی اور کو پیغامِ اسلام نہیں پہنچانا

۲: شبہ پیش کرنے والوں کا بعض آیات کے سمجھنے میں ٹھوکر کھانا

۳: ان آیات کے پیش کرنے والوں کا دعوت اسلامیہ کی آفاقیت پر دلالت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والی بیسیوں آیات کو یکسر نظر انداز کرنا۔

۴: ان لوگوں کا دعوتِ اسلامیہ کے عموم کے متعلق رسول کریم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ اور اعمال جلیلہ کو مکمل طور پر فراموش کرنا۔

اپیل:

اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، میں درخواست کرتا ہوں:

۱: اہل علم اور طالب علم حضرات وخواتین سے کہ وہ دعوتِ اسلامیہ کے عالم گیر ہونے کی حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھیں اور دوسرے مسلمانوں کو اس حقیقت کے سمجھانے اور اس کے تقاضوں کو ذہن نشین کروانے کے لیے تا حدِ استطاعت کوشش کریں۔

۲: اہل علم اور طالب علم حضرات وخواتین اپنی بساط اور وسائل کے بقدر، دعوتِ اسلامیہ کی آفاقیت کے تقاضے کو پورے کرتے ہوئے، اس دعوت کو سب لوگوں تک پہنچائیں۔

۳: روئے زمین کے تمام مسلمان مردوں اور خواتین سے، کہ وہ پیغام اسلام تا امکان دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔

ربِ حی وقیوم سے عاجزانہ التجا ہے، کہ وہ مجھ ناتواں اور سب اہل اسلام کو پیغامِ اسلام دوسرے لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس سلسلے میں ہماری کوششوں کو بار آور فرمائیں اور اس بارے میں ہماری سابقہ کوتاہیوں کو معاف فرمائیں۔إنه سميع مجيب .

وصلى الله تعالى على خير خلقه وعلى آله وأصحابه وأتباعه إلى يوم الدين وبارك وسلم، وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العالمين .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المراجع والمصادر

١ ـ "أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلاني عن أحاديث المصابيح" (المطبوع مع شرح الطيبي)، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٢ ـ "الأحاديث المختارة" للإمام ضياء الدين المقدسي، بتحقيق الشيخ عبد الملك دهيش بدون اسم الناشر، الطبعة الأولى، ١٤١٢هـ.

٣ ـ "الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للأمير علاء الدين الفارسي، بتحقيق الشيخ شعيب الأرناؤط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٤ ـ "إظهار الحق" للشيخ رحمة الله الكيرانوى، بمراجعة الشيخ عبدالله بن إبراهيم الأنصاري، ط: بيروت.

٥ ـ "إعلام الموقعين" للإمام ابن القيم، بتحقيق الشيخ محمد محيي الدين، ط: دار الفكر بيروت سنة الطبع ١٣٩٧هـ.

٦ ـ "إنجاز الحاجة شرح سنن ابن ماجه" للشيخ محمد على جانباز، ط: المكتبة القدوسية لاهور، الطبعة الأولى.

٧ ـ "أيسر التفاسير لكلام العلي العظيم" للشيخ أبي بكر جابر الجزائري، بدون اسم الناشر، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

٨ ـ "تاريخ الإسلام" (المغازي) للحافظ الذهبي، بتحقيق د. عمر عبد السلام التدمري، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

٩ ـ "تاريخ الطبري" المسمّى بـ"تاريخ الأمم والملوك" "للإمام ابن جرير الطبرى، بتحقيق الأستاذ محمد أبي الفضل إبراهيم، ط: دار سويدان بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

١٠ ـ "تحفة الأحوذى شرح جامع الترمذي" للشيخ محمد عبد الرحمن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المباركفوري، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

١١ـ "تفسير البغوي" المسمّى بـ"معالم التنزيل" للإمام أبي محمد البغوي، بإعداد وتحقيق الأستاذين خالد بن عبدالرحمن العك ومروان سوار، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

١٢ـ "تفسير البيضاوي" للقاضي ناصر الدين البيضاوي، ط: دارالكتب العلمية للنشر بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

١٣ـ "تفسير التحرير والتنوير" للشيخ محمد الطاهر ابن عاشور، ط: الدار التونسية للنشر تونس، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

١٤ـ "تفسير الخازن" المسمّى بـ"لُباب التأويل في معاني التنزيل" للإمام الخازن، ط: دارالفكر بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

١٥ـ "تفسير السعدي" المسمّى بـ"تيسير القرآن الكريم في تفسير كلام المنان" للشيخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي، ط: دار المغني الرياض، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

١٦ـ "تفسير أبي السعود" المسمّى بـ"إرشاد العقل السليم إلى مزايا القران الكريم" للقاضي أبي السعود، ط:دار إحياء التراث العربي، بدون الطبعة وسنة الطبعة.

١٧ـ "تفسير الطبري" المسمّى بـ"جامع البيان من تأويل أي القرآن" للإمام أبي جعفر الطبري، بتحقيق الشيخين محمود محمد شاكر و أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف بمصر، بدون الطبعة وسنة الطبع. [أو ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ.]

١٨ـ "تفسير القاسمي" المسمّى بـ"محاسن التأويل" للعلّامة محمد جمال الدين القاسمي، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ.

١٩ـ "تفسير القرطبي" المسمّى بـ"الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبدالله القرطبي، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون الطبعة و سنة الطبعة.

٢٠ـ "التفسير الكبير" المسمّى بـ"مفاتيح الغيب" للعلّامة فخر الدين الرازي، ط: دار الكتب العلمية طهران، الطبعة الثالثة، بدون سنة الطبع.

٢١ـ "تفسير ابن كثير" المسمّى بـ"تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير، بتقديم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط ، ط: دار الفيحاء دمشق و دار السلام الرياض ، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

٢٢- "التلخيص" للحافظ الذهبي ، ط: دار المعرفة بيروت ، الطبعة الثانية ، بدون الطبع (المطبوع بذيل المستدرك على الصحيحين).

٢٣- "جامع الترمذي" (المطبوع مع شرحه تحفة الأحوذي) ، للإمام أبي عيسى الترمذي ، ط: دار الكتاب العربي بيروت ، بدون الطبعة و سنة الطبع .

٢٤- "الجواب الصحيح لمن بدّل دين المسيح عليه السلام" لشيخ الإسلام ابن تيمية ، ط: مطابع نجد التجارية ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٢٥- "حضارة العرب" للدكتور غوستاف لوبون ، مترجم: الاستاذ عادل زعيتر ، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت ، الطبعة الثالثة ١٣٩٩هـ.

٢٦- "الدرر الغالية في آداب الدعوة والداعية" للشيخ عبد الحميد بن باديس ، بتعليق الشيخ علي بن حسن الحلبي الأثري ، ط: دارالمنار الخرج بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٢٧- "رياض الصالحين" للإمام النووي ، بتحقيق و تخريج الشيخين عبدالعزيز رباح و أحمد يوسف الدقاق ، ط: دار المأمون للتراث ، الطبعة الرابعة ١٤٠١هـ.

٢٨- "روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني" للعلامة محمود الألوسي ، ط: دارإحياء التراث العربي بيروت ، الطبعة الرابعة ١٤٠٥هـ.

٢٩- "زاد المسير في علم التفسير" للحافظ ابن الجوزي ، ط: المكتب الإسلامي بيروت ، الطبعة الأولى ١٩٨٤ م .

٣٠- "زاد المعاد في هدي خير العباد ﷺ" للإمام ابن قيم الجوزية ، بتحقيق و تخريج الشيخين شعيب الأرناؤوط وعبد القادر الأرناؤوط ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الأولى ١٣٩٩هـ.

٣١- "سفراء النبي ﷺ" للواء الركن محمود شيت خطاب ، ط: مؤسسة الريان بيروت ، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٣٢- "سنن الدارمي" للإمام أبي محمد الدارمي ، ط: حديث اكادمي فيصل آباد باكستان ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٤هـ.

٣٣- "سنن أبي داود ،" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بن الأشعث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السجستاني ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.
٣٤ـ "السنن الكبرىٰ" للإمام النسائي ، بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط ، و بتحقيق الشيخ حسن عبدالمنعم شلبي ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ .
٣٥ـ "السنن الكبرى" للإمام البيهقى، بتحقيق الشيخ حسن عبد المنعم شلبي ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.
٣٦ـ "سنن ابن ماجه" للإمام ابن ماجه، بتحقيق د. الأعظمي ط: شركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ. [أو بتحقيق د. بشار عواد معروف، ط: دارالجيل بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ]
٣٧ـ "سنن النسائي" (المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ .
٣٨ـ "السيرة النبوية" للعلّامة ابن خلدون، بتصحيح و تخريج الأستاذ أحمد البزرة، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.
٣٩ـ السيرة النبوية لابن هشام" بتحقيق الأساتذة مصطفى السقاء ورفقائه، ط: مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الثانية ١٣٧٥هـ.
٤٠ـ "السيرة النبوية الصحيحة" للدكتور أكرم ضياء العمري، ط: مكتبة العلوم والحكم المدينة الطيبة، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤١٢هـ.
٤١ـ "السيرة النبوية في ضوء المصادر الأصلية" للدكتور محمد مهدى رزق الله، ط: مركز الملك فيصل للبحوث والدراسات الإسلامية الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.
٤٢ـ "شرح السنة" للإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي، سنة الطبع ١٣٩٤هـ،
٤٣ـ "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" للإمام الطيبي، بتحقيق د. عبد الحميد هنداوي، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
٤٤ـ "شرح النووي على صحيح مسلم" للإمام النووي، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠١هـ.
٤٥ـ "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، ط: المكتبة السلفية ، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٤٦- "صحيح الترغيب والترهيب" تحقيق الشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، ط: مكتبة المعارف الرياض، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٤٧- "صحيح الجامع الصغير وزيادته" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، ط: المكتب الإسلامي ، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٤٨- "صحيح سنن الترمذي" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٤٩- "صحيح سنن أبي داود" صحّح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٥٠- "صحيح سنن ابن ماجة للشيخ الألباني، الناشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٥١- "صحيح سنن النسائي" صحّح أحاديثه الشيخ الألباني ط: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ ، بإشراف الشيخ زهير الشاويش .

٥٢- "صحيح مسلم" للإمام مسلم بن الحجاج القشيري ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي ، نشر والتوزيع : رئاسة إدارة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالمملكة العربية السعودية ، بدون الطبعة ، سنة الطبع ١٤٠٠هـ.

٥٣- "الطبقات الكبرى" للإمام ابن سعد، ط: دار صادر بيروت، سنة الطبع ١٣٨٨هـ.

٥٤- "قواعد التحديث" للعلّامة محمد جمال الدين القاسمي ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩٩هـ.

٥٥- "عمدة القاري" للعلّامة بدر الدين العيني ، ط: دار الفكر بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع .

٥٦- "عون المعبود شرح سنن أبي داود" للعلّامة محمد شمس الحق العظيم آبادي ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٧ـ "فتح الباري" للحافظ ابن حجر، ط: المكتبة السلفية، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٥٨ـ "فتح القدير الجامع بين فنّي الرواية والدراية من علم التفسير" للإمام محمد بن علي الشوكاني، بتعليق الأستاذ سعيد محمد اللحام، المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٥٩ ـ "فتح المغيث شرح ألفية الحديث" للحافظ السخاوي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

٦٠ـ "الفصول في سيرة الرسول ﷺ" للحافظ ابن كثير، بتحقيق الأستاذين محمد العيد الخطراوي ومحي الدين مستو، ط: دار ابن كثير دمشق بيروت و دار الكلم الطيب دمشق بيروت، الطبعة السادسة ١٤١٦هـ.

٦١ـ "فقه الدعوة إلى الله تعالىٰ" للدكتور علي عبد الحليم محمود، ط: دار الوفاء المنصورة بمصر، الطبعة الثانية ١٤١١هـ.

٦٢ـ "كتاب الأموال" للإمام أبي عبيد القاسم بن سلام، بتحقيق وتعليق الشيخ محمد خليل هراس، ط: مكتبة الكليات الأزهريه القاهرة، ودار الفكر القاهرة، الطبعة الثالثة ١٤٠١هـ.

٦٣ـ "كتاب الإيمان" للحافظ ابن منده، بتحقيق الدكتور الفقيهي، ط: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٦٤ـ "كتاب السنة" للإمام المروزي، بتحقيق و تخريج الدكتور عبدالله بن محمد البصيري، ط: دار العاصمة الرياض، الطبعة ١٤٢٢هـ.

٦٥ـ "كتاب السنة" للإمام ابن أبي عاصم، بتحقيق الشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثالثة ١٤١٣هـ.

٦٦ـ "الكشاف عن حقائق التنزيل" للعلّامة الزمخشري ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٦٧ـ "مجموعة الوثائق السياسية" للدكتور محمد حميد الله، ط: دار النفائس بيروت، الطبعة السادسة ١٤٠٧هـ.

٦٨ـ "المحرّر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز" للقاضي ابن عطية الأندلسي، بتحقيق المجلس العلمي بمكناس، بدون اسم الناشر، وبدون الطبعة، وسنة الطبع ١٤١٣هـ.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

٦٩- "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للعلّامة الملّا علي القاري، بتحقيق الأستاذ صدقي محمد جميل عطار . ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧٠- "المستدرك على الصحيحين" للإمام أبي عبدالله الحاكم، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧١- "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: المكتب الإسلامي، بدون الطبعة وسنة الطبع. [أو: ط: دار المعارف مصر، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ] [أو: ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.]

٧٢- "مسند أبي يعلى الموصلي" للإمام أحمد بن علي بن المثني التميمي، بتحقيق الأستاذ حسين سليم أسد، ط: دار المأمون للتراث دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

٧٣- "معالم السنن" للإمام الخطابي، ط: المكتبة العلمية بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

٧٤- "معجم البلدان" للعلّامة ياقوت حموي، بتحقيق ا. فريد عبد العزيز الجندي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٧٥- "مشكاة المصابيح" للحافظ ولي الدين الخطيب التبريزي، بتحقيق الشيخ الألباني، ط:المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ.

٧٦- "معجم البلدان" للعلّامة ياقوت الحموي، بتحقيق الأستاذ فريد عبد العزيز الجندي، ط: دار الكتب العلميه بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٧٧- "معجم ما استعجم ما من أسماء البلاد والمواضع" للعلامة البكرى الأندلسي، بتحقيق الأستاذ مصطفى السَّقّا، ط: عالم الكتب بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٣هـ.

٧٨- "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" للحافظ أبي العباس أحمد القرطبي، بتحقيق الشيخ محي الدين ديب مستوورفقائه، ط: دار ابن كثير و دار الكلم الطيب، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٧٩- "مقدمة ابن الصلاح في علوم الحديث" للإمام ابن الصلاح، ط: دار الكتب العلميه بيروت، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٣٩٨هـ.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٠۔ "المنجد في الأعلام" لمجموعة من المؤلفين، ط: دارالمشرق بيروت، الطبعة الثامنة ١٩٧٦م.

٨١۔ "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر" للحافظ ابن حجر، ط: قرآن محل كراتشي، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٨٢۔ "النقد الصحيح لما اعترض عليه من أحاديث المصابيح" للحافظ العلائي، بتحقيق د. عبد الرحيم التسقري، بدون اسم الناشر، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

٨٣۔ "هامش الأحاديث المختارة" للشيخ عبد الملك دهيش، بدون اسم الناشر، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

٨٤۔ "هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للشيخ شعيب الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٨٥۔ "هامش إحياء علوم الدين" للحافظ العراقي، ط: دارالمعرفة بيروت، سنة الطبع ١٤٠٣هـ.

٨٦۔ "هامش سنن الدارمي" للشيخ محمد أبي الليث الخير آبادي، توزيع على نفقة أمير دولة قطر، بدون الطبعة، وسنة الطبع ١٤٠٦هـ.

٨٧۔ "هامش شرح السنة" للشيخين زهير الشاويش وشعيب الأرناؤوط، ط: المكتب الإسلامي، سنة الطبع ١٣٩٤هـ.

٨٨۔ "هامش كتاب الإيمان لابن منده" للدكتور الفقيهي، ط: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٨٩۔ "هامش المسند" للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف مصر، الطبعة الثالثة ١٣٦٨هـ.

٩٠۔ "هامش المسند" للشيخ شعيب الأرناؤوط ورفقائه، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٩١۔ "هامش مسند أبي يعلى الموصلي" للأستاذ حسين سليم أسد، ط: دار المأمون للتراث دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۲۔ "هامش مشكاة المصابيح" للشيخ الألباني ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثانية، سنة الطبع ۱۳۹۹ھ۔

اُردو کتب:

۱۔ ''اٹلس فتوحات اسلامیہ'' ط: دارالسلام، ریاض۔

۲۔ ''بچوں کا احتساب''، فضل الٰہی ط: مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

۳۔ ''ترجمان القرآن'' مولانا ابوالکلام آزاد، ط: اسلامی اکادمی، لاہور۔

۴۔ ''تفسیر ثنائی'' (مطبوعہ مع قرآن حکیم) مولانا ثناءاللہ امرتسری، ہدیہ من جانب بلال گروپ آف انڈسٹریز، کراچی، لاہور، ط: رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ۔

۵۔ ''تفسیر عثمانی'' مولانا شبیر احمد عثمانی، ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

۶۔ ''دعوت اسلام'' پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ، مترجم: ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، ط: محکمہ اوقاف، پنجاب، طبع اول ۱۹۷۲ء۔

۷۔ ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری، ط: شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور۔

۸۔ ''رسول رحمت ﷺ'' مولانا ابوالکلام آزاد، ترتیب و اضافہ: مولانا غلام رسول مہر، ط: اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ط ۱۹۸۶ء۔

۹۔ ''سیرۃ النبی ﷺ'' علامہ شبلی نعمانی، علامہ سیّد سلیمان ندوی، ط: دارالاشاعت کراچی، طبع اول مئی ۱۹۸۵ء۔

۱۰۔ ''عیسائیت تجزیہ و مطالعہ'' پروفیسر ساجد میر، ط: مرکزی جمعیت اہل حدیث، سیالکوٹ شہر۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ فضائل دعوت'' فضل الٰہی ط: مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

۱۲۔ فیروز اللغات اردو جدید، ط: فیروز سنز، لاہور، راولپنڈی، کراچی۔

۱۳۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم'' فضل الٰہی ط: مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

۱۴۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد'' فضل الٰہی ط: مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی اُردو تالیفات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کی علامتیں

۷۔ فرشتوں کا دُرود پانے والے اور لعنت پانے والے

۸۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب

۹۔ دعوتِ دین کس چیز کی طرف دی جائے؟

۱۰۔ فضائل دعوت

۱۱۔ دعوتِ دین کون دے؟

۱۲۔ دعوت دین کہاں دیں؟

۱۳۔ بیٹی کی شان وعظمت

۱۴۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت

۱۵۔ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری

۱۶۔ والدین کا احتساب

۱۷۔ بچوں کا احتساب

۱۸۔ مسائل قربانی

۱۹۔ مسائل عیدین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ لشکرِ اُسامہ کی روانگی

۲۱۔اذکارِ نافعہ

۲۲۔ رزق کی کنجیاں

۲۳۔جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

۲۴۔ قرض کے فضائل ومسائل

۲۵۔ مختصر حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۶۔ حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۷۔زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِطبع)

مصنف کے تیار کردہ پوسٹرز

۱۔ دعا کی شان وعظمت

۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب

۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا

۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا

۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں

۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات

۷۔ نبی کریم ﷺ کا قرب دلوانے والے اعمال

۸۔ رزق کی کنجیاں

۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعوت کے موضوع پر مؤلف کی دیگر کتب

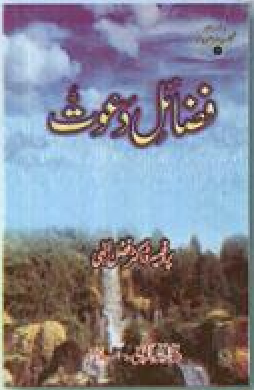

صفحات 152 کارڈ کور

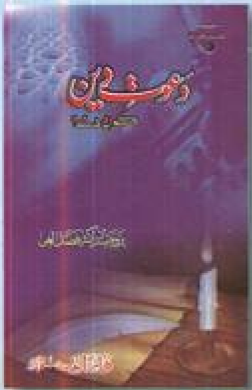

صفحات 104 کارڈ کور

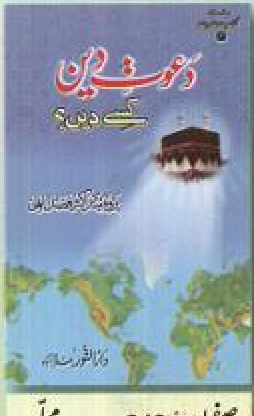

صفحات 248 مجلّد

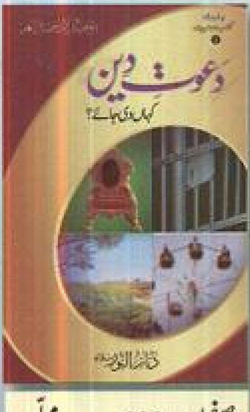

صفحات 200 مجلّد

دارُ النُّور اسلام آباد
0321-5336844
0333-5139853